مشکل کشا

از

سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید صاحب

دینی بکڈپو اردو بازار جامع مسجد دہلی

قیمت

دو روپے

پچاس پیسے

ساتواں .... ایڈیشن

[illegible] پریس دہلی

یکم اکتوبر ۱۹۷۱ء

فہرست مضامین

نوٹ: ہمارے کتب خانہ کی مکمل فہرست طلب فرمائیں۔

ہماری مذہبی کتابیں منگا کر ملاحظہ فرمائیے اور اپنی قیمتی
زندگی کو اسلامی سانچے میں ڈھالیے
جنت کی کنجی
مجلد ۲/۵۰
حیات المسلمین
مجلد
تعلیم الدین
مجلد
اسیر مالٹا
سفر نامہ
غدر کے چند علماء
رسول کی باتیں
مجلد
خدا کی باتیں
مجلد
دوزخ کا کھٹکا
مجلد
شوکت آرا بیگم
رسول اللہ
تقاریر احمد سعید
مجلد
مضامین احمد سعید
مجلد
پہلی تقریر سیرت
مجلد
اسلامی معاشرت
صلوٰۃ و سلام
ایسٹ انڈیا
کمپنی اور باغی علماء
مجلد
پردہ کی باتیں
مجلد
دوسری
تقریر سیرت
مجلد
دینی بک ڈپو اردو بازار دہلی
ماہ رمضان

ماہِ رمضان

سینکڑوں مسائل پر عبور حاصل کرنے کے لئے سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید صاحب مدظلہ العالی کی کتاب منگا کر ملاحظہ فرمایئے ۔ جسکی فہرست مضامین حسب ذیل ہے ۔ (قیمت ایک روپیہ اسی پیسہ)

ملنے کا پتہ
ندوۃ المصنفین اردو بازار دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الدُّعَاءَ مُخًّا لِلْعِبَادَةِ وَوَعَدَ الدَّاعِیْنَ بِالْاِسْتِجَابَةِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الَّذِیْ اَرْسَلَ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّةً وَاَدّٰی حَقَّ التَّبْلِیْغِ وَالرِّسَالَةِ، وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِیْنَ نَالُوا الْفَوْزَ بِشَرَفِ صُحْبَتِهٖ وَالْکَرَامَةِ ۔

۱۔ اسمِ اعظم کا بیان

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض کلمات اور بعض اسماء کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ ان کے ذریعہ سے جب کوئی دعا مانگی جائے تو قبول ہوتی ہے اور ان کلمات یا ان ناموں کے وسیلے سے جب کوئی شے طلب کی جائے تو اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے ۔

(حاکم۔ ابن حبان۔ احمد۔ ترمذی۔ ابن ابی شیبہ)

چونکہ کتب احادیث میں چند دعاؤں کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ ملتے ہیں اس لئے ذیل میں وہ دعائیں درج کی جاتی ہیں ۔

۱۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (ترمذی)

۱۔ ترجمہ :- یا اللہ میں اپنی حاجت اس وسیلے سے مانگتا ہوں کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ بیشک تو ہی اللہ ہے سوائے آپ کے کوئی معبود نہیں تو ایک ہے بے نیاز

ہے ایسا بے نیاز جس کی نہ کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کا ہمسر، نہ کوئی برابر کا (ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے)

۲- اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ۔ (ابن حبان۔ احمد۔ ابن ابی شیبہ۔ ابوداؤد۔ نسائی)

۲ ترجمہ۔ یا اللہ میں اپنا مقصد اس وسیلے سے مانگتا ہوں کہ تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ سوا آپ کے کوئی معبود نہیں تو ایک ہی تیرا کوئی شریک نہیں تو بہت مہربان ہے تو بہت دینے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے کا موجد ہے۔ اے بزرگی اور بخشش کے مالک۔ اے زندہ اور قائم کرنے والے۔

(اس روایت کو ابن حبان۔ احمد۔ ابن ابی شیبہ۔ ابوداؤد اور نسائی نے نقل کیا)

۳- عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَھُوَ یَقُوْلُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِیْبَ لَکَ فَسَلْ ۔ (ترمذی)

۳- ترجمہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا وہ کہہ رہا تھا اے بزرگی اور بخشش کرنیوالے۔ حضور نے فرمایا تیری دعا قبول کی گئی تو مانگ۔ (ترمذی نے اسکو روایت کیا ہے)

۴- عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلَکًا مُوَکَّلًا بِمَنْ یَقُوْلُ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ فَمَنْ قَالَھَا ثَلٰثًا قَالَ الْمَلَکُ اِنَّ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ قَدْ اَقْبَلَ

۴۔ ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کیلئے جو یا ارحم الراحمین کہا کرتے ہیں ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے پس جو شخص تین مرتبہ یا ارحم الراحمین کہتا ہے تو اس شخص سے وہ فرشتہ کہتا ہے بے شک ارحم الراحمین تیری طرف متوجہ ہے تو مانگ کیا مانگتا ہے۔

(اس روایت کو حاکم نے نقل کیا ہے)

۵۔ وَاسْمُ اللّٰهِ تَعَالَى الْاَعْظَمُ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

۵۔ ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کا وہ اسم اعظم جس کے وسیلے سے دعا کیجائے تو قبول ہوتی ہے اور جو چیز مانگی جائے وہ عطا ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ کوئی معبود سوائے تیرے نہیں ہے تو پاک ہے بیشک میں ظلم کرنیوالوں میں سے ہوں۔ (اس روایت کو حاکم نے نقل کیا ہے)

۶۔ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِيْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَفَاتِحَةُ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ

۶۔ ترجمہ: اسماء بنت یزید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے ایک آیت تو یہ ہے تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے کوئی معبود نہیں مگر وہی رحمان رحیم ہے اور دوسری آل عمران کی ابتدائی آیت الٓمّٓ اللہ۔ کوئی معبود نہیں مگر وہی الحی القیوم۔ (اس روایت کو ترمذی نے نقل کیا)

۷۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ دَعَا بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ

اَلْخَمْسَ لَمْ یَسْئَلِ اللّٰہَ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاہُ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۝ (طبرانی)

۷۔ ترجمہ۔ حضرت معاویہؓ ابو سفیان کے صاحبزادے کہتے ہیں میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ان پانچوں کلموں کے وسیلے سے دعا کرتا ہے تو جو چیز اللہ سے مانگتا ہے وہ اسکو عطا کرتا ہے۔ وہ پانچ کلمے یہ ہیں۔ کوئی معبود نہیں مگر اللہ اور اللہ سب سے بڑا ہے کوئی معبود نہیں مگر اللہ وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اسی کی سلطنت ہے اور وہی ہر قسم کی تعریف کا مستحق ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے اور کوئی معبود نہیں مگر اللہ اور کسی کو طاقت اور زور سوائے اللہ تعالےٰ کے نہیں ہے ۔ (اس روایت کو طبرانی نے نقل کیا)

۸۔ وَاسْمُ اللّٰہِ تَعَالٰی الْاَعْظَمُ فِیْ ثَلٰثِ سُوَرٍ اَلْبَقَرَۃِ وَ اٰلِ عِمْرَانَ وَطٰہٰ ۔ (حاکم عن ابو امامہ)

۸۔ ترجمہ۔ اور اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم تین سورتوں میں ہے۔ ایک سورۃ البقرہ۔ دوسری آل عمران اور تیسری سورہ طٰہٰ ۔ (اس روایت کو حاکم نے ابو امامہ سے نقل کیا)

اسم اعظم کے متعلق جو روایات ہم نے درج کی ہیں ان کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی حاجت طلب کرنی ہو تو ان کلمات کو پڑھکر یا ان دعاؤں کو پڑھکر اپنا مقصد اور اپنی حاجت طلب کرے اور اللہ تعالیٰ سے امید رکھے کہ وہ قبول فرمائیگا۔

اسم اعظم کو پوشیدہ رکھا گیا ہے جس طرح شب قدر کو یا جمعہ کے دن کی

اس ساعت کو پوشیدہ رکھا گیا ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے اسی طرح اسم اعظم کی تعیین میں علماء کے مختلف اقوال ہیں۔ حدیث نمبر ۶ جو اسماء بنت یزید سے مروی ہے اس حدیث سے بعض علماء نے اسم اعظم لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اور اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کو قرار دیا ہے لیکن حدیث نمبر ۸ جو ابو امامہ سے مروی ہے اس حدیث کے ایک راوی قاسم ابن عبدالرحمان فرماتے ہیں کہ میں نے تینوں سورتوں میں تلاش کیا تو اسم اعظم اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کو پایا کیونکہ یہی دو نام تینوں سورتوں میں مشترک ہیں۔ علامہ جزری صاحب حصن حصین فرماتے ہیں کہ اسم اعظم اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہے۔ علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کا خیال یہ ہے کہ اس طرح دونوں حدیثیں جمع ہو جاتی ہیں یعنی حدیث ۶ سے معلوم ہوتا ہے کہ دو آیتوں میں اسم اعظم ہے اور حدیث ۸ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسم اعظم تین سورتوں میں ہے۔ حدیث ۶ سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اور اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کا اسم اعظم ہونا معلوم ہوتا ہے اور حدیث ۸ سے اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کا اسم اعظم ہونا معلوم ہوتا ہے کیونکہ تینوں سورتوں میں یہ کلمات مشترک ہیں۔ سورۃ بقرہ اور آل عمران میں تو پورا جملہ ایک ہی جگہ مذکور ہے لیکن سورۂ طٰہٰ میں یہ جملہ دو آیتوں میں مذکور ہے سورۂ طٰہٰ کی ابتداء میں ہے اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اور ختم کے قریب ہے وَعَنَتِ الْوُجُوْہُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ۔ اس طرح اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کا جملہ تینوں سورتوں میں مشترک ہو جاتا ہے بلکہ حدیث ۶ جو اسماء بنت یزید سے مروی ہے اسکو بھی یہ جملہ شامل ہو جاتا ہے۔ اس لئے اگر اسم اعظم اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کو قرار دیا جائے تو دونوں حدیثوں ۶ اور

ے پر عمل ہو جاتا ہے اور دونوں روایتیں جمع ہو جاتی ہیں ۔

فقیر عرض کرتا ہے کہ جو چیز حضرت حق کی جانب سے بعض مصالح کی بنا پر پوشیدہ رکھی گئی ہے اس کا یقینی تعین کرنا بہت مشکل ہے اہل علم کے مختلف اقوال کو دیکھتے ہوئے صرف کسی قول کو ترجیح دیجا سکتی ہے اور اس بحث کے مطالعہ اور غور کرنے کے بعد اتنا کہا جا سکتا ہے کہ علامہ جزری صاحب حصن حصین کا قول اقرب الی الصواب ہے ۔ واللہ اعلم ۔

۲۔ صبح نیند سے اٹھنے اور جاگنے کی دعا

۱۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ ۔

(بخاری ۔ ترمذی ۔ ابو داؤد ۔ ابن ابی شیبہ وغیرہ)

۱۔ ترجمہ ۔ سب تعریف اس خدا کی ہے جس نے ہم کو زندہ کیا بعد موت دینے کے اور اس کی طرف دوبارہ زندہ ہو کر جانا ہے ۔ (بخاری ترمذی وغیرہ نے اسکو نقل کیا)

۲۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ وَعَافَانِیْ فِیْ جَسَدِیْ وَاَذِنَ لِیْ بِذِکْرِهٖ ۔ (ابن سنی عن ابی ہریرہؓ)

۲۔ ترجمہ ۔ ہر قسم کی تعریف اس خدا کو ہے جس نے میری روح کو میری طرف لوٹا دیا اور میرے جسم کو صحت عطا فرمائی اور مجھکو اپنے ذکر کی توفیق دی ۔

(اس روایت کو ابن السنی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کیا)

۳۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ (ابن سنی عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

۳- ترجمہ۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اسی کا راج ہے اور وہی تعریف کا مستحق ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

(اس روایت کو ابن السنی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کیا ہے)

(ترمذی۔ [illegible] ابن السنی)

۴- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ خَلَقَ النَّوْمَ وَالْيَقْظَةَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ بَعَثَنِىْ سَالِمًا سَوِيًّا اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ

۴- ترجمہ۔ سب تعریف اس خدا کی ہی جس نے سونے اور جاگنے کو پیدا کیا۔ سب تعریف اس خدا کی ہے جس نے مجھ کو پوری طرح صحیح سالم اٹھایا میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہی مُردوں کو زندہ کرنیوالا ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

(ابن السنی نے حضرت ابوہریرہؓ سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔)

۵- لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ (نسائی۔ ابن حبان۔ حاکم)

۵- ترجمہ۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی حاکم نہیں وہ اکیلا ہی غالب ہے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے بیچ میں ہے سب کا پالنے والا ہے زبردست بہت بخشنے والا ہے۔

(اس روایت کو ابن حبان۔ نسائی۔ اور حاکم نے نقل کیا ہے)

۶- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ رَدَّ اِلَىَّ نَفْسِىْ وَلَمْ يُمِتْهَا فِىْ مَنَامِهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ يُمْسِكُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (نسائی۔ ابن حبان۔ حاکم۔ ابو یعلیٰ)

۶- ترجمہ- سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے میری جان کو لوٹا دیا اور اس کو سونے کی حالت میں موت سے مار نہیں دیا سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے آسمانوں کو روک رکھا ہے تاکہ وہ اپنی جگہ سے ٹل نہ جائیں اور اگر آسمان و زمین اپنی جگہ سے ٹل جائیں تو سوائے اس کے ان کا کوئی روکنے والا نہیں بے شک وہ تحمل والا اور بہت زیادہ بخشنے والا ہے۔ سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے آسمان کو اس بات سے روک رکھا ہے کہ وہ زمین پر گر پڑے مگر اس کے ارادے اور حکم سے بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر مہربان ہے رحم کرنے والا۔ (اس دعا کو نسائی۔ ابن حبان۔ حاکم۔ ابو یعلیٰ نے نقل کیا)

۷- لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ لَا شَرِيْكَ لَكَ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ وَاَسْئَلُكَ رَحْمَتَكَ اَللّٰهُمَّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

۷- ترجمہ- کوئی معبود نہیں سوائے تیرے کوئی تیرا شریک نہیں تیری پاکی بیان کرتا ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگتا ہوں اور تجھ سے تیری رحمت مانگتا ہوں۔ اے اللہ مجھ کو علم زیادہ دے اور میرے دل کو صحیح راہ دکھانے کے بعد ٹیڑھا نہ کر اور مجھکو عطا کر اپنے پاس سے رحمت بے شک تو بہت زیادہ بخشش کرنے والا ہے۔

(اس کو ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن حبان۔ حاکم نے نقل کیا)

نیند سے بیدار ہونے کی بعض اور دعائیں بھی ہیں لیکن ہم نے ان کو طوالت کے خوف سے چھوڑ دیا ہے جو دعائیں ہم نے کتب احادیث سے نقل کی ہیں ان میں سے جو دعا آسانی کیساتھ پڑھ سکیں وہ پڑھ لیا کریں۔ پہلی دعا میں نیند کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے موت سے تعبیر کیا ہے چونکہ سونے کی حالت میں بھی انسان دنیا سے بے خبر ہو جاتا

اس لئے حضورؐ نے نیند کو موت کی بہن فرمایا ہے اور اسی لحاظ سے نیند سے بیدار ہونے کو موت سے جی اٹھنا فرمایا ہے۔ حدیث ۲ میں بھی اسی لحاظ سے فرمایا ہے۔ رَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ یعنی سونے کی حالت میں جو روح دنیاوی امور سے معطل ہو گئی تھی اس کو پھر لوٹا دیا۔ چونکہ سونا اور سو کر اٹھنا مرنے اور قیامت میں دوبارہ جی اٹھنے سے بہت مشابہ ہے اس لئے نیند سے اٹھتے وقت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے کلمات تعلیم فرمائے جس سے انسان کو قیامت کے دن جی اٹھنے کا تصور بھی ہو جائے اور وہ اس کا یقین رکھے کہ جو خدا سونے کے بعد جگانے پر قادر ہے وہ مرنے کے بعد جلانے پر بھی قدرت رکھتا ہے۔

۳۔ قضاءِ حاجت کے وقت کی دعاء

۱۔ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ۔ (ابن ابی شیبہ)

۱۔ ترجمہ۔ جب کوئی شخص پاخانہ میں داخل ہونا چاہے تو بسم اللہ کہے۔
(اس روایت کو ابن ابی شیبہ نے نقل کیا ہے)

۲۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔ (صحاح ستہ)

۲۔ ترجمہ۔ یا اللہ میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں بُرے کاموں اور ناپاک باتوں سے۔
(حدیث کی تمام کتابوں میں اس کو روایت کیا گیا ہے)

۳۔ فَاِذَا خَرَجَ يَقُوْلُ غُفْرَانَكَ۔ (ابن حبان۔ ابن ابی شیبہ)

۳۔ ترجمہ۔ جب پاخانہ سے نکلے تو کہے "غُفْرَانَكَ" یعنے میں تیری بخشش مانگتا ہوں۔ (اس روایت کو ابن حبان اور ابن ابی شیبہ نے نقل کیا ہے)

صبح اللہ کہ ہر شخص عام طور پر پیشاب پاخانے سے فارغ ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کوئی سو کر اٹھے تو سب سے پہلے تین مرتبہ اپنے ہاتھ پہنچوں تک دھو لیا کرے ہاتھ دھونے کے بعد پھر کسی پانی کے برتن میں ہاتھ ڈالا کرے۔ پاخانہ میں جانے کی جو دعا ہم نے نقل کی ہے اس کو پاخانہ میں داخل ہونے سے پیشتر پڑھنا چاہیئے پہلے بسم اللہ کہے اس کے بعد دعا نمبر ۲ پڑھے پھر پاخانہ میں داخل ہوا ور اگر جنگل میں قضائے حاجت کیلئے جائے تو برہنہ ہونے سے پہلے بسم اللہ اور دعا پڑھ لے اور نکلنے وقت بھی غُفْرَانَکَ پاخانہ سے نکل کر پڑھے اور اگر جنگل میں ہو تو ستر ڈھانکنے کے بعد کہے غفرانک۔ نمبر ۲ میں جو دعا ہم نے لکھی ہے اس میں خُبُث اور خبائث سے مراد یا تو ناپاک جنّ اور ناپاک جنّیاں مراد ہیں یعنی شیطان کا وہ گروہ جو بول و براز کے وقت انسان کو شکوک و شبہات میں مبتلا کرتا ہے یا نجاست سے ملوث کرتا ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے شیطان پاخانہ کے وقت بنی آدم کی مقاعد سے لہو و لعب اور کھیل کرتا ہے لیکن جو شخص یہ دعا پڑھ لیتا ہے وہ شیطان کی ان حرکات قبیحہ سے محفوظ رہتا ہے۔ اور اگر لفظ خُبُث کو خُبْث یعنی ب کو ساکن پڑھیں تو مطلب یہ ہوگا کہ نجاست اور گندگی سے پناہ مانگتا ہوں۔ ہم نے دونوں باتوں کی رعایت رکھتے ہوئے ترجمہ بُرے کام اور ناپاک باتیں کیا ہے۔

ضروری ہدایات

پیشاب پاخانہ کی حالت میں کعبہ کی طرف مُنہ یا پیٹھ نہ کرے یعنی ہندوستان کا مسلمان مشرق یا مغرب کی طرف پیٹھ یا منہ کرکے قضاء حاجت نہ کرے اگر بسم اللہ یا دعا بھول جائے تو پاخانہ کی حالت میں زبان سے کچھ نہ پڑھے اگر دل سے پڑھے تو مضائقہ

نہیں۔ اگر جنگل میں قضائے حاجت کو جائے تو جب تک زمین سے قریب نہ ہو جائے برہنہ نہ ہو۔ اگر تیز ہوا چل رہی ہو تو ہوا کی طرف منہ یا پیٹھ نہ کرے۔ ہڈی ٹھیکری کوئلہ اور سوکھی ہوئی لید یا گوبر سے استنجا نہ کرے۔ قضاء حاجت کی حالت میں بلا ضرورت نہ تو کلی کرے اور نہ کھنکارے اور نہ تھوکے۔ نہ ناک سنکے۔ شرم گاہ کو داہنا ہاتھ نہ لگائے۔ پاخانہ جاتے وقت پہلے بایاں پاؤں رکھے اور نکلتے وقت پہلے داہنا پاؤں باہر رکھے۔ شارع عام یا کسی ایسے سایہ دار درخت کے نیچے بول و براز نہ کرے جہاں لوگ بیٹھتے اٹھتے ہوں:

۴۔ قضاء حاجت سے فارغ ہونے کی دعا

۱۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ وَالْاَذٰی وَعَافَانِیْ ٭

(ابن السنی عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۔ ترجمہ۔ تمام تعریفیں اس خدا کو ہیں جس نے ہم سے گرانی اور تکلیف کو دور کر دیا اور مجھ کو راحت و آرام عطا فرمایا (ابن السنی نے حضرت ابو ذر رضؓ سے اس روایت کو نقل کیا)

۲۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذَاقَنِیْ لَذَّتَهٗ وَاَبْقٰی فِیَّ قُوَّتَهٗ وَاَذْهَبَ عَنِّیْ اَذَاهُ ٭ (ابن السنی عن ابن عمرؓ)

۲۔ ترجمہ۔ سب تعریف اس خدا کو ہے جس نے غذا کی لذت سے بہرہ اندوز فرمایا اور غذا کی قوت و طاقت مجھ میں باقی رکھی۔ اور تکلیف کو مجھ سے دور کر دیا:

(ابن السنی نے اس روایت کو حضرت ابن عمرؓ سے نقل کیا ہے)

ہضم کے بعد قضائے حاجت کی ضرورت سے طبیعت پر جو بوجھ ہوتا ہے اس کو

حزن اور اذیٰ فرمایا اور اس کے دور ہو جانے پر خدا کا شکر بجا لانے کا حکم دیا۔ دوسری دعا میں کھانے کی لذت اور غذا کے جزو بدن ہونے اور فضلات کی گرانی سے سبکدوش ہو جانے پر اللہ تعالیٰ کا شکر کیا گیا ہے۔

۵۔ وضو کی دعائیں

۱۔ إِذَا تَوَضَّأَ فَلْيُسَمِّ اللّٰهَ ثُمَّ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي وَبَارِكْ لِي فِي رِزْقِي ۔

(ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ نسائی۔ ابن السنی)

۱۔ ترجمہ: جب وضو کرے تو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے پھر کہے یا اللہ مجھے بخشدے میرے گناہ، اور میرے گھر میں کشادگی اور فراخی کر دے اور میری روزی میں برکت عطا فرما۔ (اس روایت کے بعض حصہ کو ابوداؤد اور ترمذی نے اور بعض کو نسائی اور ابن السنی نے نقل کیا)

۲۔ وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوءِ رَفَعَ نَظَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَلْيَقُلْ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ۔ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ ابن السنی)

۲۔ ترجمہ: اور جب وضو سے فارغ ہو تو آسمان کی طرف دیکھ کر یوں کہے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ یہ الفاظ تین مرتبہ کہے۔

(اس روایت کے مختلف حصوں کو ابوداؤد۔ نسائی۔ مسلم۔ ابن ماجہ۔ ابن السنی نے نقل کیا)

۳- اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ (ترمذی)

۳- ترجمہ - یا اللہ مجھ کو توبہ کرنے والوں میں سے کر دے اور ستھرائی والوں میں سے بنا دے - (اس روایت کو ترمذی نے نقل کیا)

۴- سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ اَللّٰھُمَّ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ ۔ (ابن السنی عن ابی سعید خدری)

۴- ترجمہ - تیری پاکی اے اللہ اور تیری حمد بیان کرتا ہوں - اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے آپ کے کوئی معبود نہیں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اے اللہ اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں (اس روایت کو حضرت ابو سعید خدریؓ سے ابن سنی نے نقل کیا)

وضو کی ابتدا میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا مستحب ہے علماء سلف سے یہ بھی منقول ہے کہ بجائے بسم اللہ کے یوں کہے بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ ۔ اور بعض نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے پڑھنے کو افضل کہا ہے بسم اللہ پڑھنے کے بعد پھر دعا نمبر ۲ پڑھے اس دعا میں گھر کی کشادگی سے مطلب یہ ہے کہ میری قبر کو وسیع کر یا جنت میں بہت بڑا امکان دے ۔ یا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ دنیا میں زندگی بسر کرنے کیلئے کشادگی اور وسعت عطا فرما ۔ رزق کی برکت کا مطلب بھی یہی ہے کہ دنیا و آخرت میں روزی کی فراخی اور اطمینان نصیب ہو ۔ وضو سے فارغ ہونے کے بعد تینوں دعاؤں میں سے جو دعا چاہے پڑھ لے اور اگر تینوں دعائیں پڑھ لی جائیں تو بہت ہی اچھا ہے ۔ دعا ۲ کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ کلمات پڑھتا ہے اس کے لئے بہشت کے آٹھوں دروازے کھول دئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے

بہشت میں داخل ہو جائے اور دعا کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کلمہ کا ثواب یہ کلمہ ایک کاغذ پر لکھ کر مہر لگا دی جاتی ہے اور قیامت تک وہ کاغذ محفوظ رکھا جاتا ہے اور یہ مہر توڑی نہیں جاتی ہے۔ وضو سے فارغ ہونے کے بعد علماء سلف سے سورہ قدر یعنی اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ کا بھی تین مرتبہ پڑھنا ثابت ہے اور بعض آثار سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص وضو سے فارغ ہونے کے بعد تین مرتبہ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ پڑھتا ہے اس کے پچاس سال کے گناہ بخش دئے جاتے ہیں

۶۔ اعضاء وضو کا بیان

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اعضاء وضو کو دھوتے وقت کوئی خاص دعا منقول نہیں ہے البتہ امام نووی نے کتاب الاذکار میں بعض دعائیں علماء سلف سے نقل کی ہیں اور بعض اپنے اکابر سے سنی ہیں جن کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے

وضو میں ہاتھ دھوتے وقت یوں کہنا چاہئے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوْرًا۔

ترجمہ۔ سب تعریف اس خدا کو ہے جس نے پانی کو پاک کرنے والا بنایا۔

کلی کرتے وقت:۔ اَللّٰهُمَّ اسْقِنِيْ مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأْسًا لَا أَظْمَأُ بَعْدَهٗ أَبَدًا۔

ترجمہ۔ یا اللہ مجھکو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض سے ایسا پیالہ پلا جس کے بعد مجھے کبھی پیاس نہ لگے۔

ناک میں پانی دیتے وقت یوں کہے:۔ اَللّٰهُمَّ لَا تُحَرِّمْنِيْ رَائِحَةَ

نِعَمِکَ وَجَنَّاتِکَ ۔

ترجمہ۔ الٰہی مجھ کو اپنی نعمتوں اور اپنی جنتوں کی خوشبو سے محروم نہ کیجیو ۔

منہ دھونے کے وقت یوں پڑھے:۔ اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ ۔

ترجمہ:۔ یا اللہ میرے چہرے کو اُس دن روشن اور چمکدار کر دیجیو جس دن بہت سے چہرے روشن اور بہت سے چہرے سیاہ ہوں گے ۔

سیدھا ہاتھ کہنی تک دھوتے وقت کہے:۔ اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ ۔

ترجمہ:۔ الٰہی مجھکو میرا نامۂ اعمال میرے سیدھے ہاتھ میں دیجیو ۔

اُلٹا ہاتھ کہنی تک دھوتے وقت کہے:۔ اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَاۗءِ ظَھْرِیْ ۔

ترجمہ:۔ الٰہی تو میرا نامۂ اعمال میرے اُلٹے ہاتھ میں نہ دیجیو اور نہ پیٹھ کے پیچھے ۔

سر کے مسح کے وقت یوں کہے:۔ اَللّٰھُمَّ حَرِّمْ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ عَلَی النَّارِ وَاَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ

ترجمہ:۔ یا اللہ میرے بالوں پر اور میری جلد پر آگ کو حرام کر دے اور اُس دن مجھ کو اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دیجیو جس دن تیرے سایہ کے سوا کہیں سایہ نہ ہوگا:۔

کانوں کے مسح کے وقت یوں کہے:۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ ۔

ترجمہ:۔ یا اللہ مجھے ان لوگوں میں سے کر دے جو بات سنکر اچھی بات کی پیروی

گردن کا مسح کرتے وقت یوں کہے۔ اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ ؛ ترجمہ۔ یا اللہ میری گردن کو آگ سے آزاد کر دے ؛ سیدھا پاؤں دھوتے وقت کہے ؛ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِيْ عَلَى الصِّرَاطِ۔ ترجمہ۔ یا اللہ دوزخ پر سے گذرتے وقت مجھے ثابت قدم رکھیو۔ الٹا پاؤں دھوتے وقت پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْيِيْ مَشْكُوْرًا وَّتِجَارَتِيْ لَنْ تَبُوْرَ ؛

ترجمہ۔ یا اللہ میرے گناہ بخش دے اور میری کوشش مقبول فرمالے۔ اور میری تجارت کو ایسا بنا دے جو کبھی سست اور ماندہ نہ ہو ؛

۷۔ صبح اور شام کی مشترک دعائیں اور وظیفے

۱۔ جو شخص صبح اور شام کو یہ کلمات تین مرتبہ پڑھ لیا کریگا۔

۱۔ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ؛ وہ دن اور رات میں بلائے ناگہانی میں مبتلا ہونے سے محفوظ رہیگا اور کوئی چیز اسکو نقصان نہیں پہنچا سکے گی ؛۔ (اس روایت کو ابوداؤد اور ترمذی نے عثمان بن عفانؓ سے نقل کیا)

ترجمہ۔ میں نے صبح کی یا شام کی اُس اللہ تعالیٰ کے نام سے جس کا نام ذکر کرنے سے کوئی شے نہ زمین میں نقصان پہنچا سکتی ہے اور نہ آسمان میں اور وہ سننے والا، جاننے والا ہے ؛ (ابوداؤد اور ترمذی نے اس روایت کو حضرت عثمانؓ سے روایت کیا)

۲۔ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ثَلٰثًا ؛
(مسلم۔ طبرانی)

۲- ترجمہ - میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے پورے اور تمام کلمات کی ان چیزوں کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہیں ان الفاظ کو تین مرتبہ پڑھئے

(اس روایت کو مسلم اور طبرانی نے نقل کیا ہے)

یہ روایت کئی طرح مروی ہے - بعض میں یہ بھی ہے کہ جو یہ کلمات صبح شام کو تین مرتبہ پڑھے گا اس کو کوئی شے نقصان نہیں پہنچائیگی - حضرت ابو ہریرہؓ سے مسلم نے واقعہ اس طرح نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ کل رات کو ایک بچھو نے مجھے کاٹ لیا جس سے مجھے سخت تکلیف پہنچی آپ نے اس سے فرمایا تو نے یہ کلمات کیوں نہیں پڑھ لئے ؟

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے یہ کلمات صبح و شام تین مرتبہ پڑھے تو اس کیلئے ستر ہزار فرشتے بخشش کی دعا کرنے کے لئے مقرر کئے جاتے ہیں اور اگر وہ مر جاتا ہے تو شہید مرتا ہے ؟

۳- اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ٥ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ٥ (ترمذی - دارمی - ابن السنی)

۳- ترجمہ - میں پناہ مانگتا ہوں اللہ سننے والے جاننے والے کی شیطان مردود سے

اس اعوذ کو تین مرتبہ پڑھے پھر ایک مرتبہ یہ آیت پڑھے اللہ وہ ہے کہ کوئی معبود نہیں مگر وہی پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا وہی رحمان ورحیم ہے۔ اللہ وہ ہے کہ کوئی معبود نہیں مگر وہی بادشاہ ہے۔ تمام عیوب سے پاک ہر قسم کے نقصان سے محفوظ ہے۔ امن دینے والا نگہبان غالب زبردست متکبر جن چیزوں کو اس کا شریک ٹھہراتے ہیں ان سب سے پاک و برتر ہے وہ اللہ پیدا کرنے والا درست کرنے والا صورت بنانیوالا اچھے نام اسی کو لائق ہیں زمین و آسمان کی ہر شے اپنے اپنے طریقہ سے اس کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے ٭ (اس روایت کو ترمذی۔ دارمی اور ابن السنی نے نقل کیا ہے)

جو شخص صبح اور شام یہ آیتیں پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے ستر ہزار فرشتے مقرر کرتا ہے جو اس پڑھنے والے پر صبح سے شام اور شام سے صبح تک رحمت بھیجتے رہتے ہیں۔ اور اگر صبح کا پڑھنے والا دن میں مرجاتا ہے تو شہید مرتا ہے اور شام کا پڑھنے والا اگر رات میں مرجاتا ہے تو شہید مرتا ہے۔

۴۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (ثَلٰثَ مَرَّاتٍ) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (ثَلٰثَ مَرَّاتٍ) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (ثَلٰثَ مَرَّاتٍ) ٭ (ترمذی۔ نسائی۔ ابن السنی)

۴۔ ترجمہ۔ سورۂ قل ہو اللہ تین مرتبہ اور سورۂ قل اعوذ برب الفلق تین مرتبہ اور سورۂ قل اعوذ برب الناس تین مرتبہ۔ (اس کو ترمذی۔ نسائی۔ ابن السنی نے نقل کیا ہے)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص ان سورتوں کو تین تین مرتبہ صبح کو پڑھ لیتا ہے تو شام تک ہر چیز سے محفوظ ہو جاتا ہے اور شام کا پڑھنا صبح تک ہر چیز سے کفایت کرتا ہے۔ یعنی ان سورتوں کا صبح شام پڑھ لینا ہر قسم کی برائی سے محفوظ رکھتا ہے۔

۵۔ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ

تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝ اَدْرَكَ مَا فَاتَهٗ فِيْ يَوْمِهٖ وَمَنْ قَالَهَا فِيْ يَوْمِهٖ اَدْرَكَ مَا فَاتَهٗ فِيْ لَيْلَتِهٖ (ابوداؤد۔ ابن السنی)

۵۔ ترجمہ۔ جس شخص نے صبح کو یہ آیتیں پڑھیں سو اللہ پاک کی یاد میں جب تم شام کرو جب صبح کرو اور اسی کیواسطے تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں اور پچھلے وقت اور جو وقت دوپہر کرتے ہو اللہ تعالیٰ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو نکالتا ہے زندہ سے اور زمین کو زندہ کرتا ہے اس کے مرجانے کے بعد اور اسی طرح تم نکالے جاؤ گے تو ایسی شخص کو اس وظیفہ کا ثواب ملجاتا ہی جو اس دن اس سے فوت ہو گیا اور جو ان آیتوں کو دن میں پڑھ لیتا ہے تو جو رات کو وظیفہ فوت ہو جائے اس کا ثواب مل جاتا ہے (ابوداؤد و ابن السنی نے)

مطلب یہ ہے کہ دن کو اگر کوئی وظیفہ پڑھنا تھا اور وہ وظیفہ فوت ہو گیا یا رات کا کوئی وظیفہ فوت ہو گیا تو ان آیتوں کو صبح شام پڑھنے سے اس نقصان کو پورا کر دیا جاتا ہے جو وظیفہ کے ترک ہو جانے سے ہوتا ہے۔ بعض مفسرین نے ان آیتوں کو نماز کے پانچ وقت مراد لئے ہیں یعنی "تمسون" سے مغرب اور عشاء "تصبحون" سے صبح کی نماز مراد ہی "عشیا" سے عصر۔ اور "تظہرون" سے ظہر۔ یہ جو فرمایا مردی سے زندہ نکالتا ہے جیسے انڈے سے بچہ یا کافر سے مومن۔ یا غافل سے ذاکر۔ گرمی کے موسم میں زمین خشک ہو جاتی ہے اس کا خشک ہو جانا مرجانا ہے پھر برسات میں سرسبز ہونا زندہ ہونا ہے۔ اسی طرح انسان بھی مرے پیچھے زمین سے زندہ ہو کر نکلے گا۔

۶۔ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ

لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝

حٰمٓ ۝ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ۝

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرء آیۃ الکرسی وحم المؤمن الی الیہ المصیر حین یصبح حفظ بھما حتی یمسی ومن قرءھما حین یمسی حفظ بھما حتی یصبح ۔ (طبرانی ۔ ابن حبان ۔ احمد ۔ ترمذی ۔ ابن السنی)

ترجمہ ۔ اللہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں ہے زندہ ہے سب کا سنبھالنے والا ہے نہیں آتی اس کو اونگھ اور نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے کون ایسا ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے روبرو کسی کی سفارش کر سکے وہ تمام مخلوق کے حاضر و غائب حالات کو جانتا ہے ۔ اور اس کے علم میں سے کسی شی کا مخلوق احاطہ نہیں کر سکتی ۔ مگر جس قدر وہ چاہے اس کی کرسی نے تمام آسمانوں اور زمین کو اپنے اندر لے رکھا ہے اور ان دونوں کی حفاظت اس پر گراں نہیں ہوتی اور وہی ہے بلند سب سے بڑا ۔

کتاب اللہ تعالیٰ کی جانب سے اتاری گئی ہے جو زبردست ہے گناہ بخشنے والا ۔ اور توبہ قبول کرنیوالا سخت سزا دینے والا ۔ قدرت والا ہے ۔ کوئی معبود نہیں سوائے

اس کے اسی کی طرف سب کو جانا ہے ۔

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص آیۃ الکرسی اور سورۃ مومن الیہ المصیر تک صبح کو پڑھتا ہے تو شام تک محفوظ رہتا ہے اور جو شخص ان آیتوں کو شام کے وقت پڑھتا ہے تو صبح تک ان کی برکت سے محفوظ رہتا ہے ۔

(اس حدیث کو طبرانی ۔ ابن حبان ۔ احمد ۔ ترمذی ۔ ابن السنی نے نقل کیا ۔)

ناظرین کی آسانی کیلئے ہم نے آیۃ الکرسی اور سورۃ مومن کی پوری آیت نقل کر دی ہے ان آیتوں کا صرف ایک دفعہ صبح و شام پڑھنا کافی ہے ۔

۴ - اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ رَبِّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ ۔ (مسلم ۔ ابوداؤد ۔ ترمذی ۔ نسائی ۔ ابن ابی شیبہ)

۴ - صبح کی ہم نے اور صبح کی ملک نے اللہ کے واسطے سب تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں سوائے اس کے کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اسی کا راج ہے اور اسی کیلئے ہے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ اے میرے رب اس دن میں جو کچھ ہے اس کی بھلائی میں تجھ سے مانگتا ہوں اور اس چیز کی بھلائی مانگتا ہوں جو اس دن کے بعد ہے ۔ اور میں پناہ مانگتا ہوں اس دن کی برائی سے اور اس دن کے بعد کی برائی سے ۔ اے میرے رب میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی اور کاہلی سے ۔ اور پناہ

مانگتا ہوں بڑھاپے کی برائی سے۔ اے میرے رب تیری پناہ مانگتا ہوں اس عذاب سے جو آگ میں ہو اور اس عذاب سے جو قبر... میں ہو۔

(اس روایت کو ابو داؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ابی شیبہ نے نقل کیا ہے)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم صبح اور شام کو مذکورہ بالا الفاظ پڑھا کرتے تھے شام کے الفاظ میں اور صبح کے الفاظ میں تھوڑا سا فرق ہے۔ ہم نے جو الفاظ نقل کئے ہیں وہ صبح کے ہیں شام کو بجائے "اَصْبَحْنَا" کے یوں پڑھنا چاہیے اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْکُ یعنی ہم نے شام کی اور ملک نے شام کی اسی طرح فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ سے لے کر شَرِّ مَا بَعْدَہٗ تک یوں پڑھنا چاہیے فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ وَخَیْرَ مَا بَعْدَهَا فَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا۔ یعنی اے میرے رب میں اس رات کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور اس رات کے بعد کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور اس رات میں جو کچھ ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور جو اس رات کے بعد ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ باقی الفاظ صبح اور شام کے یکساں ہیں۔ کاہلی اور سستی سے پناہ مانگنا سکھایا یعنی دین کے کاموں میں سستی نہ ہو۔ بڑھاپے کی برائی کا مطلب یہ ہے کہ بڑھاپے میں ہوش اور عقل باقی نہ رہے یا بڑھاپے میں کوئی ناقابل برداشت صدمہ اور تکلیف نہ پہنچے۔

۸۔ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ خَیْرَ هٰذَا الْیَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَکَتَهٗ وَ هُدَاهُ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ۔ (ابوداؤد)

۸۔ ترجمہ۔ ہم نے صبح کی اور ملک نے اللہ کے واسطے جو رب ہے سارے

جہان والوں کا یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں اس دن کی بھلائی یعنی اس دن کی فتح اور اس دن کی مدد اور اس دن کی روشنی اور برکت اور ہدایت اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس دن میں جو کچھ برائی ہے اُس سے اور اس دن کے بعد کی بُرائی سے * (اس کو ابوداؤد نے نقل کیا)

جو طریقہ ہم نے نمبر ۷ میں ذکر کیا ہے اس کا یہاں بھی خیال رکھنا چاہیئے یعنی صبح کے وقت تو ان ہی الفاظ کو پڑھنا چاہیئے لیکن شام کو بجائے "اَصْبَحْنَا" کے "اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْکُ" کہنا چاہیئے۔ اور "ہٰذَا الْیَوْمِ" کے بجائے "ہٰذِہِ اللَّیْلَۃِ" کہنا چاہیئے اور فتحہ، نصرہ، نورہ وبرکتہ، اور ہداہ کی بجائے "نَصْرَھَا وَنُوْرَھَا وَبَرَکَتَھَا وَہُدَاھَا" کہنا چاہیئے۔ اسی طرح شَرِّ مَا فِیْہِ اور شَرِّ مَا بَعْدَہٗ کی بجائے شَرِّ مَا فِیْھَا اور وَشَرِّ مَا بَعْدَھَا کہنا چاہیئے غرض یہ ہے کہ دن کے وقت تو مذکر کی ضمیر (ہٗ) پڑھنی چاہیئے اور شام کو مؤنث کی ضمیر (ھا) کہنی چاہیئے رات دن کی فتح سے مراد ہے ہر قسم کی کامیابی اور نور سے مراد ظاہر و باطن کی روشنی *

۹- اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَسُوْءِ الْکِبَرِ وَفِتْنَۃِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ * (مسلم)

۹- ترجمہ - یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں کاہلی اور سُستی سے اور بڑھاپے سے اور بڑھاپے کی برائی سے اور دنیا کی فتنوں سے اور قبر کے عذاب سے * (اس روایت کو مسلم نے نقل کیا)

دین کے کاموں میں سستی اور مداہنت نہ ہو۔ بڑھاپے سے مراد وہ بڑھاپا جس میں انسان بے کار اور اپاہج ہو جائے بڑھاپے کی بُرائی وہی جو نمبر ۷ میں ذکر کیگئی دنیا کے فتنے یعنی دنیا کی محبت کے باعث کسی پریشانی میں مبتلا ہونا *

۱۰- اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیٰ وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ * (ابن حبان - احمد - ابوداؤد)

۱۰۔ ترجمہ۔ یا اللہ تیری ہی مدد سے ہم نے صبح کی اور تیری ہی مدد سے ہم نے شام کی اور تیرے ہی سبب سے ہم جیتے ہیں اور تیرے ہی حکم سے ہم مرتے ہیں اور تیری ہی طرف ہم کو مرنے کے بعد اٹھنا ہے ۔ (ابن حبان۔ احمد۔ ابو عوانہ نے اس روایت کو نقل کیا)

یہ الفاظ صبح کو پڑھے جائیں اور شام کو یوں کہے۔ اَللّٰھُمَّ بِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ اَصْبَحْنَا اور آخر میں اِلَیْکَ النُّشُوْرُ کے بجائے اِلَیْکَ الْمَصِیْرُ پڑھے

آخری کلمہ کا مطلب یہ ہے کہ تیری طرف ہم سب کو لوٹنا ہے ۔

۱۱۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ عشر مرات (ابو داؤد۔ نسائی۔ ابن ابی شیبہ)

۱۱۔ ترجمہ۔ کوئی معبود نہیں بجز اللہ تعالیٰ کے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا راج ہے اور اسی کی تعریف ہے زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ایسا زندہ ہے جو کبھی نہیں مرتا اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے (اس کلمہ کو دس مرتبہ پڑھے)

(اس روایت کو ابو داؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ ابن ابی شیبہ نے نقل کیا ہے)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص ان کلمات کو صبح کو پڑھتا ہے تو اس کو غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے اور غلام بھی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں ہو اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے دس درجے بلند ہوتے ہیں اور شام تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے اور جو شخص شام کو۔۔۔ پڑھتا ہے اس کو بھی یہی ثواب ملتا ہے اور صبح تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے اور جو شخص صبح شام سو مرتبہ پڑھتا ہے تو اس کے برابر کسی شخص کے اعمال آسمان

پڑھیں پڑھتے مگر اس شخص کے جو اس کلمہ کو سو مرتبہ پڑھتا ہے یعنی اسی کے اعمال اس کے برابر ہو سکتے ہیں جو اس کو پڑھتا ہے ورنہ کوئی دوسرا ان کی برابری نہیں کر سکتا۔

۱۲۔ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِیًّا وَّرَسُوْلًا ﴿ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۱۲۔ ترجمہ۔ میں اللہ کے رب ہونے سے راضی ہوا اور اسلام کے دین ہونے سے خوش ہوا اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نبی اور رسول ہونے سے راضی ہوا ﴿

(ترمذی اور ابوداؤد نے اس روایت کو نقل کیا)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو شخص ان کلمات کو تین مرتبہ صبح و شام پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بات کا ذمہ دار ہے کہ قیامت میں اس شخص کو راضی کر دے ﴿

۱۳۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ﴿ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ ﴿ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَتِیْ ﴿ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَّمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِکَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ ﴿ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ نسائی۔ ابن حبان)

۱۳۔ ترجمہ۔ یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں سلامتی دنیا اور آخرت کی۔ یا اللہ میں تجھ سے اپنے دین اور اپنی دنیا کی سلامتی مانگتا ہوں اور اپنے متعلقین کی سلامتی مانگتا ہوں اور اپنے مال کی سلامتی مانگتا ہوں یا اللہ تو میرے عیوب کو

ڈھانک لے اور میرے خوف سے مجھکو مامون کر دے۔ یا اللہ میری حفاظت کر میرے سامنے سے اور میرے پیچھے سے اور میرے دائیں سے اور بائیں سے اور میرے اوپر سے اور میں تیری عظمت اور بزرگی کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں نیچے کی جانب دھنسایا جاؤں ۰ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ نسائی۔ ابن حبان نے اس کو نقل کیا)

دنیا اور آخرت کی سلامتی سے مراد آفات اور بلائیں وغیرہ ہیں۔ دین اور دنیا کی عافیت یہ ہے کہ گناہوں سے محفوظ رہے اور نقصان سے حفاظت کیجائے۔ اہل وعیال ہر قسم کی برائیوں سے محفوظ رہیں۔ مال محفوظ رہے۔ نیچے کی جانب سے حفاظت کا مطلب یہ ہے کہ زمین میں نہ دھنسایا جاؤں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح وشام ان کلمات کو ہمیشہ پڑھا کرتے تھے۔

۱۴۔ اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ (ترمذی۔ نسائی۔ ابن حبان۔ حاکم۔ ابن ماجہ۔ ابن السنی)

۱۴۔ ترجمہ۔ اے اللہ پیدا کرنیوالے آسمان اور زمین کے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے ہر چیز کے پرورش کرنیوالے اور اسکے مالک میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ بجز تیرے کوئی معبود نہیں۔ میں پناہ مانگتا ہوں تیری اپنے نفس کی برائی سے۔ اور شیطان کے شر سے اور اس کے شرک سے۔ (ترمذی۔ نسائی ابن ماجہ حاکم نے اسکو نقل کیا)

مَلِیْکَہٗ کا ترجمہ ہم نے مالک کر دیا ہے۔ ملیک بادشاہ کو بھی کہتے ہیں۔ ابن السنی نے شیطان کے ساتھ رجیم کا لفظ بھی پڑھا ہے۔ شیطان کے شرک سے مراد اس کا کفر اور شرک میں انسان کو مبتلا کرنا ہے بعض روایتوں میں "شَرَکِہٖ" بھی نقل کیا گیا ہے۔ اگر

کوئی صاحب "شر کہ" پڑھیں تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ شیطان کے شر اور اس کے جال سے پناہ مانگتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتائی تھی۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا تھا یا رسول اللہؐ مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیں جو میں صبح اور شام کو پڑھ لیا کروں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا دعا ان کو بتا کر فرمایا اسکو صبح اور شام اور جب بچھونے پر سونیکو لیٹو تو

۱۵۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ۔

(اربع مرّات)۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

۱۵۔ یا اللہ میں نے صبح کی اس حال میں کہ تجھکو گواہ کرتا ہوں اور تیرے عرش اٹھانے والوں کو گواہ کرتا ہوں اور تیرے فرشتوں کو گواہ کرتا ہوں۔ اور تیری تمام مخلوق کو اس بات پر گواہ کرتا ہوں کہ تو اللہ ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو اکیلا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ اور اس بات پر گواہ کرتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ اس دعا کو چار مرتبہ پڑھے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

ہم نے صبح کو پڑھنے والے الفاظ لکھے ہیں شام کو پڑھنے والا "اَصْبَحْتُ" کے بجائے "اَمْسَیْتُ" پڑھے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص کو صبح کے وقت ایک مرتبہ پڑھتا ہے اس کا چوتھائی جسم دوزخ سے آزاد کر دیا جاتا ہے اور جو شخص چار مرتبہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اس دن دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے۔ اور جو شخص شام کو پڑھتا ہے تو اس رات کیلئے اس شخص کو دوزخ سے آزاد کر دیا

جاتا ہے حملۂ عرش سے مراد وہ فرشتے ہیں جو عرش الٰہی کو اٹھائے ہوئے ہیں۔ ان کی تعداد چار ہے۔ ملائکہ سے مراد تمام فرشتے ہیں ۔

۱۶۔ اَللّٰهُمَّ مَآ اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ... فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ ۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن حبان۔ ابن السنی)

۱۶۔ ترجمہ۔ یا اللہ جو نعمت بھی صبح کو مجھ پر یا تیری اور کسی مخلوق پر ہوئی تو وہ تیری طرف سے ہوئی تو یکتا ہے تیرا کوئی شریک نہیں تیرے ہی لئے تعریف ہے اور تیرے ہی لئے شکر ہے (اس روایت کو ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن حبان۔ ابن السنی نے نقل کیا)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جس شخص نے صبح کو یہ دعا پڑھی اس نے اس دن کی نعمتوں کا شکریہ ادا کر دیا اور جس نے شام کو یہ دعا پڑھی اس نے رات کی تمام نعمتوں کا شکریہ ادا کر دیا :۔

۱۷۔ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ۔ (بزار۔ ابن السنی)

۱۷۔ ترجمہ۔ ہم نے اور ملک نے صبح کی اللہ کے واسطے اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اسی کی طرف اٹھنا اور جمع ہونا ہے ۔ (نقل کیا اسکو بزار اور ابن السنی نے)

اس دعا میں بھی شام کو بجائے "اَصْبَحْنَا" کے "اَمْسَيْنَا" "وَاَمْسَى الْمُلْكُ" کہنا چاہئے اور "اِلَيْهِ النُّشُوْرُ" کی جگہ "اليه المصير" کہنا چاہئے ۔

۱۸۔ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ اَللّٰهُمَّ

عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔ (ابوداؤد)

۱۸۔ یا اللہ میرے جسم میں سلامتی عطا کر۔ یا اللہ میرے سننے میں سلامتی عطا فرما۔ یا اللہ میری بینائی میں مجھ کو سلامتی دے۔ کوئی معبود نہیں مگر تو ہی تین مرتبہ پڑھے۔ یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں کفر سے اور محتاجگی سے۔ یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تین مرتبہ پڑھے

(اس روایت کو ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن السنی نے نقل کیا)

تمام جسم کی عافیت سے یہ مراد ہے کہ ہر قسم کے گناہوں اور ہر قسم کی بیماریوں سے بدن محفوظ رہے۔ سماعت کی حفاظت سے مراد بھی یہی ہے کہ بہرا نہ ہو جاؤں اور کان سے جو گناہ ہوتے ہیں ان سے محفوظ رہوں۔ اسی طرح آنکھ کی عافیت اور صحت کا بھی یہی مطلب ہے دوسرے فقرے میں کفر اور فقر سے پناہ مانگی ہے۔ کفر کی برائی تو ظاہر ہی ہے۔ فقر اور محتاجگی بھی ایسی بُری بلا ہے کہ بعض دفعہ فقر سے پریشان ہو کر آدمی ہر قسم کے گناہ حتیٰ کہ کفر تک میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس موقعہ پر لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اس لئے فرمایا کہ جب تیرے سوا کوئی دوسرا معبود ہی نہیں ہے تو پھر سوائے تیرے دعا کس سے کی جائے۔ تو ہی قبول فرما۔ صبح و شام یہ کلمات تین تین مرتبہ پڑھنے چاہئیں۔

۱۹۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ

لَمْ يَكُنْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۔ (ابن السنی)

۱۹۔ ترجمہ۔ یا اللہ تو میرا رب ہے۔ سوائے تیرے کوئی معبود نہیں۔ تیرے اوپر میں نے بھروسہ کیا اور تو ہی عرش عظیم کا رب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ چاہا وہ ہوا اور جو کچھ نہ چاہا وہ نہیں ہوا۔ گناہوں سے پھرنے اور نیکی پر آمادہ کرنے کی طاقت بجز اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر کے کسی میں نہیں ہے۔ میں اس بات کو جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور اس کے علم نے ہر ایک شئے کا احاطہ کر رکھا ہے۔ یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کی شرارت سے اور ہر اُس چیز کے شر سے جو زمین پر چلتی ہے اور تو نے اس کی چوٹی پکڑ رکھی ہے۔ بیشک میرا رب سیدھی راہ پر ہے۔ (ابن السنی)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص یہ کلمات دن کے شروع میں پڑھ لیگا شام تک اس پر کوئی آفت اور مصیبت نہیں آئیگی اور جو دن کے آخری حصے میں ان کلمات کو پڑھ لیگا اس پر صبح تک کوئی آفت اور مصیبت نہیں آئے گی۔

مطلب یہ ہے کہ صبح کا پڑھنے والا شام تک اور شام کو پڑھنے والا صبح تک ہر قسم کی آفت سے محفوظ رہتا ہے۔ یہ جو فرمایا میرا رب سیدھی راہ پر ہے اس کا مطلب یہ ہے جو سیدھی راہ چلے وہ اُس سے ملے۔

۲۰۔ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ أَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ۔ (حاکم۔ بزاز۔ ابن السنی)

۲۰۔ ترجمہ ۔ اے زندہ اے ہمیشہ رہنے والے میں تیری رحمت سے فریاد کرتا ہوں میری حالت کو ہر اعتبار سے درست کر دے اور مجھکو ایک لمحہ کیلئے بھی میرے سپرد مت کر۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ وظیفہ تعلیم فرمایا تھا۔ اور ان کو تاکید کی تھی۔ کہ صبح و شام اسکو پڑھا کرو۔ مطلب یہ ہے کہ مجھکو میرے حال پر نہ چھوڑ بلکہ میری ہر حالت کی تو ہی اصلاح فرما۔ ابن السنی نے طرفۃ علین کے آگے ابداً

۲۱۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ ۔ (ابو داؤد ۔ ابن السنی)

۲۱۔ ترجمہ ۔ یا اللہ تو میرا رب ہے۔ سوائے تیرے کوئی معبود نہیں تو نے مجھکو پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ اور میں تیرے عہد اور تیرے وعدہ پر اپنی بساط اور طاقت کے موافق قائم ہوں جو کچھ میں نے کیا ہے اپنے کردار کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ تیرے ان تمام احسانوں کا اعتراف کرتا ہوں جو مجھ پر ہوتے ہیں۔ اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ میری مغفرت کر دے بجز تیرے کوئی ایسا نہیں جو گناہوں کو بخشدے۔ (اس روایت کو نقل کیا ابو داؤد اور ابن السنی نے)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص اس استغفار کو صبح کے وقت پڑھ لیتا ہے اور اس دن میں مرتا ہے تو شہید مرتا ہے اور اگر کوئی رات کو پڑھ لیتا ہے اور اس رات میں مرتا ہے تو شہید مرتا ہے۔ عہد اور وعدے سے وہی عہد مراد ہے جو یوم میثاق میں کیا گیا ہے یعنی ایمان لانے اور خالص عبادت

کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اپنی استطاعت کے موافق اس عہد کو پورا کرتا ہوں اس استغفار کا نام سیدالاستغفار ہے ۔

۲۲۔ رَبِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝ (ابن السنی)

۲۲۔ ترجمہ ۔ میرا رب اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بہت بلند اور بڑا ہے ۔ میں نے اسی پہ بھروسہ کیا اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے ۔ جو کچھ اللہ نے چاہا وہ ہوا اور جو نہیں چاہا وہ نہیں ہوا ۔ میں اس بات کو اچھی طرح جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پہ قدرت رکھتا ہے اور یہ بات بھی جانتا ہوں کہ اس کے علم نے ہر شے کو گھیر رکھا ہے ۔ (ابن السنی نے اس روایت کو نقل کیا ہے ۔)

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ان کلمات کو صبح اور شام پڑھتا ہے ایسا شخص مر جائے تو جنت میں داخل ہوتا ہے ۔ مطلب وہی ہے کہ جس نے صبح کو پڑھا اور دن میں مر گیا تو جنت میں داخل ہوگا اور اگر شام کو پڑھا اور رات میں مر گیا تو جنت میں داخل ہوگا ۔

(۲۳) حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ سبع مرات (ابن السنی)

۲۳۔ ترجمہ ۔ مجھکو اللہ تعالیٰ کافی ہے ۔ بجز اس کے کوئی معبود نہیں میں نے بھروسہ کیا اور وہی رب ہے عرش عظیم کا ۔ یہ کلمات سات مرتبہ پڑھے جائیں ۔ (اسکو ابن السنی

(حاشیہ: نے روایت کیا ہے)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس آیت کو صبح و شام سات سات مرتبہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا اور آخرت دونوں کیلئے کفایت کرتا ہے اس وظیفہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو تعلیم فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے اپنی امت کو سکھایا۔

۲۴۔ أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْعَظَمَةُ لِلّٰهِ وَالْخَلْقُ وَالْأَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا سَكَنَ فِيْهِمَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَأَوْسَطَهُ نَجَاحًا وَآخِرَهُ فَلَاحًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ (ابن السنی)

۲۴۔ ترجمہ۔ صبح کی ہم نے اور ملک نے اللہ کیواسطے جو بزرگ و برتر ہے سب تعریفیں اللہ ہی کیواسطے ہیں۔ ذات و صفات کی بزرگی اور بڑائی اللہ کیلئے ہے پیدا کرنا اور حکم کرنا۔ رات اور دن اور ان دونوں میں جو بستا ہے۔ سب اللہ کیلئے ہے۔ جو بزرگ و برتر ہے یا اللہ اس دن کے ابتدائی حصہ کو نیکی کرنے کا سبب بنا دے اور درمیانی حصہ کو آفتوں اور بلاؤں سے نجات کا سبب بنا۔ اور اس دن کے آخری حصہ کو کامیابی کا موجب کر دے اے تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے۔ (ابن السنی نے اس کو نقل کیا)

یہ دعا فقط صبح کو پڑھی جائے۔ یہ جو فرمایا رات دن میں جو بستا ہے اس سے مراد ہے تمام مخلوق اللہ ہی کیلئے ہے۔ خلق اور امر سے مراد ہے عالم مجردات اور مادیات غرض تمام مخلوق اللہ رب العزت کی ملک ہے۔ دن کے تین حصے کئے اور تینوں حصوں میں بھلائی

۲۵۔ أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ

۲۵۔ ترجمہ۔ ہم نے اور ملک نے شام کی اللہ کیواسطے سب تعریفیں اللہ کیلئے ہے میں اس

اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جس نے آسمانوں کو زمین پر گرنے سے روک رکھا ہے مگر اس کے حکم سے اور یہ پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جس نے اسکو پیدا کیا اور پھیلایا۔ اور اندازہ کیا۔ (اس روایت کو طبرانی نے نقل کیا ہے)

یہ دعا فقط شام کو پڑھے۔ آسمان کو روک رکھا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جبتک اس کی اجازت نہ ہو آسمان زمین پر نہیں گر سکتا۔ خَلَقَ ۔ ذَرَاَ ۔ بَرَاَ۔ یہ تینوں الفاظ پیدائش سے تعلق رکھتے ہیں۔ یعنی پیدا کیا۔ اندازہ کیا۔ اور زمین میں پھیلایا۔ مقصد یہ ہے کہ تمام مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ ابن السنی نے اس کے آگے اتنے الفاظ اور زیادہ کئے ہیں۔ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِہٖ یعنی پناہ مانگتا ہوں شیطان سے اور اس کے شرک سے۔ ان الفاظ کی تشریح ۱۴ میں ہم کر چکے ہیں۔ ابن السنی نے یہ بھی کہا ہے کہ اس دعا کو صبح اور شام پڑھنا چاہئے۔ لیکن صبح کو "امسینا وامسی الملک" کی بجائے "اصبحنا واصبح الملک" کہنا چاہئے۔ ابن السنی کی روایت کے موافق ان کلمات کو صبح اور شام تین تین مرتبہ پڑھنا چاہئے۔ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص صبح اور شام تین تین مرتبہ اس دعا کو پڑھ لیتا ہے۔ وہ شیطان۔ کاہن اور جادوگر کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔ کاہن سے مراد نجومی جو غیب کی باتیں بتایا کرتے ہیں۔

۲۶۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فُجَاءَةِ الْخَيْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فُجَاءَةِ

۲۶۔ ترجمہ۔ یا اللہ میں تجھ سے غیر متوقع بھلائی طلب کرتا ہوں اور تیری پناہ مانگتا ہوں غیر متوقع برائی سے۔ (ابن السنی نے اسکو نقل کیا)

فُجَاءَةِ کے معنی اصل میں اچانک ہیں۔ فجاءۃ" اور "مفاجاۃ" ایسے موقعہ پر بولتے ہیں جب کوئی چیز ناگہاں اور اچانک پیش آجائے۔ ہم نے غیر متوقع ترجمہ کر دیا ہے۔

(ابن السنی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کو صبح شام پڑھا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے۔ بندے کو کیا معلوم کہ اس کو ناگہانی طور پر کیا چیز پیش آ جائے ⁘

۲۷۔ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی نَفْسِیْ وَ اَهْلِیْ وَمَالِیْ ⁘ (ابن السنی)

۲۷۔ ترجمہ۔ میں اللہ کے نام کی برکت سے اپنی جان اپنی اہل اور اپنے مال کی حفاظت طلب کرتا ہوں۔ (اس روایت کو ابن السنی نے نقل کیا)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے اپنے نقصانات کا شکوہ کیا آپ نے فرمایا صبح کو یہ الفاظ کہہ لیا کرو تجھ پر کوئی آفت یا نقصان نہیں ہوگا۔ چنانچہ اس شخص نے ایسا ہی کیا۔ اور اس کی تمام آفتیں دور ہو گئیں ⁘

۲۸۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ ۔ (مائة مرة)

(مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ حاکم۔ ابن حبان۔ ابوعوانہ)

۲۸۔ ترجمہ۔ میں پاکی بیان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی جو بہت بزرگ ہے۔ اور اس کی پاکی بیان کرتا ہوں ایسی پاکی جو اس کی حمد کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔ ان کلمات کو صبح شام سو مرتبہ پڑھے ⁘ (اس روایت کو مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ حاکم۔ ابن حبان۔ ابوعوانہ نے نقل کی ہے)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص صبح اور شام کو یہ کلمات پڑھتا ہے تو قیامت میں اس شخص کے برابر کسی کے عمل نہ ہوں گے۔ مگر اس شخص کے برابر اس کے عمل ہو سکتے ہیں جو اسکی مثل پڑھے۔ یا اس سے زیادہ پڑھے۔ مطلب یہ ہے کہ قیامت میں کوئی دوسرا شخص اس کی ٹکر کا نہ ہوگا لیکن وہ شخص اس کی مثل ہو سکتا ہے جو اس وظیفہ کو پڑھتا ہو۔ یا وہ شخص جو اس وظیفہ کے ساتھ کچھ اور زیادہ بھی پڑھتا ہو تو وہ اس سے زیادہ ہو سکتا ہے۔ ورنہ اس کے اعمال سب سے زیادہ ہوں گے ⁘ بعض

روایتوں میں صرف سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کا بھی آیا ہے لیکن ہم نے اس روایت کو اختیار کر لیا ہے جس میں لفظ عظیم کی زیادتی ہے۔

۴۹۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِائَةَ مَرَّةٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِائَةَ مَرَّةٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ مِائَةَ مَرَّةٍ (ترمذی)

۴۹۔ ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ کوئی معبود نہیں مگر اللہ تعالیٰ ہر شے سے بڑا ہے (اس کو ترمذی نے نقل کیا) ان چاروں کلمات کو صبح شام سو سو مرتبہ پڑھے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص "سبحان اللہ" صبح شام سو مرتبہ پڑھتا ہے اس کو سو مرتبہ حج کرنیوالے کے برابر ثواب ملتا ہے اور جو شخص "الحمد للہ" سو مرتبہ صبح و شام پڑھتا ہے اسکو سو گھوڑے جہاد میں دینے والے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ اور جو شخص لا الٰہ الا اللہ صبح شام سو مرتبہ پڑھتا ہے اسکو سو غلام آزاد کرنیوالے کے برابر ثواب ملتا ہے اور غلام بھی جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہوں۔ اور جو شخص "اللہ اکبر" صبح و شام سو مرتبہ پڑھتا ہے اس کے برابر یا اس سے زیادہ کسی دوسرے شخص کا عمل نہ ہوگا۔ مگر اس کا جو اس وظیفہ کو پڑھتا ہو یا اس سے زائد پڑھتا ہو مطلب یہ ہے کہ عمل اور ثواب میں اس شخص کا وہی مقابلہ کر سکتا ہے جو صبح و شام سو سو مرتبہ "اللہ اکبر" کہتا ہو یا اس سے زیادہ اور کچھ بھی پڑھتا ہو یہ جو فرمایا حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں سے غلام آزاد کرنا اس کا مطلب یہ ہے کہ یوں تو ہر ایک غلام کی آزادی موجب ثواب ہے لیکن حضرت اسمٰعیل علیہ السلام جیسے برگزیدہ نبی کی اولاد کو آزاد کرانا بہت زیادہ موجب اجر و ثواب ہے۔ غلام کی آزادی بھی اور ایک

اولوالعزم پیغمبر کی اولاد کے ساتھ حسن سلوک بھی ۔

۴۳ - وَ تُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشْرَ مَرَّاتٍ (طبرانی)

۴۳ - ترجمہ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صبح اور شام دس دس مرتبہ درود شریف پڑھنا ۔ (اسکو طبرانی نے نقل کیا)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مجھ پر صبح اور شام دس دس مرتبہ درود بھیجتا ہے اسکو قیامت میں میری شفاعت حاصل ہوگی ۔ اور جو شخص صبح کی نماز اور مغرب کی نماز کے بعد بات کرنے سے پہلے مجھ پر دس دس مرتبہ درود پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری کرتا ہے ۔ سو میں تیس تو بہت جلد پوری ہوتی ہیں اور ستر حاجتیں تاخیر سے پوری کیجاتی ہیں ۔ مطلب یہ ہے کہ نماز کے بعد کسی شخص سے بات نہ کرے ۔ اور بات کرنے سے پہلے پہلے دس مرتبہ درود شریف پڑھے تو اسکی سو حاجتیں پوری ہوتی ہیں ۔ درود شریف کے متعلق یہ گذارش ہے کہ جو درود آسان اور سہل ہو اس کو ہی پڑھ لیا کریں بعض حصین کے بعض شارحین نے ذیل کے درود کو ترجیح دی ہے ۔ اسی کو ہم بھی نقل کرتے ہیں ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ مِنْ خَلْقِکَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ کَمَا یَنْبَغِیْ لَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ ۔

اس درود شریف کی حدیث میں بہت فضیلت آئی ہے ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ۔ اور اس نے سلام کیا ۔ آپ نے اسکو جواب دیا ۔ اور خوش ہو کر اپنے پاس

بیٹھا لیا جب وہ شخص بات کر کے چلا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ ابوبکرؓ یہ وہ شخص ہے۔ اس کے عمل تمام زمین کی مخلوق کے برابر بلند کیے جاتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ شخص ایسا کونسا عمل کرتا ہے آپ نے فرمایا یہ شخص جب صبح ہوتی تو مجھ پر ایک درود بھیجتا ہے جو تمام مخلوق کے درود کے برابر ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون سا درود ہے تب آپ نے مجھ کو یہ درود بتایا۔ اگر یہ مذکورہ بالا درود یاد نہ ہو سکے تو پھر اختیار ہے جو آسان ہو وہی پڑھ لیا جائے۔

۳۱۔ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ (ابن السنی)

۳۱۔ ترجمہ۔ جو اللہ کا چاہا ہے وہی ہوتا ہے۔ اور کچھ زور نہیں مگر جو دیا اللہ نے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ (اس کو ابن السنی نے نقل کیا)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس شخص نے صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لئے اس نے اس دن کی بھلائی حاصل کر لی۔ اور اس دن کی برائی کا رخ اس سے پھیر دیا گیا۔ اور جس شخص نے ان کلمات کو رات کے وقت پڑھ لیا تو اس نے اس رات کی بھلائی حاصل کر لی اور اس رات کی برائی اس سے پھیر دی گئی مطلب یہ ہے کہ خیر اسکو پہنچے گی۔ اور برائی سے محفوظ رہیگا۔

۳۲۔ اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْتُ مِنْكَ فِىْ نِعْمَةٍ وَّعَافِيَةٍ وَّسِتْرٍ فَاَتِمَّ عَلَىَّ نِعْمَتَكَ وَعَافِيَتَكَ وَسِتْرَكَ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۔ (ابن السنی)

۳۲۔ ترجمہ۔ یا اللہ میں نے اس حال میں صبح کی کہ تیری جانب سے مجھے نعمت بھی حاصل ہے۔ تندرستی اور پردہ پوشی بھی حاصل ہے۔ تو مجھ پر اپنی نعمت۔ عافیت اور

پردہ پوشی کو دنیا و آخرت میں کامل کردے۔ (اس دعا کو تین مرتبہ پڑھے)

(اس روایت کو ابن السنی نے نقل کیا)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص اس دعا کو تین تین مرتبہ صبح شام پڑھتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ وہ اس بندے پر اپنی نعمتوں کا اتمام کردے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ شام کو جب یہ دعا پڑھے تو اَصْبَحْتُ کی جگہ "اَمْسَیْتُ" کہے۔

دعا کے الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ یا اللہ آپ کی جانب سے مجھے نعمت یعنی عام احسان اور صحت و تندرستی اور گناہوں کی پردہ پوشی یہ سب کچھ حاصل ہے لیکن میں آپ سے دنیا اور آخرت میں ان تینوں باتوں کی تکمیل اور اتمام چاہتا ہوں۔

(ابن السنی)

۴۳۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّیَ اللّٰہُ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

۴۳۔ ترجمہ۔ سب تعریف اللہ کیلئے میرا رب اللہ ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ میں اس امر کی گواہی دیتا ہوں کہ بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی دوسرا معبود نہیں ہے۔

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ان کلمات کو صبح اور شام کہہ لیتا ہے تو اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ صبح کا کہنے والا دن کو اور شام کا کہنے والا رات کو مغفرت اور بخشش حاصل کرنے والا ہوتا ہے بعض روایتوں میں "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّیْ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا" بھی آیا ہے۔ یعنی رَبِّیْ کے آگے لفظ "اللہ" نہیں ہے ہم نے اس روایت کے الفاظ درج کئے ہیں جسمیں لفظ "اللہ" کی زیادتی ہے۔

(اسکو ابن السنی نے نقل کیا)

۴۴۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا طَیِّبًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا۔ (ابن السنی)

۴۴۔ ترجمہ۔ یا اللہ میں تجھ سے ایسا علم طلب کرتا ہوں جو نفع دینے والا ہو۔ اور

تجھ سے پاکیزہ رزق طلب کرتا ہوں۔ اور تجھ سے ایسے عمل کی توفیق مانگتا ہوں جو مقبول ہو۔ (اس روایت کو ابن السنی نے نقل کیا ہے)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

۸۔ جمعہ کی صبح کو پڑھنے کی دعا

۳۵۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ (ابن السنی)

۳۵۔ ترجمہ۔ میں بخشش طلب کرتا ہوں اس اللہ تعالیٰ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے ہمیشہ قائم رہنے والا۔ اور اسی اللہ کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ ان کلمات کو تین مرتبہ پڑھے۔ (اس کو ابن السنی نے نقل کیا)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جس شخص نے جمعہ کے دن صبح کی نماز سے پہلے اس استغفار کو تین مرتبہ پڑھ لیا تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ خواہ ان گناہوں کی مقدار سمندر کے جھاگوں کی برابر ہو۔

۳۶۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَحَقُّ مَنْ ذُكِرَ وَاَحَقُّ مَنْ عُبِدَ وَاَنْصَرُ مَنِ ابْتُغِیَ وَاَرْاَفُ مَنْ مَلَكَ وَاَجْوَدُ مَنْ سُئِلَ وَاَوْسَعُ مَنْ اَعْطٰی اَنْتَ الْمَلِكُ لَا شَرِیْكَ لَكَ وَالْفَرْدُ لَا نِدَّ لَكَ كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَكَ لَنْ تُطَاعَ اِلَّا بِاِذْنِكَ وَلَنْ تُعْصٰی اِلَّا بِعِلْمِكَ تُطَاعُ فَتَشْكُرُ وَتُعْصٰی فَتَغْفِرُ اَقْرَبُ شَهِیْدٍ وَّ

أَدْنٰی حَفِیْظٍ حُلْتَ دُوْنَ النُّفُوْسِ وَاَخَذْتَ بِالنَّوَاصِیْ وَكَتَبْتَ الْاٰثَارَ وَنَسَخْتَ الْاٰجَالَ وَالْقُلُوْبُ لَكَ مُفْضِیَةٌ وَالسِّرُّ عِنْدَكَ عَلَانِیَةٌ اَلْحَلَالُ مَا اَحْلَلْتَ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمْتَ وَالدِّیْنُ مَا شَرَعْتَ وَالْاَمْرُ مَا قَضَیْتَ وَالْخَلْقُ خَلْقُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَاَنْتَ اللّٰهُ الرَّءُوْفُ الرَّحِیْمُ اَسْئَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَبِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ وَبِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْكَ اَنْ تُقِیْلَنِیْ فِیْ هٰذِهِ الْغَدَاةِ اَوْ فِیْ هٰذِهِ الْعَشِیَّةِ وَاَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنَ النَّارِ بِقُدْرَتِكَ ✤ (طبرانی)

۳۷۔ ترجمہ۔ یا اللہ تو ان سب سے کہ جن کا ذکر کیا جائے زیادہ حقدار ہے۔ اور ان سب سے جن کی عبادت کی جائے تو زیادہ حقدار ہے اور جن سے تلاش کیجائے تو ان سب سے زیادہ مدد کرنے والا ہے۔ اور تو سب مالکوں سے زیادہ مہربان ہے ✤ اور جن سے سوال کیا جائے تو ان سب سے زیادہ سخی ہے اور تو عطا کرنے والوں میں سب سے فراخ تر ہے تو بادشاہ ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ تو یکتا ہے۔ تیرا کوئی ہمسر نہیں۔ تیری ذات کے سوا سب چیز ہلاک ہونیوالی ہے۔ تیری عبادت تیری توفیق ہی سے ہو سکتی ہے۔ اور تیری نافرمانی نہیں ہوتی مگر تیرے علم سے۔ تیری اطاعت کیجاتی ہے تو تو قدردانی کرتا ہے۔ اور نافرمانی کیجاتی ہے تو تو معاف کر دیتا ہے۔ ہر قریب سے زیادہ تو قریب ہے۔ ہر نگہبان سے زیادہ قریب ہے۔ تو قلوب کے مابین حائل ہو جاتا ہے اور ہر ایک کی پیشانی تیرے قبضہ میں ہے۔ تو نے عملوں کو لکھا۔ اور تو نے ہی عمروں کو لکھا۔ دل تیری باتوں کے سمجھنے کی گنجائش گاہ ہے۔ اور ہر پوشیدہ تجھ پہ ظاہر

ہے۔ حلال وہی ہے جسے تونے حلال کیا۔ اور حرام وہی ہے جسے تونے حرام کیا۔ اور دین وہ ہے جسے تونے مقرر کیا اور حکم وہ ہے جس کا تو فیصلہ کرے۔ مخلوق سب تیری مخلوق ہے۔ اور بندے سب تیرے بندے ہیں۔ اور تو ہی اللہ ہے۔ اور تو ہی مہربان ہے بخشنے والا۔ میں تیری ذات کے اس نور کا واسطہ دے کر مانگتا ہوں جس نور سے آسمان و زمین روشن ہیں اور تیرے حق کا واسطہ دیکر مانگتا ہوں اور مانگنے والوں کا وہ حق جو تونے اپنے ذمہ لے لیا ہے اس کا واسطہ دیکر مانگتا ہوں کہ تو مجھکو اس دن میں یا اس رات میں معاف کر دے۔ اور اپنی قدرت و طاقت سے مجھے آگ سے بچالے اور دوزخ سے امن دیدے ۔ (اس کو طبرانی نے نقل کیا)

تیری نافرمانی نہیں ہوتی۔ مگر تیرے علم سے مطلب یہ ہے کہ نیکی بدون توفیق کے نہیں ہوتی۔ اور ہر قسم کی نافرمانی کا تجھے علم ہو۔ مگر تو اپنے علم سے پکڑتا نہیں ۔

قلوب کے مابین حائل ہونیکا مطلب یہ ہے کہ قلوب سے نیکی کی توفیق سلب کرلیتا ہے۔ قلوب کی گنجائش سے مراد قلب کی وسعت ہے کہ تونے اپنی اور اپنی باتوں کی قلوب میں گنجائش رکھی ہے۔ تیرے حق کا واسطہ یعنی جو مخلوق پر تیرا حق ہے۔ اور وہ حق جو تونے اپنے وعدے سے بندوں کا حق اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ صبح کو دعا کرے تو "فِیْ ہٰذِہِ الْغَدْوَۃِ" کہے اور شام کو یہ دعا پڑھے تو "فِیْ ہٰذِہِ الْعَشِیَّۃِ" کہے ۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص یہ دعا پڑھے اس کیلئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کی دس خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں اور دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کو شیطان سے پناہ دیتا ہے ۔

۹- سورج نکلنے کے وقت کی دعا

۱- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لَنَا هٰذَا الْیَوْمَ وَاَقَالَنَا فِیْهِ عَثَرَاتِنَا وَلَمْ یُعَذِّبْنَا بِالنَّارِ ۔

۱- ترجمہ - سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے ہم کو یہ دن عطا فرمایا اور اس دن میں معاف کر دیا، ہماری لغزشوں کو اور ہم کو آگ کے عذاب سے محفوظ رکھا۔ (طبرانی اور ابن السنی نے اس کو موقوفاً نقل کیا ہے)

یعنی دنیا میں ہم کو ہماری خطاؤں کی وجہ سے عذاب نہیں کیا، اور ہماری لغزشوں کو معاف فرمادیا تو اس سے توقع ہوتی ہے کہ قیامت میں بھی ہمارے ساتھ ایسا ہی معاملہ ہوگا۔

۲- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَلَّلَنَا الْیَوْمَ عَافِیَةً وَّجَاءَ بِالشَّمْسِ مِنْ مَطْلَعِهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اَشْهَدُ لَكَ بِمَا شَهِدْتَّ بِهٖ عَلٰی نَفْسِكَ وَشَهِدَتْ بِهٖ مَلٰٓئِكَتُكَ وَحَمَلَةُ عَرْشِكَ وَجَمِیْعُ خَلْقِكَ اَنَّكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْقَآئِمُ بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ اُكْتُبْ شَهَادَتِیْ بَعْدَ شَهَادَةِ مَلٰٓئِكَتِكَ وَاُولِی الْعِلْمِ وَمَنْ لَّمْ یَشْهَدْ مِثْلَ مَا شَهِدْتُّ بِهٖ فَاكْتُبْ شَهَادَتِیْ مَكَانَ شَهَادَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَیْكَ السَّلَامُ اَسْئَلُكَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَنْ تَسْتَجِیْبَ لَنَا دَعْوَتَنَا وَاَنْ تُعْطِیَنَا

رَغِبْنَا وَ اَنْ تُغْنِیَنَا عَمَّنْ اَغْنَیْتَہٗ عَنَّا مِنْ خَلْقِکَ
اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ
وَ اَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَ اَصْلِحْ لِیْ
اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ اِلَیْھَا مُنْقَلَبِیْ ۔

۲۔ ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے اس دن میں ہم کو صحت کے ساتھ داخل کیا اور آفتاب کو اس کے طلوع ہونے کی جگہ سے نکالا۔ یا اللہ میں نے اس حال میں صبح کی کہ گواہی دیتا ہوں اس چیز کی جس کی خود تو نے اپنے اوپر گواہی دی ہے اور تیرے ملائکہ نے گواہی دی ہے اور حاملان عرش نے گواہی دی ہے اور تیری تمام مخلوق نے گواہی دی ہے اور یہ سب گواہیاں اس بات پر ہیں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہی حاکم ہے انصاف کا سوائے تیرے کسی کی بندگی نہیں تو زبردست حکمت والا ہے۔

اے اللہ تو میری شہادت اپنے فرشتوں اور اہل علم کی شہادت کے بعد درج کرلے اور جس نے میری طرح شہادت نہ دی ہو اس کی جگہ بھی میری شہادت کا اندراج فرمادیجئے یا اللہ آپ کا نام سلام ہے تیری طرف سے سلامتی نازل ہوتی ہے اور تیری ہی جانب سلامتی کا مرجع ہے۔ اے بزرگی اور بخشش کے مالک ہماری دعاؤں کو قبول فرمالے اور ہمیں ہماری خواہشات عطا فرمادے اور ہم کو ہر اس شخص سے بے پرواہ کردے جس کو تو نے اپنی مخلوق میں سے ہم سے بے پرواہ کر دیا ہے یا اللہ میرے دین کو درست کر دیجئے وہ دین جس کے ساتھ میرے تمام امور کی حفاظت وابستہ ہے اور میری دنیا کی اصلاح کر دیجئے وہ دنیا جو میری گذرا وقات

کی جگہ ہے اور میری آخرت کو درست فرما دیجئے وہ آخرت جو میرے لوٹنے کی جگہ ہے (ابن السنی نے اس کو نقل کیا)

اللہ تعالیٰ کی شہادت اپنی ذات پر اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے تعالیٰ نے اپنی وحدانیت پر خود بھی شہادت دی ہے جیسا کہ سورہ آل عمران میں فرمایا ہے شہد اللہ انہ لا الٰہ الا ھو ط اس دعا میں اسی آیت کی طرف اشارہ ہے ۔ بندہ یوں عرض کرتا ہے جس طرح آپ کی توحید اور آپ کی یکتائی پر آپ کے فرشتوں نے اور اہل علم نے اور خود آپ نے گواہی دی ہے اسی طرح میں بھی شہادت دیتا ہوں ان شہادتوں کے ساتھ میری گواہی بھی درج کر لیجئے اور جو لوگ میری طرح اس شہادت کا اظہار نہیں کرتے ان کی جگہ بھی میری شہادت لکھ لیجئے ۔

اور یہ جو فرمایا کہ ہم کو بے پروا کر دے اس کا مطلب یہ ہے کہ تیری مخلوق میں سے جو لوگ ہمارے محتاج نہیں ہیں ہم کو بھی ان کا محتاج نہ بنا اگر محتاج بنانا ہو تو ہم کو صرف اپنا ہی محتاج بنا ۔

۱۰۔ دن رات کے وظیفے اور دعائیں

پہلے باب میں وہ دعائیں اور وظیفے نقل کئے گئے جن کے ساتھ صبح و شام کے الفاظ آئے تھے یا لفظ شام یا لفظ صبح کا ذکر تھا اس باب میں وہ دعائیں درج ہونگی جن میں صبح شام کا ذکر نہیں ہے بلکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم دن میں یا رات میں کسی وقت پڑھ لیا کرتے تھے ۔

۱۔ ترجمہ :۔ اے ابن آدم میرے لئے دن کے شروع میں چار رکعتیں پڑھ لیا کر دن

کے آخر تک تجھ کو کفایت کروں گا۔ (اس روایت کو ترمذی، ابوداؤد، نسائی نے نقل کیا)

ایک روایت میں دو رکعتوں کا ذکر ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا عام قاعدہ یہ تھا کہ صبح کی نماز کے بعد آفتاب نکلنے تک ذکر الٰہی کرتے تھے۔ جب آفتاب اچھی طرح نکل آتا تھا تو دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ اس نماز کو اشراق کہتے ہیں۔ اشراق کی دو رکعتیں بھی ثابت ہیں اور چار بھی، بعض حضرات دونوں روایتوں پر عمل کرنے کی غرض سے چھ رکعتیں بھی پڑھتے ہیں، بہر حال گنجائش ہے چاہے دو پڑھ لے، چاہے چار پڑھ لے اور چاہے تو چھ پڑھ لے بعض علماء نے یہ فرمایا ہے کہ دو رکعتیں تو اشراق کی ہیں اور یہ چار چاشت کی ہیں، اشراق کی نماز تو سورج نکلنے کے تھوڑی دیر بعد پڑھی جاتی ہے اور چاشت کی نماز دن چڑھے پڑھی جاتی ہے۔

۲۔ ترجمہ:۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی دس مرتبہ دن میں شیطان سے پناہ مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے، جو شیاطین کو اس سے دفع کرتا رہتا ہے۔ (اس روایت کو ابو یعلیٰ نے نقل کیا)

مطلب یہ ہے کہ دس مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ دن میں پڑھ لینا چاہیئے تاکہ شیطان سے حفاظت کی جائے۔

۳۔ جو شخص مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے لئے ہر دن ستائیس ۲۷ مرتبہ یا پچیس ۲۵ مرتبہ بخشش طلب کرتا رہے تو وہ شخص ان لوگوں میں سے ہو جاتا ہے جن کی دعائیں قبول کی جاتی ہیں اور ان کی وجہ سے اہل زمین کو رزق دیا جاتا ہے۔ (اس کو طبرانی نے نقل کیا)

مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے لیئے استغفار کرنا یعنی یوں کہنا،
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ
وَالْمُسْلِمَاتِ ، ستائیس یا پچیس مرتبہ دونوں عددوں میں
سے آپ نے ایک عدد فرمایا جو شخص ستائیس یا پچیس مرتبہ اس استغفار
کو ہر دن پڑھے گا وہ اولیاء اللہ میں سے کر دیا جائے گا۔ کیونکہ مستجاب الدعوات
ہونا، اور خدا کی مخلوق کو اُن کی برکت سے رزق ملنا یہ اہل اللہ کی علامت ہے۔
۴۔ جس شخص نے دن رات میں قرآن کی پچاس آیتیں پڑھیں تو وہ شخص
غافلوں میں نہیں لکھا جاتا، اور جو شخص سو آیتیں پڑھتا ہے اس کو پرہیزگاروں
میں لکھا جاتا ہے اور جو شخص دو سو آیتیں پڑھتا ہے تو اس سے قیامت کے دن
قرآن جھگڑا نہیں کرے گا اور جو شخص پانچسو آیتیں روز پڑھتا ہے تو اس کیلئے
بے شمار ثواب لکھا جاتا ہے۔ اس روایت کو ابن السنی نے نقل کیا ہے۔
مطلب یہ ہے کہ دن میں یا رات میں قرآن شریف کی تلاوت ضرور کر لی
چاہیئے، بعض روایتوں میں بجائے پچاس کے چالیس کا لفظ ہے، ابن السنی
نے ایک روایت میں دس آیتیں بھی نقل کی ہیں۔
۵۔ جو شخص دن رات میں سو آیتیں پڑھ لیتا ہے اس کیلئے رات بھر
کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اس کو ابن السنی نے نقل کیا۔
۶۔ کیا تم میں سے ہر شخص اس بات سے عاجز ہے کہ وہ ہر دن ایک ہزار
نیکیاں کمائے، سو بار جو شخص سُبْحَانَ اللّٰهِ کہتا ہے اس کے نامۂ اعمال
میں ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں یا ہزار خطائیں گرا دی جاتی ہیں۔ اس روایت کو

مسلم، ترمذی، النسائی، ابن حبان نے نقل کیا۔

بعض روایتوں میں وہ بیان ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ہزار گناہ معاف کئے جاتے ہیں، دن میں یا رات میں سو مرتبہ "سبحان اللہ" کہنے والے کو یہ اجر دیا جاتا ہے۔

۷۔ مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ مِائَةِ آيَةٍ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهِ نَصِبَ عَبْدِي اشْهَدُوا يَا مَلَائِكَتِي أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُ

۷۔ ترجمہ۔ جو شخص تین سو آیتیں پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے، میرے بندے نے تلاوت میں مشقت اٹھائی ہے، اے فرشتو! میں تم کو گواہ بناتا ہوں میں نے اس کی مغفرت کر دی، اس روایت کو ابن السنی نے نقل کیا ہے۔

۸۔ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ــــ فِي يَوْمٍ أَوْ فِي لَيْلَةٍ أَوْ فِي شَهْرٍ ثُمَّ مَاتَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ أَوْ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَوْ فِي ذٰلِكَ الشَّهْرِ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ ــــ (بخاری، نسائی)

۸۔ ترجمہ: جس شخص نے یہ کلمات کسی دن یا رات یا کسی مہینے میں پڑھے یعنی لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پھر اس دن یا رات یا اس مہینہ میں یہ شخص مر گیا تو اس کے گناہ بخش دئے جائیں گے۔

(اس روایت کو بخاری اور نسائی نے نقل کیا)

۹۔ جس شخص نے سورہ یٰسین کو دن رات میں کسی وقت اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی مغفرت کر دیتا ہے۔ (ابن السنی نے اس کو نقل کیا)

۱۰۔ دن رات کے وظیفوں میں سے ایک سید الاستغفار بھی ہے

(صاحب حصن حصین نے اس کو دن رات کے وظائف میں شمار کیا ہے)

یہ استغفار صبح شام کے وظیفوں میں ہم نقل کر چکے ہیں صبح و شام کے وظائف میں نمبر ۱۲ پر نقل کیا گیا ہے پڑھنے والے کو اختیار ہے یا تو صبح شام پڑھ لیا کرے یا دن رات میں کسی وقت سید الاستغفار کو پڑھ لے۔

۱۱۔ کوئی مسلمان بندہ اور بندی ایسی نہیں ہے جو دن رات میں کسی وقت دو سو مرتبہ قل ہو اللہ پڑھے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی پچاس سال کی خطائیں معاف کر دیتا ہے۔ (ابن السنی نے اس کو نقل کیا ہے)

مطلب یہ ہے کہ دن رات میں دو سو مرتبہ جو شخص قل ہو اللہ احد پڑھتا ہے اس کی پچاس سالہ خطائیں معاف ہو جاتی ہیں یہ پڑھنے والا مسلمان مرد یا مسلمان عورت۔

۱۳۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ صِحَّةً فِیْ اِیْمَانٍ وَّ اِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّ نَجَاةً یَتْبَعُهَا فَلَاحٌ وَّ رَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِیَةً وَّ مَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا ۔

۱۳۔ ترجمہ :۔ یا اللہ میں تجھ سے ایمان میں صحت مانگتا ہوں اور حسن اخلاق کہ جو ایمان شامل ہو وہ ایمان مانگتا ہوں اور تجھ سے ایسی نجات مانگتا ہوں جس کے پیچھے کامیابی ہو اور تیری رحمت اور عافیت مانگتا ہوں ، اور تیری بخشش اور رضامندی مانگتا ہوں ۔

(اس کو طبرانی نے اوسط میں نقل کیا)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا کہ اللہ کا نبی یہ چاہتا ہے کہ تجھ کو چند کلمات جو رحمان کی جانب سے اس پر نازل ہوتے ہیں سکھلائے تاکہ ان کے پڑھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی جانب رغبت کرے اور رات دن ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کرے پھر آپؐ نے حضرت سلمانؓ کو مذکورہ بالا کلمات تعلیم کئے یہ جو فرمایا کہ ایمان میں صحت مانگتا ہوں اس کا مطلب یہ ہے کہ کامل ایمان طلب کرتا ہوں اور ایمان کے ساتھ حسن خلق اچھی عادتیں بھی طلب کرتا ہوں جو ایمان حسن خلق کو شامل ہو وہ ایمان عطا فرما ، اور نجات ایسی طلب کرتا ہوں جس کے پیچھے کامیابی ہو یعنی دنیا سے خلاصی اور عقبیٰ میں عذاب سے چھٹکارا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی جانب رغبت کرنے اس کا مطلب یہ ہے کہ تیرے دل میں اللہ کی محبت اور

اس کا شوق اس دعا سے پیدا ہو جائے گا یہ دعا اعتقاد و اعمال دنیا سے خلاصی عافیت، عذاب سے نجات اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی و رضا کے لئے جامع ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ دعا نازل کی گئی ہے، رات دن میں جب چاہے اس دعا کو پڑھے۔

۱۳۔ جس شخص نے قل ہو اللہ احد کو دس مرتبہ ختم کیا تو اس سورت کی تلاوت سے جنت میں اس شخص کے لئے محل بنا دیا جاتا ہے۔
(اس کو ابن السنی نے نقل کیا)

۱۴۔ جس شخص نے سورہ کہف کی ابتدائی دس آیتیں یاد کر لیں، وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ (ابن السنی نے اس کو نقل کیا)

سورہ کہف پندرھویں پارے کی دوسری سورت ہے۔ دس آیتیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سے شروع ہو کر مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا پر ختم ہوتی ہیں۔

۱۵۔ جس نے سورہ کہف کے ابتدائی اور انتہائی حصہ کو پڑھا تو اس کے سامنے ایک نور پیدا کیا جاتا ہے جو اس کے شریک ہوتا ہے اور جو شخص پوری سورت کی تلاوت کرتا ہے تو اس کے لئے آسمان سے لے کر زمین تک ایک نور پیدا کیا جاتا ہے۔ (ابن السنی نے نقل کیا ہے)

ابتدائی حصہ سے تو وہی آیتیں مراد ہیں جو نمبر ۱۴ میں ذکر کی ہیں اور آخری حصہ سے وہ تین آیتیں مراد ہیں جو اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے شروع ہو کر اَحَدًا پر ختم ہوتی ہیں، نور یا تو قیامت میں اس کے ساتھ ہوگا یا قبر میں، یا یہ مطلب ہوگا کہ دنیا میں بھی اس نور کے

اثرات سے اس کو فائدہ پہنچے گا۔ صاحب حیاۃ صغیر نے فرمایا ہے سورۃ کہف کی آخری آیتیں یعنی اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سے لیکر سورۃ کے ختم تک جو شخص پڑھ کر سورہے گا تو جس وقت یہ چاہے گا اس کی آنکھ کھل جائے گی۔ نیند سے بیدار ہونے کے لیے ان آیتوں کا پڑھ کر سونا مجرب ہے۔

رات کو پڑھنے کی دعائیں اور وظیفے

ا۔ رات میں پڑھنے کی چیزوں میں سے اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے سورۃ بقرہ کے آخر تک کی دو آیتیں (حصن حصین نے اس کو صحاح ستہ سے نقل کیا ہے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص ان دونوں آیتوں کو رات میں پڑھ لیا کرے گا تو یہ آیتیں اس کو کفایت کریں گی، سورۃ بقرہ کے آخر کی دو آیتیں یعنی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے لیکر عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ تک۔

۲۔ قل ہو اللہ احد کی سورت کا بھی رات میں پڑھنا ثابت ہے (حصن حصین نے اس روایت کو بخاری، مسلم اور نسائی سے نقل کیا ہے)

۳۔ اور سو آیتیں کم از کم رات کو تلاوت کرلی چاہئیں۔ (حصن حصین نے اس کو حاکم سے روایت کیا ہے)

۴۔ اور دس آیتوں کی تلاوت کے لئے بھی ایک روایت ہے۔
(حصن حصین نے اس کو بھی حاکم سے نقل کیا ہے)

۵۔ اور دس آیتوں کا پڑھنا اس طرح آیا ہے کہ چار تو سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیتیں اور آیۃ الکرسی اور دو آیتیں آیۃ الکرسی کے بعد کی اور سورہ بقرہ کی آخری آیتیں۔ (طبرانی نے اس کو موقوفاً نقل کیا ہے)

بعض روایتوں میں دس آیتوں کے پڑھنے کی ترتیب بھی مذکور ہے۔ یعنی چار آیتیں تو سورۂ بقرہ کے شروع کی یعنی الٓمٓ سے مُفْلِحُوْن تک اور ایک آیۃ الکرسی اور دو آیتیں آیۃ الکرسی کے بعد کی یعنی خٰلِدُوْن تک اور تین آیتیں آخر کی لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ آخر تک۔

۶۔ اور رات کو سورۂ یٰسٓ کا پڑھنا بھی مستحب ہے۔
(حصن حصین نے اس کو ابن حبان سے نقل کیا ہے)

۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو آرام نہیں فرماتے تھے جب تک سورۂ الٓمٓ تنزیل سجدہ اور تبارک الذی نہیں پڑھ لیا کرتے تھے۔ (اس روایت کو ابن السنی نے نقل کیا ہے)

الٓمٓ تنزیل اکیسویں پارے میں ہے سورۂ لقمان اور سورۂ احزاب کے درمیان کی سورت کا نام الٓمٓ تنزیل ہے اور تبارک الذی انتیسویں پارے کی پہلی سورت ہے۔

۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات کو سورۂ بنی اسرائیل اور سورہ زمر کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ (ابن السنی نے اس کو نقل کیا)

سورۂ بنی اسرائیل پندرھویں پارے کی پہلی سورت کا نام ہے
اور سورۂ زُمر تئیسویں پارے کی آخری سورت کا نام ہے۔

۹۔ جو شخص جمعہ کی رات میں سورۂ دُخان پڑھتا ہے تو صبح کو اس کی بخشش کردی جاتی ہے (ابن السنی نے اس کو نقل کیا ہے)

سورۂ دخان حٰمٓ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ کا نام ہے پچیسویں پارے میں تیسری سورت ہے۔

۱۰۔ جو شخص ہر رات کو سورۂ واقعہ پڑھ لیا کرتا ہے اس کو کبھی فاقہ کی مصیبت نہ ہوگی۔

(اس روایت کو ابن السنی نے نقل کیا ہے)

سورۂ واقعہ ستائیسویں پارے میں سورۂ رحمٰن اور سورۂ حدید کی درمیانی سورت کا نام ہے۔

عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُن کر اپنی لڑکیوں کو یہ حکم دیا کہ وہ ہر رات کو سورۂ واقعہ پڑھا کریں۔

۱۱۔ جس شخص نے رات کو اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ کی سورت پڑھی اُس کو نصف قرآن کے برابر اجر ملتا ہے اور جو شخص قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھتا ہے تو اس کو چوتھائی قرآن کی مثل ثواب ملتا ہے اور جس نے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی تو اس کو ثلث قرآن کی برابر اجر ملتا ہے۔
(ابن السنی نے اس کو نقل کیا)

(۱۲)

سونے کے وقت کے آداب اور دعائیں

۱۔ جب شام ہو تو اپنے بچوں کو باہر نکلنے سے روک لیا کرو، کیونکہ اس وقت شیاطین پھیلتے ہیں، جب ایک گھڑی رات گذر جائے تو بچوں کو باہر نکالنے میں مضائقہ نہیں، اور رات کو بسم اللہ کہکر دروازہ بند کر دیا کرو، اور بسم اللہ کہکر اپنے چراغ کو بجھا دیا کرو۔ اور بسم اللہ کہہ کر اپنی مشک کا منہ باندھ دیا کرو اور پانی کے برتن بسم اللہ کہہ کر بند کر دیا کرو، اور اگر ڈھانکنے کو کوئی شے نہ ہو تو برتن کے عرض پر کوئی اور چیز بسم اللہ کہہ کر رکھ دیا کرو۔

(صحاح ستہ نے اس کو نقل کیا)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کو شام کے وقت باہر نکالنے سے منع فرمایا ہے، اس وقت شیاطین کا اثر فضا میں ہوتا ہے بچوں کو اس وقت جھپیٹے کا خطرہ ہے، البتہ جب اچھی طرح رات ہو جائے اور شفق کا اثر جاتا رہے اس وقت بچوں کو مکان سے باہر نکالنے میں مضائقہ نہیں۔ دروازے کو بسم اللہ الرحمن الرحیم

کھم کربند کر لینے کا حکم دیا ہے تاکہ چور کے خطرے سے مکان محفوظ رہے۔ اسی طرح بسم اللہ پڑھ کر چراغ کو گل کر دینا چاہیئے تاکہ اسراف نہ ہو نیند اطمینان سے آئے، اور چوہے وغیرہ کی وجہ سے آگ لگ جانے کا خطرہ نہ ہو۔ پانی کی مشک کے منہ کو باندھنا اس غرض سے ہے تاکہ کوئی جانور مشک میں نہ گھس جائے، پانی کے مٹکے اور گھڑا وغیرہ کو ڈھانک دینے کا حکم بھی اس لئے ہے تاکہ پانی زہریلے جراثیم سے محفوظ رہے، اگر سرپوش یا ڈھکنا نہ ہو تو بسم اللہ پڑھ کر کوئی لکڑی ہی برتن کے منہ پر رکھ دی جائے۔ بسم اللہ کی برکت سے وہی فائدہ حاصل ہوگا جو سرپوش یا چپنی سے حاصل ہوتا ہے۔

۲۔ اور جب بچھونے پر سونے کی غرض سے آئے تو چاہیئے کہ نماز کی طرح کا وضو کرے۔ (اس کو صحاح ستہ نے نقل کیا)

مطلب یہ ہے کہ جب سوئے تو باوضو سوئے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:۔

جو شخص رات کو طہارت کے ساتھ سوتا ہے تو رات بھر اس شخص کے ساتھ فرشتہ رہتا ہے، اور جب یہ شخص کروٹ بدلتا ہے تو فرشتہ اُس کے لیے مغفرت کی دعا کرتا ہے۔

بعض روایتوں میں یہ بھی آیا ہے کہ اگر طہارت کے ساتھ سونے والا اس رات میں وفات پا جاتا ہے تو شہید مرتا ہے۔

۳۔ پھر اپنے بچھونے پر جب آئے تو بچھونے کو تین مرتبہ اپنے کپڑے

کے کونے سے جھاڑ لے اور سیدھی کروٹ پر لیٹے۔ (اس کو صحاح ستہ نے نقل کیا)۔

۴۔ اور اپنے سیدھے ہاتھ کو سرھانے رکھے۔ اس کو ابوداؤد نے نقل کیا۔

مطلب یہ ہے کہ اول تو باوضو سوئے۔ دوسرے بچھونے کو لیٹنے سے پہلے تین مرتبہ جھاڑ لے، تیسرے سیدھے پہلو پر سوئے، چوتھے دا ہنا ہاتھ سرھانے یا گلے کے نیچے رکھ لے۔

۵۔ جب تو بچھونے پر لیٹنے کا ارادہ کرے تو قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھ لیا کر، پھر اس کو ختم کرکے سوجایا کر، یہ سورت شرک سے بری کرنے والی ہے (ابن السنی نے اس کو نقل کیا)

۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے قبل مُسبّحات پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے، ان سورتوں میں ایک آیت ایسی ہے جو ہزار آیتوں کی تلاوت سے افضل ہے۔ (اس روایت کو ابن السنی، ترمذی، ابوداؤد، نسائی نے نقل کیا ہے)

مسبّحات سے وہ سورتیں مراد ہیں جن کی ابتدا میں سَبَّحَ یا یُسَبِّحُ کے الفاظ ہیں، اور وہ سات سورتیں ہیں، پندرھویں پارے کی پہلی سورت سبحان الذی اسریٰ اور ستائیسویں پارے کی آخری سورت سورۂ حدید اور اٹھائیسویں پارے کی دوسری سورت سورۂ حشر اور چوتھی سورت سورۂ صف اور پانچویں سورۂ جمعہ اور ساتویں سورت سورۂ تغابن

اور تیسویں پارے کی سورت سورۂ اعلیٰ یعنی سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى
ان سورتوں میں ایک آیت کو ہزار آیتوں سے افضل فرمایا، اس آیت کو
متعین نہیں فرمایا۔ جب ان سب سورتوں کو پڑھے تب اس آیت کا ثواب ملے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے قبل یہ سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

۷۔ جب آپ بچھونے پر تشریف لاتے تو ہر رات کو دونوں ہتھیلیاں
ملا کر ہتھیلیوں پر قل ھو اللہ، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ
برب الناس پڑھ کر پھونکتے، پھر ان دونوں ہاتھوں کو اپنے سر اور
چہرے اور جسم کے اگلے حصہ پر پھیرا کرتے تھے۔ اور تین مرتبہ اس
عمل کو کرتے تھے اور جہاں تک ہاتھ پہونچ سکتا ہے تمام جسم پر
ہاتھ پھیرتے تھے۔

(ابن السنی نے اس روایت کو نقل کیا ہے)

یہ روایت حدیث کی دوسری کتابوں میں بھی منقول ہے مگر ہم
نے ابن السنی کے الفاظ نقل کئے ہیں۔

طریقہ یہ ہے کہ تینوں سورتوں کو پڑھ کر دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر
اس میں پھونکے اور پھونک کر تمام بدن پر ہاتھوں سے مسح کرے، جس
طرح غسل میں جسم پر ہاتھ پھیرا جاتا ہے، یہ فعل تین مرتبہ کرنا چاہئے۔

ہاتھوں کا پھیرنا اپنے سر اور منہ سے شروع کرے پہلے
آگے کے جسم پر ہاتھ پھیرے پھر پچھلے حصہ پر جہاں تک ہاتھ پہونچ
سکیں پھیر لے، ابن السنی کی روایت میں بجائے ینفث کے یقرأ ہے

لیکن بخاری میں ہے۔ وجمع کفیہ ثم نفث فیہما جسکا مطلب یہ ہے کہ دونو ہتھیلیوں کو ملا کران میں پھونکے ہم نے جو تشریح کی ہے وہ بخاری کلاً کے پیش نظر کی ہے۔

۸۔ بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ ۔ (صحاح ستہ ۔ ابن ابی شیبہ)

۸۔ ترجمہ ۔ اے میرے رب میں نے تیرے نام سے اپنا پہلو بستر پر رکھا ۔ اور تیری ہی مدد سے اسکو اٹھاؤں گا ۔ اگر تو میری جان کو قبض کرے تو اسکو بخشدیجو ۔ اور اگر تو چھوڑ دے یعنی زندہ رکھے تو اسکی اسطرح حفاظت کیجو جسطرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کیا کرتا ہے ۔ (اسکو صحاح ستہ اور ابن ابی شیبہ نے نقل کیا)

یہ دعا بستر پر لیٹ کر پڑھے ۔ یا لیٹنے کے وقت پڑھے ۔ اگر لیٹنے سے قبل پڑھیگا تو مطلب یہ ہوگا کہ تیرے نام سے میں نے اپنے پہلو کو بستر پر رکھنے کا ارادہ کیا اور یہ جو فرمایا اس طرح حفاظت کر جس طرح نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے اس کا مطلب ہے کہ نیک کاموں کی توفیق دیجیو اور برے کاموں سے بچائیو ۔

۹۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَاَخْسِأْ شَيْطَانِيْ وَفُكَّ رِهَانِيْ وَثَقِّلْ مِيْزَانِيْ وَاجْعَلْنِيْ فِي النَّدِيِّ الْاَعْلٰى ۔ (ابوداؤد ۔ حاکم)

۹۔ ترجمہ :۔ میں نے اللہ کا نام لیکر اپنا پہلو بستر پر رکھا ۔ یا اللہ میرے گناہ بخشدے اور میرے شیطان کو ذلیل کر ۔ اور میری گردن کو چھڑا اور میری ترازو کو بھاری کر اور مجھکو مجلس اعلیٰ کا رکن بنا دے ۔ (اس کو ابوداؤد اور حاکم نے نقل کیا)

میرے شیطان کو ذلیل کرنے سے مطلب یہ ہے کہ وہ مجھ سے دور رہے اور اسکا قابو مجھ پر نہ چلے۔ میزان کو بھاری کرنے سے مراد نیک اعمال کی زیادتی ہے مجلس اعلیٰ سے مطلب یہ ہے کہ مقربین یا فرشتے ارواح طیبین کی مجلس اور سوسائٹی میں مجھے داخل کردے۔

۱۰۔ بِاسْمِكَ رَبِّي فَاغْفِرْ لِي۔ (احمد)

۱۰۔ ترجمہ: اے میرے رب میں نے تیرے نام کے سہارے پر اپنا پہلو بستر پر رکھا ہے۔ تو میرے گناہ بخشدے۔ (اس کو احمد نے نقل کیا۔)

۱۱۔ بِاسْمِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي فَاغْفِرْ لِي۔ (ابن ابی شیبہ)

۱۱۔ ترجمہ: تیرے نام کے سہارے بچھونے پر لیٹ رہا ہوں۔ میری مغفرت کردے۔ (اس کو ابن ابی شیبہ نے نقل کیا۔)

۱۲۔ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

۱۲۔ ترجمہ: یا اللہ میں تیرے نام کے سہارے مرتا ہوں۔ اور تیرے ہی نام کے ساتھ جیتا ہوں (اسکو بخاری مسلم ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی نے نقل کیا)

مرنے جینے سے مراد سونا جاگنا ہے۔

۱۳۔ اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ (ثلاث مرات) (ابوداؤد۔ نسائی۔ ترمذی۔ ابن السنی)

۱۳۔ ترجمہ: یا اللہ مجھ کو اسدن عذاب سے محفوظ رکھیو جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائیگا۔ یہ دعا تین مرتبہ پڑھے۔ (اسکو ابوداؤد۔ نسائی۔ ترمذی۔ ابن السنی نے نقل کیا)

جسدن اپنے بندوں کو اٹھائے گا یعنی قبروں سے مطلب یہ ہے۔ کہ قیامت کے دن عذاب سے بچائیو۔ بعض روایتوں میں "اللھم" کی بجائے "رب" ہے۔

۱۴۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ ۔ (بخاری مسلم ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی ابن حبان)

۱۴۔ ترجمہ۔ سبحان اللہ تینتیس ۳۳ مرتبہ۔ الحمد للہ تینتیس ۳۳ مرتبہ پڑھیے اور اللہ اکبر چونتیس ۳۴ مرتبہ پڑھیے۔ (اسکو بخاری مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی ابن حبان نے نقل کیا)

یہ وہ مشہور وظیفہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اسوقت بنایا تھا جبکہ وہ ایک لونڈی حضور سے طلب کرانے آئی تھیں جنکی پیسنے اور پانی ڈھونے کی مشقت سے پریشان ہوکر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ ایک لونڈی مجھے عنایت کر دیجئے۔ تاکہ وہ یہ خدمات انجام دیا کرے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈی دینے سے معذرت فرمائی۔ اور صاحبزادی سے فرمایا کہ یہ وظیفہ سوتے وقت پڑھ لیا کرو۔ یہ وظیفہ لونڈی سے بہتر ہے۔ لونڈیاں اور غلام تو دوسروں کا حق ہے۔ میں تم کو نہیں دے سکتا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں۔ میں نے جب سے اس وظیفہ کو سنا ہے کبھی ترک نہیں کیا۔ ایک شخص نے دریافت کیا اے علیؓ کیا لیلۃ صفین میں بھی ترک نہیں کیا آپ نے فرمایا خدا تم سے سمجھے ہاں میں نے لیلۃ صفین میں بھی ترک نہیں کیا اور صبح کے وقت اس وظیفہ کو پڑھا۔ لیلۃ صفین سے مراد وہ زمانہ ہے جس زمانہ میں امیر معاویہؓ سے جنگ ہو رہی تھی۔

۱۵۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِّمَّنْ لَّا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ لَهٗ ۔ (مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

۱۵۔ ترجمہ۔ سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے ہم کو کھانا کھلایا۔ اور

پانی پلایا۔ اور تمام باتوں سے ہم کو کفایت کیا۔ اور ہم کو ٹھکانہ دیا۔ بہت لوگ ایسے ہیں جن کو نہ کوئی کفایت کرنیوالا ہے اور نہ کوئی ٹھکانہ دینے والا۔

(اس روایت کو ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی نے نقل کیا)

۱۶۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَفَانِیْ وَاٰوَانِیْ وَاَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ وَالَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ وَاَفْضَلَ وَالَّذِیْ اَعْطَانِیْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَّمَلِیْکَهٗ وَاِلٰهَ کُلِّ شَیْءٍ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ ❖ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن حبان۔ حاکم)

۱۶۔ سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ جو مجھ کو کافی ہوا۔ اور جس نے مجھکو ٹھکانا دیا اور مجھ کو کھلایا پلایا اور جس نے مجھ پر احسان کیا اور زیادہ دیا۔ اور جس نے مجھے کو عطا کیا۔ اور بہت دیا۔ ہر حال میں اللہ ہی کیلئے شکر ہے۔ اے اللہ ہر چیز کے پروردگار اور مالک اور ہر چیز کے معبود تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کی آگ سے ❖

(اس روایت کو ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن حبان۔ حاکم نے نقل کیا)

۱۷۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ رَبُّ کُلِّ شَیْءٍ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ وَالْمَلٰٓئِکَةُ یَشْهَدُوْنَ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَشِرْکِهٖ وَاَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰی نَفْسِیْ سُوْٓءًا اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰی مُسْلِمٍ ❖

۱۷۔ ترجمہ۔ اے اللہ آسمانوں اور زمین کے پرورش کرنیوالے جاننے والے کھلے اور چھپے کے تو ہر چیز کا رب ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ سوائے

تیرے کوئی معبود نہیں تو اکیلا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں۔ اور فرشتے بھی ان سب باتوں کی گواہی دیتے ہیں۔ میں پناہ پکڑتا ہوں تیری شیطان رجیم اور اس کے وسوسوں سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات پر کہ اپنے نفس پر کوئی برائی پہنچاؤں۔ یا کسی مسلمان کو برائی دوں۔ (اس کو احمد۔ طبرانی نے نقل کیا)

۱۸۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَاَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ ۔ (مسلم۔ نسائی)

۱۸۔ ترجمہ۔ یا اللہ تو نے ہی میری جان کو پیدا کیا ہے۔ اور تو ہی اسکو وفات دیگا۔ اس کی موت اور زندگی سب تیرے ہی ہاتھ ہے۔ اگر تو اسکو زندہ کردے تو اس کی حفاظت فرما۔ اور اگر تو اس کو موت دیدے۔ تو اس کی مغفرت فرما۔ اے اللہ میں تجھ سے عافیت مانگتا ہوں۔ (اس کو مسلم اور نسائی نے نقل کیا)

یعنی اگر صبح کو زندہ اٹھوں تو اس حال میں اٹھوں کہ تو میرے نفس کا برائی سے محافظ ہو۔ اور اگر رات کو مر جاؤں تو اس حال میں مروں کہ تو میرے نفس کی مغفرت فرمانیوالا ہو۔ عافیت مانگتا ہوں یعنی دین اور دنیا کی عافیت طلب کرتا ہوں۔

۱۹۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى مُنْزِلَ التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ

الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ ۔ (مسلم۔ ترمذی۔ نسائی ۔ ابن ماجہ)

۱۹۔ ترجمہ۔ اے آسمانوں اور زمین کے رب اور اے عرش عظیم کے رب اور اے ہمارے اور ہر چیز کے رب ۔ اے دانے اور گٹھلی کے پھاڑنے والے ۔ اے توریت انجیل اور قرآن کے نازل کرنے والے میں تیری پناہ مانگتا ہوں ۔ ہر شریر کی شرارت سے جس کی پیشانی کے بال تو پکڑنے والا ہے ۔ الٰہی تو سب سے پہلے ہے ۔ تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں ۔ تو سب سے پیچھے ہے تجھ سے پیچھے کوئی چیز نہیں ۔ اور تو ہی ظاہر ہے تجھ سے زیادہ کوئی ظاہر نہیں ۔ اور تو ہی پوشیدہ ہے ۔ تجھ سے زیادہ کوئی پوشیدہ نہیں ۔ ہمارا قرض چکا دے اور ہم کو فقر سے بے خوف بے پرواہ کر دے ۔ (اس کو مسلم ۔ ترمذی ۔ نسائی ۔ ابن ماجہ نے نقل کیا ۔)

پیشانی کے بال پکڑنے سے مراد ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے ۔ تیرے پہلے کچھ نہیں اور تیرے بعد کچھ نہیں یعنی تو ہی اول ہے تو ہی آخر ہے ۔ ظاہر کا ترجمہ ہم نے ظاہر کر دیا ہے ۔ مطلب یہ ہے کہ عیاں بھی تو ہی ہے اور نہاں بھی تو ہی ہے ظاہر ایسا کہ کائنات کے ہر ذرے میں جلوہ گر ہے اور نہاں ایسا کہ تیری صحیح معرفت کسی کو حاصل نہیں ۔ ظاہر کے معنی غالب بھی ہوتے ہیں ۔ اب مطلب یہ ہوا کہ تجھے ہر شے پر غلبہ حاصل ہے ۔ تیرے اوپر کسی کا غلبہ نہیں ۔ یہ دعا بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو تعلیم کی تھی ۔ اور فرمایا تھا کہ سوتے وقت یہ دعا پڑھ لیا کرو ۔

۲۰- اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ ط ثلث مرات ۔ (ترمذی)

۲۰- ترجمہ - میں بخشش مانگتا ہوں اللہ سے سوائے اس کے کوئی معبود نہیں زندہ ہے تدبیر کرنیوالا - اور میں اسی کیطرف رجوع کرتا ہوں - اسکو تین مرتبہ پڑھے۔
(ترمذی نے اسکو نقل کیا)

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اس استغفار کو بستر پر لیٹتے وقت تین مرتبہ پڑھ لیتا ہے اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں خواہ گناہوں کی تعداد دریا کے جھاگ کی برابر ہو - یا درختوں کے پتوں کے برابر ہو یا جنگل کے ذروں کے برابر ہو یا اس کے گناہ دنیا کے دنوں کے برابر ہوں - مطلب یہ ہے کہ گناہ خواہ کتنے ہی ہوں تین مرتبہ اس استغفار کو پڑھ کر سوئیگا تو سب معاف کر دیئے جائینگے ۔

۲۱- اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِوَجْھِکَ الْکَرِیْمِ وَکَلِمَاتِکَ التَّامَّۃِ مِنْ شَرِّ مَآ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ تَکْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ اَللّٰھُمَّ لَا یُھْزَمُ جُنْدُکَ وَلَا یُخْلَفُ وَعْدُکَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ سُبْحٰنَکَ وَبِحَمْدِکَ ۔ (ابوداؤد - نسائی)

۲۱- ترجمہ - یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری صفتِ کرم کی اور تیرے پورے کلموں کی ہر اس چیز سے جسکی پیشانی کے تو نے بال پکڑ رکھے ہیں - یا اللہ تو ہی قرض کے بوجھ کو ہلکا کرتا ہے - اور تو ہی گناہ کو دور کرتا ہے - اے اللہ تیرا لشکر شکست نہیں کھاتا اور تیرا وعدہ خلاف نہیں کیا جاتا - اور کسی سرمایہ دار کو اسکی سرمایہ داری تجھ سے بچا نہیں سکتی - میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں - ایسی پاکی جو حمد آمیز ہو ۔

(اس کو ابوداؤد - نسائی - ابن ابی شیبہ نے نقل کیا)

پانی پلایا۔ اور تمام باتوں سے ہم کو کفایت کیا۔ اور ہم کو ٹھکانہ دیا۔ بہت لوگ ایسے ہیں جن کو نہ کوئی کفایت کرنیوالا ہے اور نہ کوئی ٹھکانہ دینے والا۔

(اس روایت کو ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی نے نقل کیا)

۱۶۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَفَانِیْ وَاٰوَانِیْ وَاَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ وَالَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ وَاَفْضَلَ وَالَّذِیْ اَعْطَانِیْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَّمَلِیْکَهٗ وَاِلٰهَ کُلِّ شَیْءٍ اَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن حبان۔ حاکم)

۱۶۔ سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ جو مجھ کو کافی ہوا۔ اور جس نے مجھکو ٹھکانا دیا اور مجھ کو کھلایا پلایا اور جس نے مجھ پر احسان کیا اور زیادہ دیا۔ اور جس نے مجھ کو عطا کیا۔ اور بہت دیا۔ ہر حال میں اللہ ہی کیلئے شکر ہے۔ اے اللہ ہر چیز کے پروردگار اور مالک اور ہر چیز کے معبود تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کی آگ سے۔

(اس روایت کو ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن حبان۔ حاکم نے نقل کیا)

۱۷۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ رَبُّ کُلِّ شَیْءٍ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَالْمَلٰٓئِکَةُ یَشْهَدُوْنَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَشِرْکِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰی نَفْسِیْ سُوْٓءًا اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰی مُسْلِمٍ۔

۱۷۔ ترجمہ۔ اے اللہ آسمانوں اور زمین کے پرورش کرنیوالے۔ جاننے والے کھلے اور چھپے کے تو ہر چیز کا رب ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ سوائے

تیرے کوئی معبود نہیں تو اکیلا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں۔ اور فرشتے بھی ان سب باتوں کی گواہی دیتے ہیں۔ میں پناہ پکڑتا ہوں تیری شیطان رجیم اور اس کے وسوسوں سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات پر کہ اپنے نفس پر کوئی برائی پہنچاؤں۔ یا کسی مسلمان کو برائی دوں۔ (اس کو احمد۔ طبرانی نے نقل کیا)

۱۸۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِیْ وَاَنْتَ تَوَفّٰهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ ؛ (مسلم۔ نسائی)

۱۸۔ ترجمہ۔ یا اللہ تو نے ہی میری جان کو پیدا کیا ہے۔ اور تو ہی اسکو وفات دیگا۔ اس کی موت اور زندگی سب تیرے ہی ہاتھ ہے۔ اگر تو اسکو زندہ کر دے تو اس کی حفاظت فرما۔ اور اگر تو اس کو موت دیدے۔ تو اس کی مغفرت فرما۔ اے اللہ میں تجھ سے عافیت مانگتا ہوں ؛ (اس کو مسلم اور نسائی نے نقل کیا)

یعنی اگر صبح کو زندہ اٹھوں تو اس حال میں اٹھوں کہ تو میرے نفس کا ہر برائی سے محافظ ہو۔ اور اگر رات کو مر جاؤں تو اس حال میں مروں کہ تو میرے نفس کی مغفرت فرمانیوالا ہو۔ عافیت مانگتا ہوں یعنی دین اور دنیا کی عافیت طلب کرتا ہوں ؛

۱۹۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى مُنْزِلَ التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِیْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ

الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ ۔ (مسلم۔ ترمذی ۔نسائی ۔ ابن ماجہ)

۹۱۔ ترجمہ ۔ اے آسمانوں اور زمین کے رب اور اے عرش عظیم کے رب اور اے ہمارے اور ہر چیز کے رب ۔ اے دانے اور گٹھلی کے پھاڑنے والے ۔ اے توریت انجیل اور قرآن کے نازل کرنے والے میں تیری پناہ مانگتا ہوں ۔ ہر شریر کی شرارت سے جسکی پیشانی کے بال تو پکڑے ہوا ہے ۔ الٰہی تو سب سے پہلے ہے ۔ تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں ۔ تو سب سے پیچھے ہے تجھ سے پیچھے کوئی چیز نہیں ۔ اور تو ہی ظاہر ہے تجھ سے زیادہ کوئی ظاہر نہیں ۔ اور تو ہی پوشیدہ ہے ۔ تجھ سے زیادہ کوئی پوشیدہ نہیں ۔ ہمارا قرض چکا دے اور ہم کو فقر سے بے خوف بے پرواہ کر دے ۔ (اس کو مسلم ۔ ترمذی ۔ نسائی ۔ ابن ماجہ نے نقل کیا ۔)

پیشانی کے بال پکڑنے سے مراد ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے ۔ تیرے پہلے کچھ نہیں اور تیرے بعد کچھ نہیں یعنی تو ہی اول ہے تو ہی آخر ہے ۔ ظاہر کا ترجمہ ہم نے ظاہر کر دیا ہے ۔ مطلب یہ ہے کہ عیاں بھی تو ہی ہے اور نہاں بھی تو ہی ہے ظاہر ایسا کہ کائنات کے ہر ذرے میں جلوہ گر ہے اور نہاں ایسا کہ تیری صحیح معرفت کسی کو حاصل نہیں ۔ ظاہر کے معنی غالب بھی ہوتے ہیں ۔ اب مطلب یہ ہوا کہ تجھے ہر شے پر غلبہ حاصل ہے ۔ تیرے اوپر کسی کا غلبہ نہیں ۔ یہ دعا بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو تعلیم کی تھی ۔ اور فرمایا تھا کہ سوتے وقت یہ دعا پڑھ لیا کرو ۔

۲۰۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ ط ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ۔ (ترمذی)

۲۰۔ ترجمہ۔ میں بخشش مانگتا ہوں اللہ سے سوائے اس کے کوئی معبود نہیں زندہ ہے تدبیر کرنیوالا۔ اور میں اسی کیطرف رجوع کرتا ہوں۔ اسکو تین مرتبہ پڑھے۔ (ترمذی نے اسکو نقل کیا)

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اس استغفار کو بستر پر لیٹتے وقت تین مرتبہ پڑھ لیتا ہے اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں خواہ گناہوں کی تعداد دریا کے جھاگ کی برابر ہو۔ یا درختوں کے پتوں کے برابر ہو یا جنگل کے ذروں کے برابر ہو یا اس کے گناہ دنیا کے دنوں کے برابر ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ گناہ خواہ کتنے ہی ہوں تین مرتبہ اس استغفار کو پڑھکر سوئیگا تو سب معاف کردئے جائینگے۔

۲۱۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِیْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّآمَّةِ مِنْ شَرِّ مَآ اَنْتَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ اَللّٰهُمَّ لَا یُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا یُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ ۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۲۱۔ ترجمہ۔ یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری صفت کرم کی اور تیرے پورے کلموں کی ہر اس چیز سے جسکی پیشانی کے تونے بال پکڑ رکھے ہیں۔ یا اللہ تو ہی قرض کے بوجھ کو ہلکا کرتا ہے۔ اور تو ہی گناہ کو دور کرتا ہے۔ اے اللہ تیرا لشکر شکست نہیں کھاتا اور تیرا وعدہ خلاف نہیں کیا جاتا۔ اور کسی سرمایہ دار کو اسکی سرمایہ داری تجھ سے بچا نہیں سکتی۔ میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں۔ ایسی پاکی جو حمد آمیز ہو۔

(اس کو ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ابی شیبہ نے نقل کیا)

پورے کلموں سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کی وہ کتابیں جو اس نے نازل فرمائی ہیں یا اس کے اسماء اور اس کے نام۔ پیشانی کے بال پکڑنے سے مراد اس کا قبضہ ہے یعنی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ کسی سرمایہ دار کی سرمایہ داری یعنی دولت مندی کی دولت یا کسی خاندانی آدمی کو اس کا خاندان تیرے عذاب سے بچا نہیں سکتا اور اگر بجائے جَدّ کے جِدّ پڑھا جائے یعنی جیم کا کسرہ اور زیر پڑھیں تو مطلب یہ ہوگا کہ تیرے مقابلہ میں کسی کوشش کرنے والے کی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی حمد آمیز پاکی... یعنی سبحان اللہ اور الحمد للہ کہتا ہوں ۔

۲۲۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۝ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ۝

(ابن حبان۔ نسائی۔ موقوفاً)

۲۲۔ ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی حکومت ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ گناہوں سے بچانے اور نیکی کی توفیق دینے کی طاقت صرف اللہ ہی کو ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ اور اللہ ہی کو سب تعریف ہے۔ اور کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے ۔ (اس کو ابن حبان نے نقل کیا اور نسائی نے موقوفاً نقل کیا)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص بستر پر لیٹ کر ان کلمات کو پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام خطائیں معاف کر دیتا ہے خواہ وہ خطائیں سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں ۔

۲۳۔ وَيَقْرَأُ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ ۝ (بخاری۔ نسائی۔ ابن ابی شیبہ)

۲۳ - ترجمہ - اور سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھے ۔ (اسکو بخاری ۔ نسائی ۔ ابن السنی نے نقل کیا)

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک فرشتہ حفاظت کیلئے مقرر کر دیا جاتا ہے ۔ اور صبح تک اس کے پاس شیطان نہیں آتا اور جو شخص بستر پر بیٹھ کر آیۃ الکرسی پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گھر کو اور اس کے ہمسایہ کے گھر کو اور اس کے پاس کے گھروں کو محفوظ رکھتا ہے ۔

۲۴ - وَ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْحَشْرِ ۔ (ابن السنی)

۲۴ - ترجمہ - اور سونے کے وقت سورۂ حشر پڑھے ۔ (ابن السنی نے اسکو نقل کیا)

سورۂ حشر اٹھائیسویں پارے کی دوسری سورت کا نام ہے ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص سورۂ حشر پڑھ کر سوتا ہے اگر وہ اس رات کو مر جائے تو شہید مرتا ہے ۔ یا آپ نے یہ فرمایا کہ اس رات کو مرنے والا جنت میں داخل ہوتا ہے ۔ یعنی راوی کو شک ہو گیا کہ آپ نے شہادت کیلئے فرمایا یا جنت میں داخل ہونے کو فرمایا ۔

۲۵ - إِذَا وَضَعْتَ جَنْبَكَ عَلَى الْفِرَاشِ وَقَرَأْتَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَقَدْ أَمِنْتَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا الْمَوْتَ (بزار)

۲۵ - ترجمہ - جب بستر پر اپنا پہلو رکھے اور سورۂ فاتحہ اور قل ہو اللہ پڑھ لے تو سمجھ لے سوائے موت کے تو ہر چیز سے خوف اور مامون ہو گیا ۔ (اسکو بزار نے نقل کیا)

یعنی اگر موت مقدر ہو چکی ہے تو وہ تو آ کر رہے گی ۔ لیکن سورۂ فاتحہ اور قل ہو اللہ پڑھ کر سونے والے کو اور کوئی نقصان نہیں پہنچے گا ۔

۲۷- ولیقرأ الم السجدة و تبارک الملک (نسائی۔ ترمذی۔ ابن ابی شیبہ حاکم)

۲۷- ترجمہ:- اور سونے سے قبل سورۂ الم سجدہ اور تبارک الذی پڑھ لے۔

(اس کو نسائی۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ابی شیبہ۔ حاکم نے نقل کیا)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم نجات دینے والی سورت کو پڑھا کرو وہ الم سجدہ ہے ایک شخص نے اس سورت کو اپنا ورد بنا رکھا تھا اس سورت کے علاوہ اور کوئی وظیفہ نہیں پڑھتا تھا اور وہ شخص بہت گنہگار رہتا جب وہ شخص مرا تو اس سورت نے اسکو اپنی پناہ میں لے لیا۔ اور جناب باری میں عرض کیا الٰہی یہ مجھکو بہت پڑھا کرتا تھا اسکو بخش دیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے اسکی شفاعت قبول کر لی۔ اور فرشتوں کو فرمایا کہ اس کے ہر گناہ کے بجائے نیکی لکھ دو۔ اور درجہ بلند کرو۔ حدیث میں آیا ہے کہ یہ سورت قبر میں اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑا کرتی ہے اور عرض کرتی ہے الٰہی اگر میں تیری کتاب کی سورت ہوں تو میری شفاعت قبول کر لے۔ ورنہ مجھکو اپنی کتاب سے مٹا دے۔ اور محو کر دے۔ اور یہ سورت پرندے کی طرح اپنے پڑھنے والے کو چھپا لیتی ہے۔ اور عذاب قبر سے بچاتی ہے۔ سورۂ تبارک الذی کی بھی یہی فضیلت آتی ہے۔ خالد الجہنی اس روایت کے راوی ہیں۔ وہ جب تک ان دونوں سورتوں کو پڑھ نہ لیتے تھے سوتے نہیں تھے۔

رات کے وظیفوں میں ہم جن سورتوں کا ذکر کر چکے ہیں۔ وہ سورتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عام طور سے سونے ہی کے وقت پڑھتے تھے۔ سونے کے وقت اگر زیادہ نہ ہو سکے تو کوئی سورت کلام اللہ کی ضرور پڑھ لے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کوئی شخص جب بچھونے پر لیٹ کر کتاب اللہ کی کسی ایک سورت کو پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو اس کی حفاظت کیلئے مقرر کر دیتا ہے جو ہر تکلیف دینے والی چیز

ہے اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ یہ شخص اپنی نیند جاگے جب بھی جاگے یعنی جاگنے کے وقت تک حفاظت کرتا ہے۔ اگر قرآن کی کوئی سورت یاد نہ ہو تو ذکر الہٰی کر لیا کرے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص بچھونے پر لیٹتا ہے تو ایک شیطان اور ایک فرشتہ اس کی طرف جھپٹتے ہیں تاکہ اس کے اوپر مسلط ہوں۔ فرشتہ کہتا ہے ختم کر بھلائی پر۔ اور شیطان کہتا ہے ختم کر شر اور برائی پر پھر اگر اس شخص نے کچھ ذکر الہٰی کر لیا تو رات بھر فرشتہ اس کی حفاظت کرتا ہے اگر یہ چارپائی سے گر کر مر جائے تو جنت میں داخل ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ شیطان کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ سوتے وقت کا آخری کام برا ہو۔ اور خدا سے غافل ہو کر سوئے۔ اور فرشتہ یہ خواہش کرتا ہے کہ آخری کام اس سے نیک ہو۔

۲۷۔ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِیْ اِلَيْكَ وَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْٓ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِیْٓ اَرْسَلْتَ۔ (صحاح ستہ)

۲۷۔ ترجمہ: یا اللہ میں نے اپنی ذات کو تیرے تابع کر دیا اور میں نے اپنے کام کو تیرے سپرد کر دیا۔ اور میں نے تجھ پر بھروسہ کیا۔ تیری رحمت کی امید اور تیرے عذاب کے ڈر سے کوئی جائے پناہ اور کوئی ٹھکانہ تیرے سوا تیرے عذاب سے بچاؤ کا نہیں ہے۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جس کو تو نے نازل کیا اور تیرے نبی پر جسے تو نے بھیجا ہے ایمان لایا۔ (اس کو صحاح ستہ نے نقل کیا)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ جو شخص اس دعا کو پڑھ کر سوتا ہے

سے اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ یہ شخص اپنی نیند جاگے جب بھی جاگے یعنی جاگنے کے وقت تک حفاظت کرتا ہے۔ اگر قرآن کی کوئی سورت یاد نہ ہو تو ذکر الٰہی کر لیا کرے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص بچھونے پر لیٹتا ہے تو ایک شیطان اور ایک فرشتہ اس کی طرف جھپٹتے ہیں تاکہ اس کے اوپر مسلط ہوں۔ فرشتہ کہتا ہے ختم کر بھلائی پر اور شیطان کہتا ہے ختم کر شر اور برائی پر پھر اگر اس شخص نے کچھ ذکر الٰہی کر لیا تو رات بھر فرشتہ اس کی حفاظت کرتا ہے اگر یہ چارپائی سے گر کر مر جائے تو جنت میں داخل ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ شیطان کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ سوتے وقت کا آخری کام برا ہو۔ اور خدا سے غافل ہو کر سوئے۔ اور فرشتہ یہ خواہش کرتا ہے کہ آخری کام اس سے نیک ہو۔

۲۷۔ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْٓ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْٓ اَرْسَلْتَ۔ (صحاح ستہ)

۲۷۔ ترجمہ: یا اللہ میں نے اپنی ذات کو تیرے تابع کر دیا اور میں نے اپنے کام کو تیرے سپرد کر دیا۔ اور میں نے تجھ پر بھروسہ کیا۔ تیری رحمت کی امید اور تیرے عذاب کے ڈر سے کوئی جائے پناہ اور کوئی ٹھکانا نہ تیرے سوا تیرے عذاب سے بچاؤ کا نہیں ہے۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جس کو تو نے نازل کیا اور تیرے نبی پر جسے تو نے بھیجا ہے ایمان لایا۔ (اس کو صحاح ستہ نے نقل کیا)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ جو شخص اس دعا کو پڑھ کر سوتا ہے

اگر وہ اس رات میں مرجاتا ہے تو فطرت یعنی اسلام پر مرتا ہے۔ اور حضورؐ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اس دعا کو سب کے آخر میں پڑھنا چاہیئے۔ یعنی سوتے وقت جو وظائف یا دعائیں پڑھنی ہوں ان سب کو پڑھنے کے بعد اس دعا کو پڑھے۔ یا یہ مطلب ہے کہ اس دعاء کے بعد دنیا کی کوئی بات یا کسی سے کلام نہیں کرنا چاہیئے۔ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا کو سب سے آخر میں پڑھنے کے لئے فرمایا اس لئے ہم نے بھی اس دعا کو سوتے وقت کی دعاؤں میں سب سے پیچھے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت کرتے ہیں کہ جس شخص کو ذکر الٰہی کرتے کرتے نیند دبا لیتی ہے تو رات کو جب وہ کروٹ بدلتے وقت اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی کوئی بھلائی مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرما دیتا ہے۔ نیند دبا لیتی ہے۔ یعنی ذکر الٰہی کرتے کرتے سو جاتا ہے۔

۲۸۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رُؤْیَا صَالِحَةً صَادِقَةً غَیْرَ كَاذِبَةٍ نَافِعَةً غَیْرَ ضَارَّةٍ۔ (ابن السنی)

۲۸۔ ترجمہ۔ یا اللہ میں تجھ سے ایسا خواب طلب کرتا ہوں جو اچھا ہو سچا ہو جھوٹا نہ ہو۔ نفع دینے والا ہو۔ نقصان پہنچانے والا نہ ہو۔ (اس کو ابن السنی نے نقل کیا)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ابن السنی نے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کو بچھونے پر پڑھا کرتے تھے تو میں سمجھ لیتی تھی کہ اب صبح تک آپ اور کوئی بات نہیں کریں گے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سب سے آخری دعا، حضورؐ یہ پڑھا کرتے تھے۔ یا شاید مطلب یہ ہوگا کہ رات کی دعا کو آخری وہی ہوتی تھی جو ۲۷ میں ذکر کی گئی ہیں۔ اور ان کلمات کو اچھا خواب دیکھنے کی

غرض دل سے پڑھ لیا کرتے ہوں گے۔ یا حضرت عائشہؓ کے فرمانے کا یہ مطلب ہے کہ اس دعا کو منکر میں سمجھ لیا کرتی تھی کہ اب آپ کسی سے کلام نہیں کریں گے

۲۹- اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِیْ اِلَیْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ رَغْبَةً وَّ رَهْبَةً اِلَیْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ ٭ (صحاح ستہ۔ ابن السنی)

۲۹- ترجمہ۔ یا اللہ میں نے اپنے نفس کو تیرے سپرد کیا۔ اور میں نے اپنا منہ تیری طرف کیا اور میں نے سب کام اپنے تیرے سپرد کئے۔ اور میں نے تجھ پر بھروسہ کیا۔ تیری رحمت کی امید اور تیرے عذاب کے ڈر سے کوئی جائے پناہ اور کوئی ٹھکانا تیرے عذاب سے بچاؤ کا سوائے تیرے نہیں ہے۔ میں تیری کتاب پر جسکو تو نے نازل کیا۔ ایمان لایا۔ اور تیرے نبی پر جس کو تو نے بھیجا ایمان لایا۔ (اس کو صحاح ستہ۔ ابن السنی نے نقل کیا)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص اس دعا کو پڑھ کر سوتا ہے اگر یہ شخص اس رات کو مر جاتا ہے تو فطرت یعنی اسلام پر مرتا ہے۔ اور حضور نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اس دعا کو سب سے آخر میں پڑھنا چاہئے۔ یعنی اور جو وظیفے پڑھتے ہوں وہ پہلے پڑھ لے اور اس دعا کو سب دعاؤں کے آخر میں پڑھے ٭

صحاح کی روایتوں میں اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ کے آگے وَوَجَّهْتُ وَجْهِیْ کے الفاظ نہیں ہیں۔ لیکن ابن السنی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں ہم نے اپنی کتاب میں ابن السنی کے الفاظ ہی اختیار کئے ہیں ٭-

۲۱۔ خواب دیکھنے کے آداب

۱۔ اذا رأی احدکم الرؤیا یحبہا فانما ھی من اللہ عز وجل فلیحمد اللہ علیہا ولیحدث بہا فاذا رأی غیر ذلک مما یکرہ فانما ھی من الشیطان فلیستعذ باللہ من شرھا ولا یذکرھا لاحد فانہا لا تضرہ ۔ (ابن السنی)

۱۔ ترجمہ۔ جب تم میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو پسندیدہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ خواب دیکھنے والے کو چاہیئے کہ خدا کی حمد بیان کرے۔ اور لوگوں سے اس کا ذکر بھی کردے۔ اور اگر اس کے علاوہ کوئی ایسا خواب دیکھے جس کو ناپسند کرتا ہے تو ایسا مکروہ خواب شیطان کی جانب سے ہوتا ہے۔ پس یہ چاہیئے کہ اس خواب کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگے۔ اور اس کا کسی سے ذکر نہ کرے۔ وہ خواب کوئی نقصان نہیں پہنچائیگا۔ (اسکو ابن السنی۔ بخاری۔ مسلم نے نقل کیا)

خواب دیکھنے کے متعلق تمام کتب احادیث میں معمولی تغیر تبدل کے ساتھ ذکر آیا ہے۔ ان تمام احادیث کا مفاد یہ ہے کہ جب کوئی اچھا خواب دیکھے تو خدا کا شکر کرے اور اس خواب کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھے۔ اور اس خواب کو اپنے دوستوں سے ذکر بھی اگر چاہے تو کردے۔ بخاری مسلم کے الفاظ یہ ہیں ولا یحدث بہا الا من یحب یعنی صرف اس شخص سے ذکر کرے جس کو دوست رکھتا ہو اور محبت کرتا ہو۔ اور کسی دوسرے سے نہ کہے۔ اور اگر کبھی کوئی ایسا خواب دیکھے جو ناپسند ہو یعنی کوئی مکروہ اور برا خواب دیکھے تو چاہیئے کہ بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے اور " اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ " پڑھے اور جس کروٹ سے سو رہا تھا وہ کروٹ بدل لے۔ اور کسی

سے اس خواب کا ذکر نہ کرے۔ اور اگر ہو سکے تو اٹھ کھڑا ہو۔ اور نماز پڑھ لے یعنے وضو کر کے کم از کم دو رکعتیں پڑھ لے۔ پھر انشاءاللہ اس خواب سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

۲۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ وَسَيِّئَاتِ الْاَحْلَامِ۔ (ابن السنی)

۲۔ ترجمہ۔ یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں شیطان کے کام سے اور خوابوں کی برائیوں سے۔ (ابن السنی نے اس کو نقل کیا ہے)

اگر برا اور مکروہ خواب دیکھنے کے بعد ہو سکے تو یہ دعائیں پڑھ لے۔

۱۴۔ سوتے میں ڈرنے گھبرانے اور نیند اچٹ جانے کا بیان

۱۔ واذا فزع او وجد وحشة او ارق فليقل اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝ (احمد)

۱۔ ترجمہ۔ اور جب کوئی شخص سوتے میں ڈر جائے یا گھبراہٹ محسوس کرے یا نیند اُچٹ جائے تو یہ دعا پڑھے۔ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالےٰ کے پورے کلموں کی اس کے غصہ سے اور اس کی پکڑ سے اور اس کے بندوں کی برائی سے اور شیاطین کی چھیڑ سے اور اس بات سے کہ وہ میرے پاس آئیں۔ اس روایت کو مسند احمد میں نقل کیا ہے۔

پورے کلموں سے مراد اللہ تعالےٰ کے نام اور آسمانی کتابیں مراد ہیں۔ شیاطین کی چھیڑ چھاڑ یہی ہے کہ وسوسہ ڈالیں یا غصہ دلا کر جھگڑا کرا دیں۔ اور ان کے پاس آنے سے پناہ مانگنے کا مطلب بھی یہی ہے کہ وہ مجھ پر کچھ تصرف کریں۔ کوئی برا پاس

آئے گا۔ تو اس سے برائی ہی لگے گی۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دستور یہ تھا کہ وہ اپنے بچوں کو یہ دعا یاد کرا دیا کرتے تھے۔ اور چھوٹے ناسمجھ بچوں کے گلے میں لکھ کر ڈال دیا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہؓ کے اس دستور کو ابو داؤد۔ ترمذی۔ نسائی اور حاکم نے نقل کیا ہے۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ بچوں کے گلے میں تعویذ لکھ کر ڈالنا جائز ہے مگر یہ شرط ہے کہ آیت قرآنی اور اللہ کے ناموں کے سوا کوئی اور چیز نہ ہو۔

۲۔ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَفِتَنِ النَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ۔ (طبرانی)

۲۔ ترجمہ۔ میں اللہ تعالیٰ کے پورے کلموں کی پناہ مانگتا ہوں جن سے کوئی نیک اور بد تجاوز نہیں کر سکتا۔ یہ پناہ مانگنا میرا ہر اُس چیز کی برائی سے ہے جو آسمان سے اُترتی اور آسمان پر چڑھتی ہے۔ اور ہر اُس چیز کی برائی سے ہے۔ جو زمین میں پیدا ہوتی اور اس سے نکلتی ہے۔ اور پناہ مانگتا ہوں۔ رات اور دن کے فتنوں کی برائی سے اور رات اور دن کے حوادثات کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں مگر جو حادثہ کہ بھلائی اور خیر کے ساتھ آئے۔ اے بہت رحم کرنے والے۔

(اس روایت کو طبرانی نے نقل کیا)

پورے کلموں سے مراد وہی اسماء الٰہی اور کتب سماویہ ہیں۔ اور یہ جو فرمایا کوئی

نزدیک دلیلہ تجاوز نہیں کر سکتا تو مطلب یہ کہ تیرے احکام اور تیرے کلمات ہر نیک و بد پر جاری ہوتے ہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی شخص تیری قضا اور تیرے احکام سے بچ کر نکل جائے۔ یا اثر پذیر نہ ہو۔ آسمان سے اترنے چڑھنے سے مراد ہے کوئی حادثہ یا کوئی بلا یا کوئی اور چیز جس میں برائی کا اندیشہ ہو۔ اسی طرح حوادثات کی برائی سے پناہ مانگی۔ البتہ اگر کوئی حادثہ بھلائی اور خیر لانے والا ہو اس کو مستثنےٰ کر دیا ہے دعا بھی نیند سے ڈر جانے یا چونک پڑنے کے وقت پڑھنی چاہئے ۔

۳۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَآ اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَمَآ اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَآ اَضَلَّتْ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ اَجْمَعِيْنَ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى عَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ ۔

(طبرانی فی الاوسط - ابن ابی شیبہ)

۳۔ ترجمہ۔ اے اللہ اے پروردگار ساتوں آسمانوں کے ان چیزوں کے جن پر آسمانوں کا سایہ ہے۔ اور اے اللہ اے رب زمینوں کے اور ان چیزوں کے جن کو زمینوں نے اٹھا رکھا ہے اور اے اللہ اور اے رب شیطانوں کے اور ان لوگوں کے جن کو شیاطین نے گمراہ رکھا ہے تو میرا محافظ بن جا اپنی تمام مخلوق کی برائی سے اس طرح کہ ان میں سے کوئی مجھ پر زیادتی کرے یا حد سے تجاوز کرے تجھ سے پناہ چاہنے والا غالب ہے اور تیرا نام بابرکت ہے ۔

(اس کو طبرانی نے اوسط میں اور ابن ابی شیبہ نے نقل کیا ہے)

مطلب یہ ہے کہ جن چیزوں پر آسمان سایہ فگن ہیں۔ یا جن چیزوں کو

سے نقصان دکھاتے ہیں یا حیثیت شیطانی قوتیں ہیں۔ ان سب قوتوں کے شر اور مکر اور کید
سے تو ان سب کا رب ہے پس میں تمام مخلوق کے شر اور تمام مخلوق کی زیادتی اور ظلم
سے تیری پناہ میں آنے کی درخواست کرتا ہوں کیونکہ جو تیری پناہ میں آجاتا ہے وہ دنیا
کو تیری پناہ میں لے لیتا ہے وہ صرف تمام بدن کی برائیوں سے محفوظ ہو جاتا ہے
بلکہ تیری پناہ پانے سے سب پر غالب ہوتا ہے یہ دعا انیند آنے کے وقت پڑھے انشاء اللہ
نیند آجائیگی۔

۴۔ اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَهَدَأَتِ الْعُيُوْنُ وَاَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَا تَاْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَهْدِئْ لَيْلِيْ وَاَنِمْ عَيْنِيْ ٭ (ابن السنی)

۴۔ ترجمہ۔ یا اللہ ستارے چھپ گئے اور آنکھوں نے آرام پکڑا۔ اور تو زندہ
تدبیر کرنے والا ہے۔ تجھ کو نہ اونگھ آتی ہے۔ اور نہ نیند۔ اے زندہ۔ اے سب کے
تھامنے والے میری رات کو آرام دے۔ اور میری آنکھ کو سُلا دے۔ (ابن السنی نے اسکو نقل کیا)
تارے چھپ گئے یعنی آفتاب غروب ہو چکا۔ آفتاب چونکہ عالم علوی کا سب سے
بڑا تارہ ہے۔ اس لیے اسکو جمع کے ساتھ تعبیر کیا۔ قیوم کا ترجمہ سب کو قائم رکھنے
والا اور تھامنے والا ہے۔ اور تدبیر کرنے والا ہے۔ میری رات کو آرام دے یعنی
نیند آنے کی وجہ سے میری رات آرام سے کٹ جائے ٭

۵۔ رات کو آنکھ کھلنے اور کروٹ لینے کی دعائیں

۱۔ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ

لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ اَوْ یَدْعُوْا اسْتُجِیْبَ لَهٗ فَاِنْ تَوَضَّأَ وَصَلّٰی قُبِلَتْ صَلٰوتُهٗ ۔

(بخاری ۔ ابوداؤد ۔ ترمذی ۔ نسائی ۔ ابن ماجہ)

ا۔ ترجمہ ۔ جس شخص کی رات کو آنکھ کھل جائے اور وہ یوں کہے کوئی معبود سوائے اللہ کے نہیں وہ اکیلا ہے ۔ اس کا کوئی شریک نہیں ۔ اسی کا راج ہے ۔ اور وہی تعریف کا مستحق ہے ۔ اور وہی ہر چیز پر قادر ہے ۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ کیلئے ہر قسم کی پاکی ہے ۔ اور سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں ۔ اور اللہ بہت بڑا ہے گناہوں سے بچانے اور نیکی کی توفیق دینے کی قوت سوائے خدا کے کسی کو نہیں ۔ یا اللہ میری مغفرت کر دے ۔ اور اگر وضو کر کے نماز پڑھ لے ۔ تو اس کی نماز قبول ہوگی ۔ (اس روایت کو ابوداؤد ۔ بخاری ۔ ترمذی ۔ نسائی ۔ ابن ماجہ نے نقل کیا)

رات کو کبھی آنکھ کھل جاتی ہے ۔ اسوقت یہ کلمات پڑھنے چاہئیں ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ سے لیکر اِلَّا بِاللّٰہ تک ۔ اس کے بعد اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ کہے ۔ یا کوئی اور دعا مانگ لے ۔ ان کلمات کو پڑھنے کے بعد جو دعا بھی مانگے گا وہ قبول ہوگی ۔ اور اگر آنکھ کھلنے کے بعد اٹھ بیٹھے اور وضو کر کے کچھ نماز پڑھ لے تو اس کی نماز بھی قبول ہوگی ۔ بعض اہل علم نے فرمایا ہے کہ ان کلمات کو آنکھ کھلنے کے وقت جو شخص پڑھے گا اور پھر دعا مانگے گا تو اس دعا کی اجابت اور قبولیت ایسی ہے جیسے کھرا سکہ یعنی جیسے کھرا روپیہ چلانے میں کوئی دشواری نہیں ۔ ایسے ہی اسوقت کی دعا قبول ہو نے میں

شک نہیں ۔

۲- من قال حین یتحرک من اللیل - بِسْمِ اللّٰہِ عشر مرات وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عشراً ۔ وَاٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَکَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ عشراً وقی کل شئٍ یتخوفہ ولم ینبغ لذنب ان یدرکہ الیٰ مثلہا

۲- ترجمہ - جو شخص رات کو کروٹ بدلتے وقت دس مرتبہ بسم اللہ اور دس مرتبہ سبحان اللہ اور دس مرتبہ یوں کہتا ہے کہ ایمان لایا اللہ پر اور طاغوت کے ساتھ میں نے کفر کیا۔ تو اللہ ہر اس چیز سے اس بندے کو محفوظ رکھتا ہے جس سے یہ ڈرتا ہے اور کسی گناہ کی یہ مجال نہیں کہ اس بندے کو چھو سکے اور یہ حفاظت اسوقت تک رہتی ہے جو وقت تک یہی حالت نہ ہوئے ۔ (طبرانی نے اسکو اوسط میں نقل کیا ہے)

جو کلمات پڑھے جائیں گے ان پر ہم نے اعراب لگا دیئے ہیں تاکہ یاد کرنے میں آسانی ہو۔ باقی الفاظ حدیث کے ہیں۔ ان کا ترجمہ کر دیا ہے۔ ان پر اعراب لگانے کی ضرورت نہیں۔ "کسی گناہ کی یہ مجال نہیں کہ اسکو چھو سکے" مطلب یہ ہے کہ کوئی گناہ اس سے سرزد نہ ہوگا۔ "اِلیٰ مثلہا" سے مراد یہ ہے کہ جس ساعت میں اس نے کروٹ لیکر یہ الفاظ کہے تھے۔ اس گھڑی تک محفوظ رہیگا یعنی پورے چوبیس گھنٹے۔۔۔۔ طاغوت سے مراد ہے جن یا شیطان یا ہر سرکش و نافرمان ۔

۳- اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ (ابن السنی)

۳- ترجمہ - میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود نہیں

وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا راج ہے اور اسی کیلئے ہر قسم کی تعریف ہے زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے۔ اور وہ زندہ ہے کبھی نہیں مریگا۔ ہر قسم کی بھلائیاں اسی کے قبضہ میں ہیں۔ اور وہ ہر شئے پر قدرت رکھتا ہے۔ (اس کو ابن السنی نے نقل کیا)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص سوتے میں دائیں یا بائیں کروٹ بدلتے وقت ان کلمات کو پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے اس بندے کو دیکھو کہ مجھے اسوقت بھی نہیں بھولتا۔ تم گواہ رہو میں نے اس پر رحم کیا۔ اور اس کے گناہ بخش دیئے۔

۱۶- رات کو اٹھنے اور پھر بستر پر لیٹنے کا بیان

۱- واذا قام من الليل عن فراشه ثم عاد اليه فلينفضه بصنفة ازاره ثلث مرات فانه لا يدري ما خلفه فاذا اضطجع فليقل بِاسْمِكَ اَللّٰهُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ رَدَدْتَّهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ ۔ (ترمذی، ابن السنی)

۱- ترجمہ۔ اور جب کوئی شخص رات کو اپنے بچھونے سے اٹھے، اور پھر دوبارہ لیٹے تو اسکو چاہئے کہ بستر کو اپنے تہبند کے کونے سے تین مرتبہ جھاڑ لے کیونکہ اسکو کیا خبر کہ پیچھے کیا چیز بستر پر آگئی۔ جب لیٹے تو یوں کہے۔ اے اللہ میں نے تیرے نام پر اپنا پہلو رکھا۔ اور تیرے ہی نام کے سہارے اسکو اٹھاؤں گا۔ اگر تو میری جان کو روک لے تو اس پر رحم کیجیو۔ اور اگر میری جان کو لوٹا دے۔ تو اس کی حفاظت

کیجیو جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے ۔

(اس کو ترمذی اور ابن السنی نے نقل کیا)

یہ دعا پہلے بھی سونے وقت کی دعاؤں میں گذر چکی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر اتفاقاً رات کو بستر سے علیحدہ ہو مثلاً نماز کیلئے اٹھے یا کسی اور ضرورت کیلئے اٹھے اور پھر بستر پر لیٹنا چاہے تو وہ سب باتیں کرے جو شروع میں گذر چکیں۔ یعنے بستر کو بھی کپڑے سے جھاڑلے۔ اور سوتے وقت کی دعا بھی پڑھے ۔

۱۵۔ کپڑے پہننے اور اتارنے کی دعا

۱۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِهٖ وَخَیْرِ مَا هُوَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا هُوَ لَهٗ ۔ (ابن السنی)

۱۔ ترجمہ۔ یا اللہ میں تجھ سے اس کپڑے کی بھلائی مانگتا ہوں اور جس چیز کیلئے یہ کپڑا بنایا گیا ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں۔ اور اس کپڑے کی برائی اور جس چیز کیلئے یہ کپڑا بنا ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ (اس روایت کو ابن السنی نے نقل کیا)

جب کوئی کپڑا پہنے تو یہ دعا پڑھنی چاہئے کپڑے کی بھلائی برائی تو یہی ہے کہ غیرت سے میرے بدن پر رہے۔ اور خراب نہ ہو۔ اور جس چیز کیلئے بنایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کپڑے سے میری عریانی دور ہو۔ سردی اور گرمی کا نفع ہو۔ تکبر ریا اور عجب اور فخر دل میں پیدا نہ ہو جسم بھی برائی سے محفوظ رہے اور دل بھی ۔

۲۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیٰوتِیْ ۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ حاکم۔ ابن ابی شیبہ)

۲۔ ترجمہ۔ سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھکو وہ کپڑا پہنایا جس سے میں اپنا ستر بھی چھپاتا ہوں۔ اور اپنی زندگی میں اس سے آرائش بھی حاصل کرتا ہوں

(اس کو ترمذی۔ ابن ماجہ۔ حاکم۔ ابن ابی شیبہ نے نقل کیا)

مطلب یہ ہے کہ جسم کا بالخصوص ستر اور شرمگاہ کا پردہ بھی اور زینت کا سبب بھی

۳۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ ۔

(ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ حاکم)

۳۔ ترجمہ۔ سب تعریف اللہ تعالیٰ کی ہے جس نے مجھے یہ لباس پہنایا۔ اور یہ لباس بدون میرے کسی حیلے اور بغیر کسی قوت کے عنایت کیا۔

(اس کو ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ حاکم نے نقل کیا)

احادیث میں یہ الفاظ بھی آتے ہیں کہ جو شخص اس دعا کو پڑھتا ہے تو اس کے پہلے اور پچھلے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔ گویا اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔ بغیر کسی حیلے اور قوت کا مطلب یہ ہے کہ اس لباس کا حصول بدون کسی دشواری اور دقت کے میسر ہوا یعنی اگر کسب اور سبب سے بھی حاصل ہو تو اسباب کے مہیا اور آسان کرنے والے بھی تو وہی ہیں۔

۴۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِیْهِ اَسْاَلُكَ خَیْرَهٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ

(ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن حبان۔ حاکم)

۴۔ ترجمہ۔ یا اللہ تیرے ہی لئے سب تعریف ہے۔ تو نے یہ کپڑا مجھے پہنایا میں تجھ سے اس کپڑے کی بھلائی مانگتا ہوں۔ اور اس چیز کی بھلائی مانگتا ہوں۔

جس کیلئے یہ کپڑا بنایا گیا ہے۔ اور اس کپڑے کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور جس کام کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔

(اس کو ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن حبان۔ حاکم نے نقل کیا ہے)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ جب کوئی نیا کپڑا پہنے تو اس کا نام لیکر یوں کہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کرتہ عطا کیا یا عمامہ عطا کیا یا پاجامہ عنایت فرمایا۔ مثلاً رَزَقَنِیَ اللّٰہُ ھٰذِہِ الْعِمَامَۃَ۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ عمامہ مجھے عطا کیا اس کے بعد یہ دعا پڑھے جو نمبر ۴ میں مذکور ہوئی۔

۵۔ وَاِذَا رَاٰی عَلٰی صَاحِبِہٖ ثَوْبًا جَدِیْدًا قَالَ لَہٗ تُبْلِیْ وَ یُخْلِفُ اللّٰہُ۔ (ابوداؤد۔ ابن ابی شیبہ)

۵۔ ترجمہ۔ اور جب کوئی اپنے دوست کو نیا کپڑا پہنے ہوئے دیکھے تو اس کو یوں کہے "تُبْلِیْ وَیُخْلِفُ اللّٰہُ" یعنی اس کپڑے کو تو پرانا کردے اور اللہ تعالیٰ اس کی جگہ تجھ کو نیا دے۔ (ابوداؤد۔ ابن ابی شیبہ)

۶۔ اَبْلِ وَاَخْلِقْ ثُمَّ اَبْلِ وَاَخْلِقْ ثُمَّ اَبْلِ وَاَخْلِقْ۔ (بخاری)

۶۔ ترجمہ۔ پرانا کر پھر پرانا کر پھر پرانا کر۔ (اس کو بخاری اور ابوداؤد نے نقل کیا)

مطلب یہ ہے کہ جب کسی کو نئے کپڑے پہنے ہوئے دیکھے تو یوں کہے۔ اَبْلِ وَاَخْلِقْ۔ یعنی تیری عمر دراز ہو۔ اور بہت سے کپڑے پہنے۔ اور پرانے کرے۔

۷۔ فَاِذَا خَلَعَ ثِیَابَہٗ فَسَتْرُ مَا بَیْنَ اَعْیُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَتِہٖ اَنْ یَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰہِ۔ (ابن السنی۔ ابن ابی شیبہ)

۷۔ ترجمہ۔ جب کوئی اپنے کپڑے اتارے تو جنات اور اس کے ستر کے درمیان

پردے کی شکل ہو جاتی ہے یعنی کہہ دو بسم اللہ۔ (اسکو ابن السنی نے نقل کیا)

مطلب یہ ہے کہ کپڑے اتارتے وقت بسم اللہ کہہ لیا کرو تو جنات اور شیاطین وغیرہ کی آنکھوں کے سامنے پردہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ کپڑے اتارنے والے کے ستر کو نہیں دیکھ سکتے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تم وضو کیا کرو یا لباس پہنا کرو۔ تو دائیں جانب سے شروع کیا کرو۔

۱۸- گھر سے نکلنے کا بیان

۱- بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ حاکم)

ا۔ ترجمہ۔ میں اللہ کے نام کے ساتھ نکلتا ہوں۔ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔

(اس کو ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ حاکم نے نقل کیا)

۲- بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ترمذی۔ ابن حبان۔ ابن السنی)

۲۔ ترجمہ۔ اللہ کے نام کے ساتھ نکلتا ہوں۔ نہ کوئی گناہوں سے بچ سکتا ہے اور نہ کوئی عبادت کر سکتا ہے مگر اللہ کی مدد سے۔

(اس کو ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن حبان۔ ابن السنی نے نقل کیا)

۳- بِسْمِ اللّٰهِ التُّكْلَانُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔ (ابن السنی)

۳۔ ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے سہارے سے نکلتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ

بچے گناہوں سے بچانا اور نیکی کو بجا لانا اللہ تعالیٰ ہی کی مدد پر موقوف ہے۔
(اسکو ابن السنی نے نقل کیا)

۴۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نُزِلَّ اَوْ نَضِلَّ
اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ یُجْهَلَ عَلَیْنَا۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

۴۔ ترجمہ: یا اللہ ہم پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ خود پھسلیں یا کسی دوسرے کو
پھسلائیں۔ یا گمراہ کریں یا ظلم کریں۔ یا ہم جہالت کی کوئی اور بات کریں یا ہمارے
ساتھ کوئی جاہلوں کا سا معاملہ کرے۔ (اسکو ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، حاکم، ابن السنی نے نقل کیا)
پھسلنے سے مراد یہ ہے کہ کوئی گناہ کریں یا کسی دوسرے کو گناہ کرنے پر آمادہ کریں۔ جہالت
کی بات یعنی کسی کو ایذا پہنچائیں یا تکلیف دیں یا ہمارے ساتھ اسی قسم کا برتاؤ کیا جائے
ایسی سب باتوں سے پناہ مانگتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو شخص گھر سے نکلتے وقت بسم اللہ
توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھ لیتا ہے تو اسکو کہا جاتا ہے کہ تو نے ہدایت پائی
اور صحیح راہ پائی بہتر ہے سب کام بن پڑے۔ تو سب برائیوں سے محفوظ رہے۔ شیطان
اس شخص سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اور اسکو گمراہ کرنے اور ایذا دینے سے باز رہتا ہے
دوسرا شیطان اس شخص کے شیطان سے کہتا ہے بھلا اس شخص پر کس طرح قابو
پا سکتا ہے جو ہدایت دیا گیا ہے اور کفایت میں کیا گیا ہے اور سب برائیوں سے محفوظ ہے

۵۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ
اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ یُجْهَلَ عَلَیَّ۔

۵۔ ترجمہ: یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ

کیا جاؤں یا گناہ کی طرف کھسلوں یا پھسلایا جاؤں یا خود ظلم کروں یا ظلم کیا جاؤں یا جہالت کی بات کروں یا مجھ پر جہالت کیجائے (ابوداؤد۔ ابن ماجہ نے اسکو نقل کیا) گھر سے نکلتے وقت اس دعا کو آسمان کی طرف نظر اٹھا کر پڑھنا چاہئیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی ثابت ہے۔

اس دعا کا تفصیلی مطلب ۱۲ میں ذکر کیا جا چکا ہے۔

۱۴۔ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِيْ وَدِيْنِيْ وَمَالِيْ اَللّٰهُمَّ رَضِّنِيْ بِقَضَائِكَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا قُدِّرَ لِيْ حَتّٰى لَا اُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ۔ (ابن السنی)

۱۴۔ ترجمہ:۔ میں اللہ کے نام سے مدد چاہتا ہوں اپنے نفس پر اپنے دین اور اپنے مال پر یا اللہ تو مجھ کو راضی کر دے اپنی قضاء اور فیصلے پر اور جو تو نے میرے لئے مقدر کر دیا ہے۔ اس میں برکت دے۔ یہاں تک کہ جس چیز کو تو نے مؤخر کر دیا اس کی جلدی نہ کروں۔ اور جو تو جلدی عطا کرے اس کو مؤخر کرنے کی خواہش نہ کروں۔

مطلب یہ ہے کہ مجھ کو ایسا صابر اور شاکر بنا دے کہ تیری قضا پر راضی رہوں جس کام کو تو مؤخر کرنا چاہے۔ اس کے جلدی ہونے کی خواہش نہ کروں۔ اور جس کام کو تو جلدی کرنا چاہے اس کو مؤخر کرنے کی تمنا نہ کروں۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ اگر کسی کو روزی کی طرف سے تنگی ہو اور اس کا رزق تنگ ہو تو اسکو اس امر سے کون سی چیز مانع ہے کہ وہ گھر سے نکلتے وقت ان کلمات کو پڑھ لیا کرے اس پر سے اللہ تعالیٰ تنگی کو دور کر دیگے۔ اور اس کی تنگی کو کشادہ

بدل دیں گے ۔

ہم نے گھر سے نکلتے وقت کی جو دعائیں احادیث میں آئی تھیں۔ وہ جمع کر دی ہیں ان میں سے جو کسی مسلمان کو آسانی کے ساتھ یاد ہو سکے وہ پڑھ لیا کرے۔ جو آخری دعا اگرچہ وسعت رزق اور روزی کی فراخی کیلئے ہے لیکن گھر سے نکلتے وقت چونکہ پڑھنے کی تھی۔ اس لئے ہم نے اسکو یہیں لکھ دیا ہے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ یہ دعائیں صرف گھر سے نکلتے وقت کی تھیں۔ لیکن اگر کوئی شخص نماز کیلئے مسجد میں جانے کو نکلے تو اس کی دعائیں علیحدہ ہیں جن کا ذکر آگے آتا ہے ۔

۱۹۔ مسجد میں جانے کیلئے گھر سے نکلنا

۱۔ فَاِذَا خَرَجَ لِلصَّلٰوۃِ قَالَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَّخَلْفِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا وَّفِیْ عَصَبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لَحْمِیْ نُوْرًا وَّفِیْ دَمِیْ نُوْرًا وَّفِیْ شَعْرِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ بَشَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَّ اَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ نُوْرًا ۔

(بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ حاکم)

۱۔ ترجمہ۔ جب نماز کیلئے گھر سے نکلے تو یوں کہے ۔ یا اللہ میرے دل میں روشنی کر دے ۔ اور میری آنکھوں میں اور میرے کانوں میں اور میری دائیں جانب اور میری بائیں جانب اور میرے پیچھے روشنی کر دے ۔ اور میرے لئے روشنی

کر دے۔ اور میرے پٹھوں میں اور میرے گوشت میں اور میرے خون میں اور میرے بالوں میں اور میری کھال میں نور پیدا کر دے۔ اور میری زبان میں روشنی کر دے اور میری جان میں روشنی کر دے۔ اور میرے لئے روشنی کو بڑھا دے۔ اور مجھ کو نور ہی نور کر دے۔

(اس کو بخاری مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ حاکم نے نقل کیا)

احادیث کی کتابوں میں اس دعا کے مختلف حصے منقول ہیں۔ ہم نے سب کو جمع کر دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی سنتیں پڑھ کر مکان سے باہر تشریف لاتے تھے تو یہ دعا پڑھتے ہوئے مسجد کی طرف آیا کرتے تھے۔ اس دعا میں نور سے مراد ہدایت اور اطاعت کی روشنی مراد ہے۔ مطلب یہ ہے کہ میرے تمام اعضاء ظاہری اور باطنی اور سر سے لیکر پاؤں تک اپنی ہدایت اور اتباع شریعت کے نور سے منور کر دے۔ بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو لوگ اس دعا کا التزام کرتے ہیں انکو ایک خاص روشنی اور برکت محسوس ہوتی ہے۔

۳۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّمِنْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا۔ (مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی)

۳۔ ترجمہ۔ یا اللہ تو میرے دل کو نورانی کر دے۔ اور میری زبان میں میرے کانوں میں روشنی پیدا کر۔ اور میری آنکھوں میں روشنی پیدا کر۔ میرے پیچھے اور میرے آگے اور میرے اوپر نور عطا کر۔ اور میرے نیچے نور عطا کر۔ یا اللہ تو مجھ کو

روشنی عطا فرما۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی نے اسکو نقل کیا)

اس کا مطلب گویا یہی ہے کہ سر سے پاؤں تک مجھے نورانی بنا دیجئے۔ اور
میری ہر چہار سمت کو اپنی ہدایت اور اپنی توفیق کے نور سے روشن کر دیجئے۔ تاکہ گمراہی
کی تاریکی اور سیاہی کا بالکل خطرہ باقی نہ رہے۔

۴۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْكَ وَبِحَقِّ
مَمْشَایَ هٰذَا فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِیَاءً
وَّلَا سُمْعَةً خَرَجْتُ اتِّقَاءَ سَخَطِكَ وَابْتِغَاءَ
مَرْضَاتِكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُنْقِذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ
ذُنُوْبِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔ (ابن السنی)

ترجمہ۔ یا اللہ میں تجھ سے اس حق کے واسطے سے مانگتا ہوں جو سائلوں کا
تجھ پر ہے۔ اور میں مانگتا ہوں بواسطہ اس چال اور رفتار کے کیونکہ میں اکڑ، فخر
غرور اور شہرت کی غرض سے نہیں نکلا ہوں۔ میں تو تیری خفگی سے بچنے اور تیری
خوشنودی و رضامندی کی تلاش کرنے کی غرض سے نکلا ہوں۔ میں تجھ سے عرض کرتا
ہوں کہ مجھکو آگ کے عذاب سے بچا لے۔ اور میرے تمام گناہ بخش دے کیونکہ
ان گناہوں کو سوائے تیرے کوئی نہیں بخش سکتا۔ (اس کو ابن السنی نے نقل کیا)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جب کوئی بندہ نماز کیلئے گھر سے
نکلتا ہے اور اس دعا کو پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندہ کے لئے ستر ہزار فرشتے
مقرر کر دیتا ہے۔ جو اس بندہ کیلئے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ اور جب تک بندہ
نماز سے فارغ نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ اس کی جانب متوجہ رہتے ہیں۔ سبحان اللہ

اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ اس سے مانگنے والوں اور دعا کرنے والوں سے استجابت اور قبولیت کا وعدہ فرمایا ہے اس وعدے کو حق سے تعبیر کیا گیا ہے۔ مسجد کی طرف جانا چونکہ ایک نیک فعل ہے اور اعمال صالحہ کو وسیلہ بنا کر دعا مانگنا جائز ہے اس لئے بحق ممشای فرمایا۔

۱۰۔ مسجد میں داخل ہونے کی دعائیں اور مسجد کے آداب

۱۔ وعند دخول المسجد اعوذ باللہ العظیم وبوجہہ الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطن الرجیم (ابو داؤد)

ترجمہ۔ اور مسجد میں جب داخل ہونے کا ارادہ کرے تو یوں کہے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ بزرگ کی اور اس کی بزرگ تر ذات کی اور اس کی قدیم بادشاہت کی شیطان مردود سے۔ (اس کو ابو داؤد نے نقل کیا)

۲۔ واذا دخل فلیسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، ابن السنی)

۲۔ ترجمہ۔ اور جب مسجد میں داخل ہو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے (اسکو ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، ابن السنی نے نقل کیا)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے یعنی یوں کہے السلام علی رسول اللہ یا یوں کہے۔ السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

---

۱ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ کلمات پڑھ لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ یہ شخص مجھ سے تمام دن کے لئے محفوظ ہو گیا۔

۳- اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ۔

(مسلم۔ ابو داؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ ابن حبان۔ حاکم۔ ابن السنی)

۳- ترجمہ۔ یا اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

(اس کو مسلم۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ۔ ابن حبان۔ حاکم۔ ابن السنی نے نقل کیا۔)

۴- اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَهِّلْ لَنَا اَبْوَابَ رِزْقِكَ ۔ (ابن ماجہ۔ ابو عوانہ)

۴- ترجمہ۔ یا اللہ ہمارے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور ہمارے لئے رزق کے راستے آسان کردے۔ (اس کو ابن ماجہ۔ ابو عوانہ نے نقل کیا)

رزق کے دروازے یا رزق کے راستے آسان کر دینے کا مطلب یہ ہے کہ روزی بلا مشقت اور بلا طلب ملا کرے۔

۵- بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ (ابن ماجہ۔ ترمذی۔ ابن ابی شیبہ۔ ابن خزیمہ)

۵- ترجمہ۔ خدا کے نام سے داخل ہوتا ہوں۔ اور سلام ہو رسول اللہ پر اور داخل ہوتا ہوں طریقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ (اس کو ابن ماجہ۔ ترمذی۔ ابن ابی شیبہ۔ ابن خزیمہ نے...)

مختلف کتب احادیث میں مختلف الفاظ منقول تھے ہم نے سب کو جمع

۶- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ ۔ (ابن خزیمہ)

۶- ترجمہ۔ یا اللہ رحمت نازل کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی اولاد پر۔

(اس کو ابن خزیمہ نے نقل کیا ہے۔)

۷- اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ۔

۷۔ ترجمہ۔ یا اللہ میرے گناہوں کی مغفرت فرما دیجئے۔ اور اپنی رحمت کے دروازے مجھ پر کشادہ کر دیجئے۔ (ابن ماجہ، ترمذی۔ ابن ابی شیبہ، ابن خزیمہ نے اسکو نقل کیا)

۸۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ (حاکم موقوفاً)

۸۔ ترجمہ۔ سلام ہو ہم سب پر اور اللہ کے نیک بندوں پر (اسکو حاکم نے موقوفاً روایت کیا ہے)

ہم سب پر سلام کا مطلب یہ ہے کہ جو مسجد میں حاضر ہیں۔ وہ مسلمان ہوں یا فرشتے سب پر سلام نازل ہو۔

اگر کوئی شخص جمعہ کے دن مسجد میں جائے تو اسکو چاہئے کہ مسجد کے دروازے کی چوکھٹ کے دونوں بازؤں کو پکڑ کر ذیل کی دعا پڑھے۔

۹۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اَوْجَهَ مَنْ تَوَجَّهَ اِلَيْكَ وَاَقْرَبَ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَيْكَ وَاَفْضَلَ مَنْ سَاَلَكَ وَرَغِبَ اِلَيْكَ (ابن السنی)

۹۔ ترجمہ۔ یا اللہ جو لوگ تیری جانب متوجہ ہوتے ہیں۔ اور تیری طرف رجوع کرتے ہیں۔ ان سب سے مجھ کو زیادہ توجہ کرنے والا بنا دے۔ اور جو لوگ تیرا قرب حاصل کرتے ہیں۔ ان سے زیادہ مجھے قرب حاصل کرنیوالا بنا دے۔ اور جو لوگ تجھ سے سوال کرتے ہیں۔ اور تیری جانب رغبت کرتے ہیں ان سب سے مجھ کو افضل اور بہتر کر دے۔ (اس دعا کو ابن السنی نے نقل کیا ہے۔)

چوکھٹ کے بازؤں پر ہاتھ رکھکر پڑھے۔ اور یہ جب ہو سکتا ہے کہ مسجد کا دروازہ چھوٹا ہو۔ اور اگر مسجد کا دروازہ زیادہ چوڑا ہو تو یہ شکل وہاں ممکن نہ ہوگی۔ ایسی مسجد میں دونوں ہاتھوں کو چوکھٹ کے بازؤں کی طرف صرف پھیلا دینا کافی ہوگا۔ واللہ اعلم

ضروری ہدایات

مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں رکھے۔ اور مسجد سے نکلتے وقت پہلے بایاں یعنی الٹا پاؤں باہر رکھے۔ مسجد میں دنیاوی باتیں نہ کرے۔ بلکہ جب تک مسجد میں بیٹھے ہوں بیٹھے مسجد میں حمد و نعت کے علاوہ دوسرے عشقیہ اشعار نہ پڑھے جائیں۔ مساجد کو شور و شغب اور دنیاوی لڑائی جھگڑوں سے محفوظ رکھیں۔ اور نہ کوئی دنیاوی کام وہاں کیا جائے۔ مساجد میں دریوزہ گر اور فقیر بھیک نہ مانگیں اور نہ اس قسم کے بھکاریوں کو مساجد میں کچھ دیا جائے۔ مساجد میں بیع و شری نہ کیجائے۔ اور اگر کسی کو خرید و فروخت کرتے دیکھا جائے۔ اس کے حق میں یوں کہا جائے ،، لَا اَرْبَحَ اللّٰہُ تِجَارَتَکَ ،، اللہ تعالیٰ تیری تجارت میں نفع نہ دے۔ اور اگر کوئی شخص اپنی گمشدہ چیز کو مسجد میں بلند آواز سے پکار کر تلاش کرے۔ تو اسکو بھی یوں کہا جائے۔ لَا رَدَّھَا اللّٰہُ عَلَیْکَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِھٰذَا یعنی خدا تیری کھوئی ہوئی چیز تجھے نہ لائے۔ مسجدیں اس کام کیلئے نہیں بنائی گئی ہیں۔ اور کبھی مسجد میں کوئی ایسا کام نہ کرے۔ جس سے نمازیوں کا دھیان بٹتا ہو۔ اگر کسی شاعر کو مسجد میں عشقیہ شعر پڑھتے ہوئے دیکھے تو تین بار کہے: فَضَّ اللّٰہُ فَاکَ یعنی خدا کرے تیرا منہ ٹوٹ جائے اور تیرے دانت جھڑ جائیں الغرض مساجد کی وضع ذکر الٰہی کے لئے کیگئی ہے۔ مساجد میں کوئی ایسا کام جوان کی اصل وضع کے منافی ہو نہیں کرنا چاہئے۔ اور جب مسجد میں داخل ہو تو دو رکعتیں تحیۃ المسجد کی نیت سے پڑھ لے۔ بخاری اور مسلم میں روایت ہے کہ بیٹھنے سے قبل دو رکعتیں ادا کر لے۔ اور یہ دو رکعتیں مستحب ہیں۔ اس لئے اگر ایسے وقت مسجد میں

داخل ہو جو وقت نفل پڑھنے مکروہ ہوں۔ تو نفل نہ پڑھے۔ اور بجائے نفلوں کے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ لیا کرے۔

۲۱۔ مسجد سے نکلتے وقت کی دعائیں

۱۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ۔ (مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی)

۱۔ ترجمہ۔ یا اللہ میں تجھ سے تیرا فضل طلب کرتا ہوں۔ (اسکو مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی نے نقل کیا)

۲۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابن ابی شیبہ۔ ابن خزیمہ)

۲۔ ترجمہ۔ یا اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابن ابی شیبہ۔ ابن خزیمہ نے اسکو نقل کیا)

۳۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔

(ابن ابی شیبہ۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابن خزیمہ)

۳۔ ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ نکلتا ہوں اور رسول اللہ پر سلام بھیجتا ہوں۔ (ابن ابی شیبہ۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابن خزیمہ نے اسکو نقل کیا)

۴۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ (ابن خزیمہ)

۴۔ ترجمہ۔ یا اللہ محمد اور آل محمد پر رحمت نازل کر۔ (اسکو ابن خزیمہ نے نقل کیا)

۵۔ اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔ (نسائی۔ ابن ماجہ)

۵۔ ترجمہ۔ یا اللہ مجھ کو شیطان سے محفوظ رکھ۔

(نسائی۔ ابن ماجہ۔ ابن حبان۔ حاکم نے اسکو نقل کیا)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں سے نکلتا ہے تو شیطان اپنے لشکر کو آواز دیتا ہے اور اس کا لشکر آس پاس اس طرح بھاگ کر جمع ہوتا ہے جس طرح شہد کی مکھیاں اپنے بادشاہ کے پاس (جسکو یعسوب کہتے ہیں) جمع ہو جاتی ہیں۔ پس جب تم میں سے کوئی مسجد کے دروازے پر باہر نکلنے کی غرض سے آیا کرے تو یوں کہہ لیا کرے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اِبْلِیْسَ وَجُنُوْدِہٖ۔ یا اللہ میں ابلیس اور اس کے لشکر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ جو شخص یہ کلمات پڑھے گا تو ابلیس کی فوج اسے نقصان نہ پہنچا سکے گی۔ نمبر پانچ میں جو دعا نسائی اور ابن ماجہ وغیرہ سے نقل کی ہے اسی کا مفاد بھی یہی ہے۔ بعض روایتوں میں ان الفاظ سے پہلے اتنا اور ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے اور اس کے بعد یوں کہے۔ اَللّٰھُمَّ اَعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔ یا اللہ مجھے شیطان مردود سے محفوظ رکھ۔ ان دعاؤں میں جو لفظ فضل آیا ہے اس سے بعض حضرات نے مال اور رزقِ حلال کی طلب مراد لی ہے اور بعض علما نے فرمایا ہے کہ فضل سے مراد مسجد میں دوبارہ حاضر ہونا ہے۔ یعنی مجھے مسجد میں پھر حاضر ہونے کی توفیق عطا فرما۔

۲۲۔ اذان اور تکبیر کا بیان

جب مؤذن کی اذان سنے تو مؤذن کے ہر کلمہ کے ساتھ وہی کہے جو مؤذن کہتا ہے۔ جب وہ اللہ اکبر کہے تو یہ بھی اللہ اکبر کہے اور جب وہ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہے تو یہ بھی اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حی علے الصلوٰۃ

اور حی علی الفلاح کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ بھی فرمایا کرتے تھے۔ اسلئے
چاہیے تو پوری اذان میں مطابقت کرے اور چاہے تو حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح
کے جواب میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا کرے اور چاہے کبھی حی علی الصلوٰۃ اور حی علی
الفلاح کے جواب میں لاحول پڑھ لیا کرے۔ اور کبھی ان ہی کلموں کو دہرا دیا کرے۔
بعض روایتوں میں حی علی الفلاح کے جواب میں " اَللّٰہُمَّ اجْعَلْنَا مُفْلِحِیْنَ " بھی آیا ہے
یعنی اے اللہ ہم کو فلاح پانے والوں میں کر دے اور زبان سے جواب دینے کے
ساتھ مسجد میں بھی حاضر ہو یعنی زبان سے جواب دے اور پاؤں سے حاضر ہو۔ اور
اگر کوئی شخص مسجد میں موجود ہو تو اسکو اذان کا جواب دینا واجب نہیں۔ اور " اَلصَّلٰوۃُ
خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ " کے جواب میں یوں کہے " صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ صَدَقَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰہُمَّ نَبِّہْنِیْ مِنْ نَوْمِ الْغَفْلَۃِ " یعنی تو نے سچ کہا
اور نیک کام کیا۔ اور کلمہ حق کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ کے رسول نے سچ فرمایا۔ اے اللہ
مجھے غفلت کی نیند سے بیدار کر دیجئے ۔ اور تکبیر میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کا جواب
اس طرح دیا جائے " اَقَامَہَا اللّٰہُ وَاَدَامَہَا " یعنی اللہ تعالیٰ اسکو قائم اور دائم رکھے۔

۱۔ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ یُؤَذِّنُ فَقُوْلُوْا۔ اَللّٰہُمَّ افْتَحْ اَقْفَالَ
قُلُوْبِنَا بِذِکْرِکَ وَاَتْمِمْ عَلَیْنَا نِعْمَتَکَ مِنْ فَضْلِکَ وَاجْعَلْنَا
مِنْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ ۵ (ابن السنی)

۱۔ ترجمہ۔ جب تم موذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو یوں کہا کرو۔ یا اللہ ہمارے
دلوں کے قفل اپنے ذکر کی برکت سے کھول دے اور اپنے فضل سے اپنی نعمتیں ہم
پر پوری کر دے۔ اور ہم کو اپنے نیک بندوں میں سے کر دے۔ (اسکو ابن السنی نے
نقل کیا۔

۲۔ من قال حین یسمع المؤذن اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد رسولا غفر لہٗ ذنبہٗ

(ابن السنی۔ ابن ماجہ۔ ابو داؤد۔ نسائی۔ ترمذی)

ترجمہ۔ جو شخص موذن کی اذان سنکر کہتا ہے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ وحدہٗ لا شریک ہے اور بے شک محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں اللہ کے رب ہونے پر راضی ہوا اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوا۔ تو اس شخص کے گناہ بخشدئے جاتے ہیں۔ (اسکو ابن السنی۔ ابن ماجہ۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابو داؤد نے نقل کیا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو شخص تھے۔ ان دونوں میں ایک شخص کا عمل معمولی تھا جب اس کا انتقال ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے صاحب کو بخشدیا۔ لوگوں کو تعجب ہوا کیونکہ بظاہر اس کے اعمال کچھ زیادہ اچھے نہ تھے۔ لوگ اس کی بیوی کے پاس گئے اور اس سے دریافت کیا بیوی نے کہا مجھے مرنے والے کے اور اعمال کی تو کچھ خبر نہیں اتنا جانتی ہوں کہ جب موذن اذان دیا کرتا تھا تو وہ... اشھد ان لا الٰہ الا اللہ اور اشھد ان محمدا رسول اللہ کے جواب میں ان کلموں کو کہنے کے بعد اتنا اور کہا کرتے تھے۔ اقربھما واکفر من ابی یعنی میں ان دونوں باتوں کی گواہی دیتا ہوں۔ اور جو شخص ان دونوں باتوں کا انکار کرے اس کو کافر سمجھتا ہوں اور اس سے اپنی بیزاری کا اظہار کرتا ہوں۔ اور یہ عمل

میرے خاوند کا ہر اذان کے ساتھ تھا۔ خواہ وہ رات کی اذان ہو یا دن کی۔

۲۳۔ اذان کے بعد کی دعائیں

حدیث شریف میں آیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جب مؤذن اذان دے چکے تو مجھ پر درود بھیجو۔ اور اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ طلب کرو۔ جو شخص اذان کے بعد درود پڑھتا ہے اور پھر میرے لئے وسیلہ طلب کرتا ہے تو ایسے شخص کیلئے جنت اور میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ درود شریف کے بعد ذیل کی دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھ لی جائے۔

۱۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۔ (ابن السنی۔ بیہقی)

۱۔ ترجمہ:۔ اے اللہ اس کامل پکار کے رب اور اس قائم ہونیوالی نماز کے رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما۔ اور ان کو اس مقام محمود میں بھیج جس کا تو نے وعدہ کیا ہے۔ بے شک تو اپنے وعدہ کا خلاف نہیں کرتا۔

(اس کو بیہقی اور ابن السنی نے روایت کیا ہے)

کامل پکار سے مراد اذان ہے کہ اسمیں توحید اور رسالت کی دعوت ہے وسیلہ اور فضیلت سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتب کی بلندی ہے اور مقام محمود سے مراد وہ شفاعت کا مقام ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ کے لیے مخصوص ہے

جسدن تمام انبیا خاموش ہوں گے۔ اس دن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ مقام عطا کیا جائیگا۔ آپ وہاں تشریف لیجا کر خدا کی حمد اور گنہگاروں کی شفاعت کریں گے یہی وہ مقام ہے جسکا قرآن شریف میں ذکر کیا گیا ہے عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۔ یعنی قریب ہے کہ ترا رب تجھکو مقام محمود میں بھیجیگا۔

۴۔ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَاجْعَلْهُ فِی الْاَعْلَیْنَ دَرَجَةً وَّفِی الْمُصْطَفَیْنَ مُحَبَّتَهٗ وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ ذِكْرَهٗ ۔ (طبرانی)

۴۔ ترجمہ۔ یا اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما۔ اور آپ کو اونچے سے اونچے مرتبہ والوں میں مرتبہ عطا فرما۔ اور ان کی محبت اپنے چیدہ بندوں کے دلوں میں پیدا کر اور مقربین کی زبان پر ان کا ذکر جاری کر۔

(اس کو طبرانی نے نقل کیا)

مطلب یہ ہے کہ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ملائکہ مقربین کی جماعتوں میں آپکا ذکر

۳۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْقَائِمَةِ وَالصَّلٰوةِ النَّافِعَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنِّیْ رِضًا لَّا تَسْخَطُ بَعْدَهٗ (طبرانی ابن السنی)

۳۔ ترجمہ۔ اے اللہ اور اے اس ہمیشہ رہنے والی پکار کے رب اور اے نفع دینے والی نماز کے رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیج اور مجھ سے ایسا راضی ہو جا کہ راضی ہونے کے بعد خفا ہی نہ ہو۔ (اس کو طبرانی نے اوسط میں اور ابن السنی نے نقل کیا)

ہمیشہ قائم رہنے والی پکار سے مراد اذان ہے جو انشاء اللہ قیامت تک قائم رہیگی۔ نماز کا نافع ہونا ظاہر ہے۔ نماز دنیا میں بری باتوں سے اور آخرت میں

دوزخ سے بچاتی ہے۔ خدائے تعالیٰ کی ایسی رضا مندی طلب کیگئی ہے کہ جس خوشنودی اور رضا مندی کے بعد ناراض اور ناخوش نہ ہوں۔

۴۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰتِهٖ سُؤْلَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (ابن السنی)

۴۔ ترجمہ۔ اے اللہ! اے اس کامل پکار اور اس قائم رہنے والی نماز کے رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیج اور قیامت کے دن وہ جو مانگیں ان کو عنایت کردے۔ (اس کو ابن السنی نے نقل کیا)

۵۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الصَّادِقَةِ الْمُسْتَجَابِ لَهَا دَعْوَةِ الْحَقِّ وَكَلِمَةِ التَّقْوٰى اَحْيِنَا عَلَيْهَا وَاَمِتْنَا عَلَيْهَا وَابْعَثْنَا عَلَيْهَا وَاجْعَلْنَا مِنْ خِيَارِ اَهْلِهَا اَحْيَاءً وَّاَمْوَاتًا۔

۵۔ ترجمہ۔ یا اللہ! اے اس سچی اور مقبول پکار کے رب وہ پکار کلمۂ حق اور کلمۂ تقویٰ اور پرہیزگاری کی پکار ہے۔ ہم کو اسی پر زندہ رکھ اسی پر موت دے اور اسی پر ہم کو حشر میں اٹھا اور ہم کو بحالت موت و زندگی بہترین اہل دعا میں سے کردے۔ (اس کو حاکم اور ابن السنی نے نقل کیا ہے)

اذان حق اور صداقت اور تقویٰ یعنی توحید کی دعوت ہے۔ اسی پر قائم رہنے اور مرنے جینے کی خواہش کی گئی ہے۔[۵]

---

[۵] حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب کسی شخص پر کوئی مصیبت یا سختی نازل ہو تو اسکو چاہیئے کہ موذن کی اذان کا دھیان رکھے اور جوں ہی موذن اذان دے تو اس کے ہر کلمہ کا جواب دے بعد میں یہ دعا پڑھے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرے۔

۴۴۔ مغرب کی اذان

اذان کی جو دعائیں کتب احادیث میں مل سکیں ان کو ہم نے جمع کر دیا ہے۔ ان دعاؤں میں سے جو کسی کو یاد ہو سکے وہ پڑھ لیا کرے۔ البتہ مغرب کی اذان کے بعد ان دعاؤں کے ساتھ ذیل کی دعا بھی مروی ہے۔ اس دعا کو ابو داؤد۔ ترمذی۔ اور ابن السنی نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کیا ہے۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں مجھ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا سکھائی تھی اور فرمایا تھا اسکو مغرب کی اذان کے وقت پڑھ لیا کرو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اذان سنتے ہی اس کو پڑھ لیں یا اذان کے بعد پڑھ لیں۔ دعا یہ ہے:

۱۔ اَللّٰهُمَّ هٰذَا إِقْبَالُ لَيْلِكَ وَإِدْبَارُ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِي ۔　　(ابو داؤد۔ ترمذی۔ ابن السنی)

۱۔ ترجمہ۔ یا اللہ یہ وقت تیری رات آنے اور تیرے دن کے جانے کا ہے۔ اور یہ وقت تیرے پکارنے والوں کے آواز بلند کرنے کا ہے۔ پس میری مغفرت کر دیجئے۔

(اس کو ابو داؤد۔ ترمذی۔ ابن السنی نے نقل کیا)

مطلب یہ ہے کہ یہ وقت ایک انقلابی وقت ہے۔ رات کے چڑھاؤ اور دن کے اتار کا وقت ہے اور مؤذنوں کے اذان دینے کا وقت ہے۔ ایسے وقت میں جب کہ عالم میں انقلاب ہو رہا ہے میری بھی کایا پلٹ دے۔ میرے گناہ معاف کر کے مجھے نیک بختوں میں داخل کر دے۔

ضروری ہدایت

(۱) اس امر کا خیال رکھنا چاہیئے کہ اذان کے بعد اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرے۔ یہ وقت دعا کے مقبول ہونے کا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں اذان کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

(۲) اس کی بھی گنجائش ہے کہ اذان اور تکبیر کے درمیان دعا کرے۔ یعنی اذان کے متصل ہی نہ مانگے۔ بلکہ وقفہ سے مانگے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں "اَلدُّعَاءُ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ لَا یُرَدُّ" یعنی اذان اور تکبیر کے درمیان کی دعا رد نہیں کی جاتی۔

(۳) یوں تو ہر ایک مسلمان اپنی حاجت اور ضرورت کیلئے دعا کر سکتا ہے اور اس کی گنجائش ہے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے دین و دنیا کی عافیت مانگا کرو۔ یعنی یوں کہا کرو "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ط" یہ حقیقت ہے کہ جس کو دین و دنیا میں عافیت مل گئی اسکو سب کچھ مل گیا۔

۲۵۔ نماز شروع کرتے وقت کا وظیفہ

۱۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ عشرا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عشرا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عشرا۔ (ابن السنی)

۱۔ ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے۔ ہر کلمہ کو دس دس مرتبہ پڑھے۔

(اس کو ابن السنی نے نقل کیا)

حضرت اُمّ رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے اجر دے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اُمّ رافع جب تم نماز کیلئے کھڑا ہوا کرو تو نماز شروع کرنے سے قبل یہ وظیفہ (مذکورہ بالا) پڑھ لیا کرو۔

۲۴۔ نماز کی دعائیں

تکبیر تحریمہ

تکبیر تحریمہ:۔ نماز کی پہلی تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنے اور نیت باندھنے کے بعد ذیل کی دعاؤں میں سے کوئی دعا جو آسانی کے ساتھ یاد ہو سکے پڑھنی چاہئیے یہ تمام دعائیں اور ان کے الفاظ و کلمات صحیح احادیث سے لئے گئے ہیں اگر چاہے تو تمام دعائیں بھی پڑھ سکتا ہے۔ نوافل میں تو گنجائش ہے کہ چاہے سب دعائیں پڑھے یا کبھی کوئی دعا اور کبھی کوئی دعا پڑھ لی جائے لیکن اگر کوئی شخص امام ہو تو وہ کوئی طویل اور لمبی دعا نہ پڑھے اور مقتدیوں کی تکلیف کا خیال رکھے تکبیر تحریمہ کے بعد جو کلمات یا دعا پڑھتے ہیں اسکو ثنا کہتے ہیں۔ ثنا کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھی جاتی ہے پھر اور کوئی سورت پڑھتے ہیں۔ اُس کے بعد رکوع کیا جاتا ہے۔ ثنا کے بعد جو کچھ پڑھا جاتا ہے اسکو قرأت کہتے ہیں سورۂ فاتحہ سے قبل جو اعوذ اور بسم اللہ پڑھی جاتی ہے۔ وہ ثنا میں شامل نہیں ہے۔

۱۔ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

(ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ حاکم۔ طبرانی۔ مسلم۔ موقوفاً)

۱۔ ترجمہ۔ میں پاکی بیان کرتا ہوں یا اللہ تیری ایسی پاکی جو تیری حمد اور تیری تعریف سے وابستہ ہے۔ اور تیرا نام برکت والا ہے اور تیری بزرگی بلند و بالا ہے اور سوائے تیرے کوئی معبود نہیں۔ (اس کو ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ حاکم طبرانی اور مسلم نے موقوفاً روایت کیا ہے)

۲۔ اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ۔

(بخاری مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

۲۔ ترجمہ۔ یا اللہ میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ اور اتنی دوری کر دے جیسے تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری ڈال دی ہے۔ یا اللہ میری خطاؤں کو پانی برف اور اولوں سے دھو ڈال۔

(اس کو بخاری مسلم۔ ابوداؤد۔ و نسائی۔ اور ابن ماجہ نے نقل کیا ہے)

پانی برف اور اولوں سے دھونے کا مطلب یہ ہے کہ خطاؤں اور لغزشوں سے بالکل پاک و صاف کر دیا جائے۔

۳۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا ۔ (مسلم۔ ترمذی۔ نسائی)

۳۔ ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے۔ اور ہر قسم کی تعریف بکثرت اسی کیلئے ہے اور میں صبح شام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں۔ (اسکو مسلم۔ ترمذی۔ نسائی نے نقل کیا)

۴۔ اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ ذَنْبِیْ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَنَقِّنِیْ مِنْ خَطِیْئَتِیْ کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ مِنَ الدَّنَسِ ۔ (طبرانی)

۴۔ ترجمہ ۔ یا اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کردے جیسا فاصلہ تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان کردیا ہے۔ اور مجھکو میری خطاؤں سے اس طرح صاف کردے جس طرح تو کسی کپڑے کو میل کچیل سے پاک کردیتا ہے۔

(اس کو طبرانی نے نقل کیا ہے)

۵۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ ۔ (مسلم، ابوداؤد)

۵۔ ترجمہ ۔ ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کیلئے ہے۔ ایسی تعریف جو پاک ہے اور برکت والی ہے۔ (اس کو مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی نے ذکر کیا)

پاک یعنی خالص جس میں ریا اور دکھاوا نہ ہو۔ بلکہ وہ حمد صرف اللہ کیلئے ہو۔

۶۔ سُبْحَانَ ذِي الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ۔ (طبرانی فی الاوسط)

۶۔ ترجمہ ۔ پاک ہے صاحب بادشاہت اور غلبہ کا اور صاحب بزرگی اور بڑائی۔

(اسکو طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا)

۷۔ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۔ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا

اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَھَا لَا یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ فِیْ یَدَیْکَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ اَنَا بِکَ وَاِلَیْکَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ ۔ (مسلم ۔ ابوداؤد ۔ ترمذی ۔ نسائی ۔ ابن ماجہ ۔ ابن حبان ۔ طبرانی)

ترجمہ ۔ میں نے سب کی طرف سے منہ موڑ کر اس ذات کی طرف اپنا رُخ کر لیا جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ۔ اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں ۔ بے شک میری نماز میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا اس اللہ کے لئے ہے ۔ جو تمام جہان والوں کا پالنے والا ہے ۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں ۔ یا اللہ تو بادشاہ ہے ۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو میرا رب ہے ۔ اور میں تیرا بندہ ہوں ۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے جرائم کا اقرار کرتا ہوں ۔ میرے تمام گناہ بخش دیجئے ۔ کیونکہ سوائے آپ کے اور کوئی گناہ بخشنے والا نہیں ہے اور مجھکو اچھی عادتوں کی رہنمائی کیجئے اچھی اچھی عادتوں اور خصلتوں کی سوائے آپکے کوئی رہنمائی نہیں کر سکتا ۔ اور بری عادتیں مجھ سے دور کر دے ۔ بری عادتوں کو سوائے تیرے کوئی دور نہیں کر سکتا میں حاضر ہوں تیری خدمت بجا لانے کے لئے حاضر ہوں ۔ ہر قسم کی بھلائیاں تیرے قبضہ میں ہیں اور کسی قسم کی برائی تجھ سے منسوب نہیں کی جا سکتی ۔ میں تیری ہی وجہ سے موجود اور قائم ہوں ۔ اور میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں ۔ تیری ذات برکت والی اور بلند ہے ۔ تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں ۔ (اس کو مسلم ۔ ابوداؤد ۔ ترمذی ۔ نسائی ۔ ابن ماجہ ابن حبان طبرانی نے نقل کیا)

یہ دعائے تقریباً احادیث کی تمام کتابوں میں مذکور ہے۔ بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد پڑھتے تھے اور بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دعا تکبیر تحریمہ سے قبل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے۔ بہرحال دونوں طرح گنجائش ہے۔ اس کی بھی گنجائش ہے کہ کبھی اس دعا کو تکبیر تحریمہ سے قبل پڑھ لے اور کبھی تکبیر تحریمہ کے بعد پڑھ لے۔

۸۔ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط

۸۔ ترجمہ۔ میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

۹۔ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط

۹۔ ترجمہ۔ میں شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں اللہ کی جو سننے والا جاننے والا ہے

۱۰۔ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ ٭ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

۱۰۔ ترجمہ۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے اس کے پھونک مارنے سے اور اس کے تمام اثرات سے۔ (اسکو ابوداؤد۔ ترمذی نسائی ابن ماجہ نے نقل کیا)

۱۱۔ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ ٭ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ بیہقی)

۱۱۔ ترجمہ۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جو سننے والا ہے جاننے والا ہے اور یہ پناہ شیطان مردود سے اور اس کی پھونک اور اس کے اثرات سے مانگتا ہوں۔

(اس کو ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ بیہقی نے نقل کیا۔)

حدیث میں جو الفاظ نفخ اور نفث اور ہمزہ کے آئے ہیں اس کے مختلف

معنی بیان کئے گئے ہیں۔ امام نووی نے کتاب الاذکار میں کہا ہے نفخ سے مراد کبر ہے، نفث سے مراد شعر ہے۔ ہمز سے مراد جنون ہے ان چیزوں میں سے کوئی چیز پھونک سے تعلق رکھتی ہے کوئی وسوسہ سے، اسی لئے ہم نے ترجمہ میں شیطانی اثرات کردیا ہے۔ واللہ اعلم

رکوع کا بیان

۱۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ط

۱۔ ترجمہ۔ پاک ہے میرا رب بہت بڑائی والا۔

(اس کو مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ترمذی، ابن حبان، حاکم بزار نے نقل کیا)

۲۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ

۲۔ ترجمہ۔ پاکی اور ہر قسم کی حمد تیرے ہی لئے ہے۔ اے اللہ، اے ہمارے رب، یا اللہ مجھ کو بخش دے۔ (اس کو بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی ابن ماجہ، نے نقل کیا)

۳۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

۳۔ ترجمہ:۔ میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں، ایسی پاکی جو اس کی حمد اور تعریف کے ساتھ وابستہ ہے۔ (اس کو احمد، طبرانی نے نقل کیا)

۴۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ

۴۔ ترجمہ:۔ یا اللہ میں نے تیرے ہی لئے رکوع کیا اور تجھ ہی پر ایمان لایا، اور تیرا ہی فرمانبردار بنا، میرے کان، میری آنکھیں، میرا مغز میری ہڈیاں، اور میرے پٹھے، سب تیرے احکام بجالانے کیلئے تیرے سامنے سرنگوں ہیں۔

(اس کو مسلم، ابوداؤد، نسائی نے نقل کیا)

مطلب یہ ہے کہ سر سے لیکر پاؤں تک جسم کا ہر حصہ حتیٰ کہ سر کا مغز اور ہڈیوں کا گودا تک بھی تیرے آگے فروتنی کے لئے حاضر ہے اور تیرے آگے جھکا ہوا ہے۔

۵۔ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ط

۵۔ ترجمہ:۔ تو پاک ہے تو بہت بڑا پاکیزہ ہے تو سب فرشتوں اور جبرئیل کا رب ہے (اس کو مسلم، ابوداؤد، نسائی نے نقل کیا)

۶۔ رَكَعَ لَكَ سَوَادِيْ وَخَيَالِيْ وَاٰمَنَ بِكَ فُؤَادِيْ أَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ هٰذِهٖ يَدَايَ وَمَا جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ۔

۶۔ ترجمہ:۔ تیرے لئے میرے ظاہر اور باطن نے رکوع کیا، میرا دل تجھ پر ایمان لایا جو بے شمار احسانات مجھ پر ہیں ان کا اقرار کرتا ہوں، یہ میرے دونوں ہاتھ تیرے سامنے ہیں اور جو کچھ میں نے اپنی جان پر گناہ کئے وہ بھی تیرے سامنے ہیں۔ (اس کو بزار نے نقل کیا)

دونوں ہاتھ تیرے سامنے ہیں اور جو کچھ کیا ہے وہ بھی تیرے روبرو

ہے گویا ایک مجرمانہ حیثیت میں آپ کے سامنے پیش ہوں۔

۷۔ سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَۃِ۔

۷۔ ترجمہ:۔ پاک ہے صاحب غلبہ اور بادشاہت کا، پاک ہے صاحب بزرگی اور بڑائی کا۔ (اس کو ابوداؤد نے نقل کیا)

رکوع میں جو تسبیحات صحیح احادیث سے مروی تھیں وہ ہم نے نقل کردی ہیں، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ جملہ تسبیحات مروی ہیں ان میں سے جس تسبیح کو چاہے اختیار کرلے، نوافل میں تو گنجائش ہے چاہے سب پڑھے البتہ فرائض میں صرف سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پڑھ لیا کرے۔ بہرحال جو تسبیح بھی پڑھے کم از کم تین مرتبہ ضرور پڑھے ورنہ پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ پڑھنی چاہئے امام کو پانچ مرتبہ مناسب ہے تاکہ مقتدی گھبرائیں نہیں، نوافل میں اختیار ہے رکوع جس قدر چاہے طویل کرے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض دفعہ رکوع اس قدر طویل کیا ہے کہ اس عرصہ میں سورۃ بقرۃ آل عمران، اور سورۃ نساء ان تینوں سورتوں کو اگر کوئی پڑھنا چاہتا تو پڑھ سکتا۔

قومہ کا بیان

۱۔ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ۔

۱۔ ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے حمد بیان کرنے والے کی حمد کو قبول کرلیا۔

(اس کو مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، طبرانی نے نقل کیا)

۲۔ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ۔

۲۔ ترجمہ:۔ اے ہمارے رب ہر قسم کی تعریف کا تو ہی مستحق ہے،
(اس کو بخاری نے نقل کیا)

۳۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ۔

۳۔ ترجمہ:۔ اے اللہ، اے ہمارے پروردگار، تمام تعریفوں کا تو ہی مستحق ہے، (اس کو بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی نے نقل کیا)

۴۔ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ (بخاری۔ مسلم)

۴۔ ترجمہ:۔ اے رب ہمارے! اور ہر قسم کی تعریف تیرے ہی لائق ہے
(اس کو بخاری اور مسلم نے نقل کیا)۔

۵۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ مِلْأُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأُ الْاَرْضِ وَمِلْأُ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَللّٰھُمَّ طَھِّرْنِیْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اَللّٰھُمَّ طَھِّرْنِیْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْوَسَخِ۔

۵۔ ترجمہ:۔ یا اللہ ہر قسم کی تعریف تیرے ہی لئے ہے، ایسی تعریف جس سے زمین و آسمان اور زمین و آسمان کے علاوہ جس چیز کو تو چاہے سب کو بھر دے یا اللہ مجھ کو پاک کر دے برف اور اولوں اور ٹھنڈے پانی سے، یا اللہ مجھ کو گناہ اور خطاؤں سے پاک کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے پاک کیا جاتا ہے (اس کو مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ نے نقل کیا)

زمین و آسمان کو وہ حمد بھر دے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر حمد کو جسم عطا کیا جائے تو وہ اس قدر ہو کہ اس سے زمین و آسمان اور عرش و کرسی پُر ہو جائے

گویا کمیت کے اعتبار سے وہ حمد بہت زیادہ ہو۔

۶۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْأُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْأُ مَا بَیْنَھُمَا وَمِلْأُ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ اَلْعِدُ اَھْلُ الثَّنَآءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَکُلُّنَا لَکَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ ۝

۶۔ ترجمہ:۔ یا اللہ اے ہمارے پروردگار ہر قسم کی تعریف تیرے ہی لئے ہے، اتنی تعریف جو آسمان اور زمین کو پُر کردے، اور جو آسمان و زمین کے درمیانی حصہ کو پُر کرنے کی مقدار ہو اور ان کے سوا جس چیز کو تو چاہے اسی کو پُر کردے۔ تو صاحب تعریف اور بزرگی والا ہے اور اس تمام حمد کا مستحق ہے جو کچھ بندے نے بیان کی اور ہم سب تیرے بندے ہیں جو کچھ تو دیدے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو چیز تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں اور تیرے مقابلہ میں کسی مالدار کی دولت کام نہیں آسکتا۔ اس کا اثر کام نہیں آسکتا اسکو مسلم ابوداؤد۔

جَدّ بفتح دال کے معنی بہت سے آتے ہیں ہم نے ایک معنی کو اختیار کرلیا ہے۔ یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ تیرے مقابلہ میں کسی کا خاندان کام نہیں آسکتا، اور باپ دادا کی شرافت تیرے حکم کے مقابلہ میں کچھ مفید نہیں ہوسکتی اور اگر بجائے جَد کے جِد پڑھیں تو یہ مطلب ہوگا کہ تیرے مقابلہ میں کسی کی کوشش اور سعی کارگر نہیں ہوسکتی۔

۷۔ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ ۝ (بخاری ابوداؤد۔ نسائی)

۷۔ ترجمہ: اے ہمارے پروردگار تیرے ہی لئے ہر قسم کی تعریف ہے ایسی تعریف جو بہت بھی ہے پاکیزہ بھی ہو اور اس میں برکت بھی ہے۔

حمد کا پاکیزہ ہونا یہ ہے کہ اس میں ریا اور شرک نہ ہو اور برکت یہ ہے کہ اس میں حضور قلب میسر ہو، اور اس کا اثر قلب میں دیر تک باقی رہے۔ رکوع سے کھڑے ہونے کی حالت کو قومہ کہتے ہیں، قومہ میں جو دعائیں اور کلمات پڑھے جاتے ہیں وہ ہم نے سب جمع کر دیئے ہیں، جن کلمات میں بہت تھوڑا فرق تھا، ان کو تکرار کی وجہ سے چھوڑ دیا ہے، ان کلمات میں جو آسانی سے یاد ہو سکے وہ پڑھ لیا کرے اور چاہے تو سب دعائیں پڑھے اور چاہے جتنی دیر پڑھے، نوافل اور سنن میں ہر قسم کی گنجائش ہے، البتہ فرائض میں مقتدیوں کی رعایت ضروری ہے۔

سجدے کا بیان

۱۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (ترجمہ) پاک ہے میرا پروردگار بہت بڑا۔
(اس کو مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، بزار، حاکم نے نقل کیا ہے)

(۲) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ ۔ (۲) ترجمہ یا اللہ میں تیرے غصے سے تیری خوشنودی ہی کی پناہ چاہتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیری عافیت ہی کی پناہ مانگتا ہوں اور تجھ سے تیری ہی پناہ چاہتا ہوں میں تیری تعریف اور تیری ثنا کا حق ادا نہیں کر سکتا۔

تو ایسا ہی ہے جیسا خود تو نے اپنی تعریف کی ہے۔ (اس کو مسلم، ابوداؤد،
ترمذی، نسائی، ابن ماجہ نے نقل کیا)

اس دعا میں حضرت حق جل مجدہٗ کے عذاب اور اس کی پکڑ کے مقابلہ
میں اسی کی ذات سے پناہ طلب کی گئی ہے اور یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ آپ تو
ہر ایک سے بچا سکتے ہیں اور ہر ایک کا مقابلہ کر سکتے ہیں، لیکن آپ کے مقابلہ
میں کوئی نہیں بچا سکتا، آپ کے غضب کا مقابلہ آپ کی رحمت اور آپ کی
ناراضگی کا مقابلہ آپ کی رضامندی ہی کر سکتی ہے، گویا آپ خود ہی اپنے
مجرم کو پناہ دے سکتے ہیں تو اس کو پناہ مل سکتی ہے ورنہ اور کوئی شکل نہیں۔

۳۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ
وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ فَاَحْسَنَ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ
اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ۔ ۳۔ ترجمہ:۔ یا اللہ میں نے تیرے ہی لئے
سجدہ کیا، اور تجھ ہی پر میں ایمان لایا، اور میں تیرے ہی لئے مسلمان ہوا۔
میرے چہرے نے سجدہ کیا، اس ذات کو جس نے اسے پیدا کیا، اس کی صورت
بنائی اور نہایت اچھی اور مناسب صورت بنائی، اس چہرے میں کان بنائے
اور آنکھیں بنائیں وہ اللہ بڑی برکت والا ہے اور سب بنانے والوں سے
اچھا بنانے والا ہے۔ (اس کو مسلم، ابوداؤد، نسائی نے نقل کیا)

۴۔ خَشَعَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَدَمِيْ وَلَحْمِيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ
وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ (نسائی۔ ابن حبان)
۴۔ ترجمہ:۔ میرے کان اور میری آنکھیں اور میرا گوشت اور میری ہڈیاں

اور میرے پٹھوں اور ان چیزوں نے جن کو میرے دونوں پاؤں نے اٹھا رکھا ہے، اللہ کے لیے عاجزی اور فروتنی اختیار کی۔ (اسکو نسائی، ابن حبان نے نقل کیا)

جن چیزوں کو میرے پاؤں نے اٹھا رکھا ہے، یعنی جسم کے تمام اعضاء نے اللہ تعالیٰ کے لیے، عاجزی، نیازمندی اور فروتنی اختیار کی، انسان کا تمام جسم پاؤں ہی پر قائم ہے۔

۵۔ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ (مسلم، ابوداؤد، نسائی)

۵ ترجمہ: تو پاک ہے، بہت پاکیزہ ہے۔ تو رب ہے فرشتوں کا اور جبرئیلؑ کا۔

فرشتوں میں جبرئیل علیہ السلام بھی داخل ہیں لیکن چونکہ ان کا ایک خاص مرتبہ ہے اس لئے فرشتوں کے بعد ان کا علیحدہ ذکر کیا گیا۔

۶۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ

۶ ترجمہ: تیری پاکی بیان کرتا ہوں۔ اے اللہ۔ اے ہمارے رب ایسی پاکی جو تیری حمد سے وابستہ ہے۔ (اس کو بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی۔ ابن ماجہ نے نقل کیا)

۷۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ۔ ۷۔ ترجمہ: یا اللہ میرے تمام گناہ بخش دے خواہ وہ تھوڑے ہوں یا بہت ہوں، پہلے ہوں یا پچھلے ہوں، کھلے ہوں یا چھپے ہوں (اسکو مسلم، ابوداؤد نے نقل کیا)

پہلے پچھلے سے مراد یا تو پرانے اور نئے گناہ ہیں یا یہ مطلب ہے کہ جو ہو چکے اور جو آئندہ ہونے والے ہیں۔

۸۔ اَللّٰهُمَّ سَجَدَ لَكَ سَوَادِيْ وَخَيَالِيْ وَبِكَ اٰمَنَ فُؤَادِيْ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَهٰذَا مَا جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ يَا عَظِيْمُ اغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ

الذُّنُوْبَ الْعَظِیْمَۃَ اِلَّا الرَّبَّ الْعَظِیْمُ ط ۸۔ ترجمہ:۔ یا اللہ میرے ظاہر اور باطن نے تیرے آگے سجدہ کیا، اور میرا دل تجھ پر ایمان لایا، میں تیرے ان تمام احسانات کا معترف ہوں جو تو نے مجھ پر کئے ہیں اور یہ میرے تمام گناہ میرے پاس ہیں، اے بڑے میری بخشش کردے، کیونکہ بڑے گناہ وہی بخش سکتا ہے جو بڑا پروردگار ہو۔ (اس کو حاکم نے نقل کیا)

جو جنایت اور ظلم میں نے اپنی جان پر کیا ہے وہ یہ میرے پاس موجود ہے اس فقرے سے گناہوں کا اعتراف مقصود ہے اور اعتراف گناہ بخشش کا موجب ہے۔

۹۔ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ اَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ عِقَابِکَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ ظَلَّ وَجْھُکَ۔

۹۔ ترجمہ:۔ پاک ہے، صاحب سلطنت و حکومت پاک ہے، عزت والا اور غلبہ قہر کا مالک پاک ہے، وہ زندہ بادشاہ جو کبھی نہیں مریگا، میں تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں تیری معافی کے ساتھ، اور تیری ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کے ساتھ اور تجھ سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں، تیری ذات بہت بزرگ ہے۔ (اس کو حاکم نے نقل کیا)

یعنی تیرے مقابلہ میں کوئی بچانے والا نہیں، تیری صفت جلال سے کوئی چیز بچا سکتی ہے تو تیری ہی صفت جمال بچا سکتی ہے، تیری صفت غنا سے تیری صفت معافی ہی بچا سکتی ہے اور تیری صفت غضب سے تیری صفت رضا ہی بچا سکتی ہے اور بات تو یہ ہے کہ تیرا مجرم تیرے دامن ہی میں پناہ

پاس کتا ہے۔ تیرے مجرم اور ملزم کو تیری مخلوق میں سے کوئی نہیں بچا سکتا۔

۱۰۔ رَبِّ اَعْطِ نَفْسِیْ تَقْوٰھَا وَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰھَا اَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلَاھَا۔

۱۰۔ ترجمہ:۔ اے میرے رب میرے نفس کو اس کا تقویٰ عنایت کر دے اور اس کو پاک کر دے تو ان سب سے بہتر پاک کرنے والا ہے جو نفس کو پاک کر سکتے ہیں تو ہی میرے نفس کا ولی اور مالک ہے۔ (اس کو احمد نے نقل کیا)

نفس کو اس کا تقویٰ اور پرہیزگاری عطا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ نفس کو متقی بنا دے اور نفس کو سنوار دے سنوارنے والوں میں تو سب سے بہتر سنوارنے والا ہے۔ ولی کے بہت سے معنی ہیں۔ کارساز۔ رفیق، سرپرست چونکہ یہ لفظ اردو میں بکثرت استعمال ہوتا ہے اس لئے ہم نے اس کا ترجمہ ولی ہی کر دیا ہے۔

۱۱۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ۔

۱۱۔ یا اللہ میرے پوشیدہ اور علانیہ سب گناہ بخش دے۔ (اس کو ابن ابی شیبہ نے

۱۲۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا۔ ۱۲۔ ترجمہ:۔ یا اللہ میرے دل میں روشنی کر دے، میرے کانوں میں نور بھر دے اور میری آنکھوں میں نور کر دے میرے آگے بھی روشنی کر دے اور میرے پیچھے بھی روشنی کر دے، اور میرے نیچے روشنی کر اور میرے لئے بڑی روشنی کر دے۔ (اسکو ابن ابی شیبہ نے نقل کیا)

مطلب یہ ہے کہ ہر اعتبار سے مجھ کو نورانی بنا دے اور علم و عمل اور اتباع سنت کی روشنی سے مجھ کو منور کر دے۔

یہ تمام کلمات اور دعائیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سجدے کی حالت میں پڑھنی ثابت ہیں ان میں سے جو آسانی کے ساتھ یاد ہو سکے وہ پڑھ لیا کرے نوافل میں گنجائش ہے چاہے سب دعائیں پڑھے البتہ فرائض میں صرف سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھ لیا کرے لیکن تین مرتبہ سے کم نہ پڑھے یہ تسبیح کا ادنیٰ درجہ ہے، نوافل اور سنن میں اختیار ہے جسقدر چاہے طویل سجدہ کرے لیکن امام ہو تو مقتدیوں کی رعایت کرلی جائے۔ سجدہ ایک ایسی عبادت ہے کہ بندے کو اللہ تعالیٰ سے بہت ہی قریب کر دیتا ہے، ابن ابی شیبہ نے موقوفاً روایت کیا ہے کہ کوئی بندہ جب سجدے میں پیشانی رکھ کر تین مرتبہ کہتا ہے "یَا رَبِّ اغْفِرْ لِیْ" یعنی اے میرے رب میری بخشش کر دیجئے تو جب یہ بندہ سجدے سے سر اٹھاتا ہے تو اس کی اسی وقت بخشش کر دی جاتی ہے۔

سجدہ تلاوت

قرآن شریف کی بعض آیتیں ایسی ہیں جن کو پڑھ کر یا سُن کر سجدہ کرنا چاہیئے اس سجدے کو سجدۂ تلاوت کہتے ہیں۔ قرآن شریف میں چودہ سجدے ہیں، ان سجدوں کی تفصیل کتب فقہ میں مذکور ہے، سجدۂ تلاوت میں جو تسبیح چاہے پڑھے کلمات مذکورہ کے علاوہ بعض اور کلمات اور دعائیں بھی منقول ہیں جو سجدۂ تلاوت کے ساتھ مخصوص ہیں ان کلمات کو ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

۱۔ سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ط

۱۔ ترجمہ: میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسکو پیدا کیا اور اس کو بنایا اور اس کے کان اور آنکھیں بنائیں، اپنی قدرت اپنی طاقت سے اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکت ہے جو سب بنانے والوں سے بہتر بنانیوالا ہے (اس کو نسائی، ابوداؤد، ترمذی، حاکم نے نقل کیا)۔

ابوداؤد، ترمذی، نسائی نے قُوَّتِهٖ تک نقل کیا ہے اور حاکم نے فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ بھی نقل کیا ہے، ابوداؤد میں اتنا اور ہے کہ ان کلمات کو کئی مرتبہ پڑھتے تھے۔

۲۔ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِیْ عِنْدَكَ بِهَا اَجْرًا وَّضَعْ عَنِّیْ بِهَا وِزْرًا وَّاجْعَلْهَا لِیْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَّتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاؤدَ

۲۔ ترجمہ: یا اللہ اس سجدے کے باعث میرے لئے اپنے پاس ثواب لکھدے اور اس سجدے کی برکت سے میرے اوپر سے گناہوں کا بوجھ ہٹا دے اور اسکو اپنے پاس میرے لئے ذخیرہ بنا دے اور اس سجدے کو میری جانب سے اس طرح قبول کر جس طرح تو نے اپنے بندے داؤد کی جانب سے قبول کیا تھا۔

(اس کو ابن ماجہ، ترمذی، ابن حبان، حاکم نے نقل کیا)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک درخت کے نیچے نماز پڑھ رہا ہوں اور جب میں نے سجدہ کیا تو اس درخت نے بھی سجدہ کیا اور یہ دعا پڑھی، نبی کریم

صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ شکر ایک سجدے کی آیت تلاوت کی اور سجدہ کیا اور سجدہ میں یہ دعا، اَللّٰھُمَّ اَکْتُبْ لِیْ الخ پڑھی۔ امام نووی رحمۃ نے کتاب الاذکار میں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ سے نقل کیا ہے کہ سجدۂ تلاوت میں یہ آیت پڑھنی مستحب ہے۔ سُبْحٰنَ رَبِّنَا اِنْ کَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ؕ
یعنی پاک ہے ہمارا رب بے شک ہمارے رب کا وعدہ ضرور پورا ہوتا ہے۔

جلسۂ استراحت

دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں، جلسۂ استراحت میں حسب ذیل کلمات اور دعائیں پڑھنی ثابت ہیں۔

۱۔ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ؕ

۱۔ ترجمہ:۔ اے میرے پروردگار میری بخشش کر دیجئے، اے میرے پروردگار میری بخشش کر دیجئے۔ (اس کو ابوداؤد، ترمذی نے نقل کیا ہے)

۲۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاجْبُرْ لِیْ وَارْفَعْنِیْ ؕ

۲۔ ترجمہ:۔ یا اللہ میری بخشش کر دے، مجھ پر رحم کر، اور مجھ پر عافیت عطا فرما۔ مجھ کو ہدایت دے، مجھ کو روزی دے، میرے نقصان کا عوض دے اور مجھ کو بلند مرتبہ عنایت کر۔ (اس کو ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ ابن السنی

عافیت یعنی صحت و تندرستی دے۔ ہدایت یعنی صحیح راستہ کی رہنمائی فرما۔ نقصان کا عوض یعنی اگر کوئی نقصان مجھ کو پہنچ جائے تو اسکی تلافی کر دے بعض ٹکڑے

بعض کتابوں میں ہیں اور بعض میں نہیں ہیں ہم نے سب کو جمع کر دیا ہے ان دعاؤں کا پڑھنا مستحب ہے ۔

تشہد کا بیان

دو رکعتیں پڑھنے کے بعد بیٹھ کر جو پڑھتے ہیں اس کو تشہد کہتے ہیں، چار رکعتوں والی نماز میں دو دفعہ تشہد کیلئے بیٹھتے ہیں، اسی طرح تین رکعت والی نماز میں بھی دو دفعہ بیٹھتے ہیں پہلے بیٹھنے کو قعدۂ اولی اور آخری رکعت کے بیٹھنے کو قعدۂ اخیرہ کہتے ہیں، قعدۂ اولی میں صرف التحیات پڑھتے ہیں اور قعدۂ اخیرہ میں التحیات کے ساتھ درود شریف اور دعائیں بھی پڑھی جاتی ہیں ان سب دعاؤں کو ذیل میں نقل کیا جاتا ہے ۔

۱۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔

۱۔ ترجمہ :۔ شروع کرتا ہوں، اللہ کے نام اور اللہ کی توفیق سے، بدنی زبانی اور مالی تمام عبادتیں اللہ کیلئے ہیں، اے نبی آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں سلام ہو ہم پر اور خدا کے نیک بندوں پر میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(اس کو نسائی - ابن ماجہ، حاکم نے نقل کیا)

۳۔ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ الخ

۳۔ ترجمہ۔ زبانی بدنی، مالی سب عبادتیں اللہ کے لئے ہیں، باقی کلمات وہی ہیں جو نمبر ۱ میں ذکر کئے (اس التحیات کو صحاح ستہ اور ابن السنی نے نقل کیا)

۳۔ اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ الخ

۳۔ ترجمہ: زبان کی بابرکت عبادتیں اور بدنی، مالی عبادتیں سب اللہ کے لئے ہیں سلام نازل ہو آپ پر باقی کلمات وہی ہیں۔ (اسکو مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، ترمذی [illegible])

۴۔ اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ۔ ۴۔ ترجمہ۔ زبانی عبادتیں، بدنی عبادتیں، مالی عبادتیں سب اللہ کے لئے ہیں میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں (اس کو مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ نے نقل کیا)

۵۔ اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوٰتُ وَالْمُلْكُ لِلّٰهِ الخ

۵۔ ترجمہ: ہر قسم کی زبانی، بدنی، مالی عبادتیں اور بادشاہت اللہ ہی کیلئے ہے باقی کلمات وہی ہیں (اس کو ابو داؤد نے نقل کیا)

۶۔ اَلتَّحِيَّاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ ۔

۶۔ ترجمہ ہر قسم کی زبانی عبادتیں اعمال صالحہ کے لئے ہیں۔ مالی عبادتیں بدنی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں باقی کلمات وہی ہیں۔

اس کو حاکم اور امام مالک نے موقوفاً نقل کیا ہے)

۷۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ۞ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ ۞

ترجمہ:۔ شروع کرتا ہوں خدا کے نام اور خدا کی توفیق سے اس کا نام سب ناموں سے بہتر ہے، ہر قسم کی زبانی، بدنی، مالی، عبادتیں اللہ کے لئے ہیں، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ تعالےٰ کے کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں،

اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالےٰ نے ان کو ڈرانے والا۔ اور خوش خبری سنانے والا بنا کر حق کے ساتھ بھیجا ہے اور اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ قیامت یقیناً آنے والی ہے، اس میں کوئی شک نہیں۔ اے نبیؐ آپ پر سلام نازل ہو اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں، اللہ کا سلام ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر نازل ہو۔ یا اللہ میری مغفرت کردے اور میری صحیح رہنمائی فرما۔

(اس کو طبرانی کبیر اور طبرانی اوسط میں نقل کیا)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ عبداللہ بن مسعودؓ، عبداللہ بن عمرؓ ابوموسیٰ اشعری، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے التحیات کے مختلف صیغے

مرذی ہیں، ہم نے سب کو نقل کر دیا ہے۔ سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ وہ التحیات معمول بہا ہے جس کو نمبر ۲ میں نقل کیا ہے۔ یہ التحیات اپنے صیغوں اور نحوی ترکیب کے اعتبار سے راجح اور افضل ہے، یہ التحیات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے۔ حضرت شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ التحیات اختیار کی ہے جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے اس کو ہم نے ۳ میں نقل کیا ہے التحیات صرف ایک ہی پڑھنی چاہیئے۔

درود شریف

تشہد کے بعد جو درود شریف پڑھا جاتا ہے وہ حسب ذیل ہے:-

۱- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۞ ۱- ترجمہ:- یا اللہ درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی اولاد پر جس طرح تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیمؑ اور ان کی اولاد پر بے شک تو سب خوبیوں کا مالک اور بزرگ ہے۔ یا اللہ برکت نازل کر محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کی اولاد پر جس طرح تو نے برکت نازل کی حضرت ابراہیمؑ اور ان کی اولاد پر بے شک تو بزرگ ہے سب خوبیوں والا۔ (اس کو صحاح ستہ نے نقل کیا)

۲- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ

عَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔

۲۔ ترجمہ: اے اللہ رحمت نازل کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی اولاد پر جس طرح رحمت نازل کی تو نے حضرت ابراہیمؑ پر بیشک تو خوبیوں کے ساتھ سراہا گیا ہے، بزرگ ہے یا اللہ برکت نازل کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی اولاد پر جس طرح تو نے برکت نازل کی حضرت ابراہیمؑ پر بے شک تو سب خوبیوں والا بزرگ ہے۔ (اس کو بخاری، مسلم، نسائی نے نقل کیا)

۳۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔

۳۔ ترجمہ: یا اللہ رحمت نازل کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی اولاد پر جس طرح تو نے رحمت نازل کی حضرت ابراہیمؑ پر بیشک تو خوبیوں والا بزرگ ہے یا اللہ برکت نازل کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل کی آل ابراہیمؑ پر بیشک تو خوبیوں کا مالک بزرگ ہے۔

(اس کو بخاری، نسائی نے نقل کیا)

۴۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔

۴۔ ترجمہ: یا اللہ رحمت نازل کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بیویوں اور ان کی اولاد پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر رحمت نازل کی اور برکت نازل

کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ان کی بیویوں اور ان کی اولاد پر جس طرح تو نے برکت نازل کی حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر بے شک تو سب خوبیوں والا بزرگ ہے۔
(اس کو بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان نے نقل کیا)

۵۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ ط

۵۔ ترجمہ:۔ یا اللہ رحمت بھیج اپنے بندے اور اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جس طرح تو نے رحمت نازل کی حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر۔ اور برکت نازل کر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد پر جس طرح تو نے برکت نازل کی اولاد ابراہیمؑ پر۔
(اس کو بخاری، نسائی، ابن ماجہ نے نقل کیا)

۶۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

۶۔ ترجمہ:۔ یا اللہ رحمت نازل کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جس طرح تو نے رحمت نازل کی حضرت ابراہیمؑ پر اور برکت نازل کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اُن کی اولاد پر جس طرح تو نے برکت نازل کی حضرت ابراہیمؑ پر اور اُن کی اولاد پر (اس کو بخاری نے نقل کیا)

۷۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

۷۔ یا اللہ خاص رحمت بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی اولاد پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ پر رحمت نازل کی اور برکت نازل کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی اولاد پر جس طرح تو نے برکت نازل کی حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر تمام جہانوں میں تو سب خوبیوں کا مالک بزرگ ہے۔

(اس کو مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی نے نقل کیا)

۸۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

۸۔ ترجمہ:۔ یا اللہ رحمت نازل کر حضرت محمد نبی اُمّی صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی اولاد پر، جس طرح تو نے رحمت نازل کی حضرت ابراہیمؑ پر اور برکت نازل کر محمد نبی اُمّی صلی اللہ علیہ وسلم پر جس طرح تو نے برکت نازل کی حضرت ابراہیمؑ پر بے شک تو سب خوبیوں والا بزرگ ہے۔

(اس کو ابوداؤد اور نسائی نے نقل کیا)

۹۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

۹۔ ترجمہ:۔ یا اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی اولاد پر رحمت اور برکت نازل کر کہ جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ پر رحمت اور برکت نازل کی بیشک تو خوبیوں والا بزرگ ہے۔ (اس کو بزار نے نقل کیا)۔

۱۰۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۞ ۱۰۔ ترجمہ :۔ یا اللہ رحمت بھیج محمد نبی اُمی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی اولاد پر جس طرح تو نے رحمت نازل کی حضرت ابراہیمؑ اور اُن کی اولاد پر اور برکت نازل کر محمد نبی اُمی صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی اولاد پر جس طرح تو نے برکت نازل کی حضرت ابراہیمؑ پر بے شک تو سب خوبیوں والا بزرگ ہے۔ (اس کو ابن حبان، حاکم نے نقل کیا)

۱۱۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۞ ۱۱۔ ترجمہ :۔ یا اللہ اپنی رحمت نازل کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی بیویوں پر جو مسلمانوں کی مائیں ہیں اور آپ کی اولاد پر اور آپ کے اہل بیت پر جس طرح رحمت بھیجی تو نے حضرت ابراہیمؑ پر بے شک تو سب خوبیوں والا بزرگ ہے۔ (اس کو ابوداؤد نے نقل کیا)

درود شریف کے وہ تمام کلمات ہم نے جمع کر دیئے ہیں جو صاحب حصن حصین نے اس سلسلہ میں صحیح احادیث سے لکھے ہیں یہ مطلب نہیں کہ تمام درود شریف کے یہی صیغے ہیں بلکہ التحیات کے بعد جس قدر درود پڑھے جا سکتے ہیں وہ یہ ہیں۔

نوافل اور سنن میں اختیار ہے چاہے کوئی صاحب سب کے سب درود شریف کے کلمات پڑھا کریں، البتہ فرائض میں صرف وہ درود پڑھیں جو ہم نے نمبر ۱ میں نقل

کیا ہے وہ اپنے کلمات کے اعتبار سے اور صحت روایت کے اعتبار سے سب درودوں سے افضل ہے، فقیر نے درود شریف کے متعلق ایک رسالہ بھی لکھا ہے، جس کا نام صلوٰۃ و سلام ہے اس میں درود شریف کی فضیلت اور درود شریف کے متعلقات پر کافی بحث کی گئی ہے جن صاحب کو شوق ہو وہ اس رسالہ کو ملاحظہ فرمائیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے، اس کے بعد یہ دعاء پڑھ لے تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ وہ یہ ہے:۔ اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ۔ یا اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے دن اپنے پاس سب سے قریب ترین مقام پر جگہ دیجئے۔

درود شریف کے بعد کی دعائیں

۱۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۔ ترجمہ:۔ یا اللہ میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا ہے، اور گناہوں کو سوائے تیرے کوئی نہیں بخش سکتا، پس تو اپنی طرف سے میری بخشش کر دے اور مجھ پر رحم کر بیشک تو بہت بخشنے والا مہربان ہے۔

(اس کو بخاری، ترمذی، مسلم، نسائی، ابن ماجہ نے نقل کیا)

مسلم شریف میں کثیرا کی جگہ کبیرا کا لفظ بھی آیا ہے اس لئے بہتر ہے کہ کثیرا کبیرا پڑھے، فقیر کا یہی معمول ہے اگرچہ بعض علماء نے کبھی کثیرا اور کبھی کبیرا پڑھنے کو بھی اختیار کیا ہے۔ یہ دعاء بہت مشہور ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تعلیم کی تھی۔

۳۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ۔

ترجمہ:۔ یا اللہ میرے وہ گناہ بخش دے جو میں نے پہلے کئے اور جو بعد میں کئے اور جو پوشیدہ کئے اور جو علانیہ کئے اور جو میں نے زیادتیاں کیں اور ایسے گناہ جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے، سوائے تیرے کوئی معبود نہیں۔

(اس کو مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی نے نقل کیا)

اسراف کے معنی حد سے زیادہ تجاوز کرنے کے ہیں۔ قرآن میں ارشاد ہے إِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ۔ یعنی اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ہے اس لئے ترجمہ میں زیادتیاں کیں کر دیا۔ آگے بڑھانے والا پیچھے ہٹانے والا جس کو چاہے اپنے الطاف و کرم سے بلند مرتبہ پر پہنچا دے اور جس کو چاہے اپنے الطاف و مہربانی سے محروم کر دے اور بلندی سے پستی کی جانب پھینک دے کَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ۔

۴۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ

۴۔ یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں، دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنوں سے اور مسیح دجال کے فتنہ کی برائی سے

نقل کیا اس کو ابن ماجہ، ترمذی، ابو داؤد، نسائی۔ ابن حبان نے

زندگی اور موت کے فتنے راہِ حق سے پھر جانا، زندگی میں گمراہ ہو جانا، موت کے وقت شیطان کے فریب میں آجانا، یا خاتمہ بخیر نہ ہونا، دجّال کا فتنہ تو مشہور ہے۔ دجال کو مسیح بھی کہتے ہیں یعنی ممسوح۔ ممسوح کہتے ہیں مٹے ہوئے کو اس کی ایک آنکھ مٹی ہوئی ہوگی۔ یا یہ مطلب ہے کہ وہ زمین پر بہت چلے گا۔ یا یہ مطلب کہ وہ بیماروں پر ہاتھ پھیرا کرے گا، مسیح کے بہت سے معنی ہیں، حضرت عیسیٰ کو بھی مسیح کہا گیا ہے وہاں مبارک کے معنی ہیں، وہ عبرانی لفظ مشیح سے معرب ہے اور دجال کا مسیح عربی لفظ ہے۔ باقی تفصیل کتب تفاسیر میں تلاش کیجئے۔

۴۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ٭

۴۔ ترجمہ:۔ یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری مسیح دجّال کے فتنے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنوں سے۔ یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں گناہ اور قرض سے

(اس کو بخاری، مسلم، ابوداؤد نے نقل کیا)

۵۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَا اَللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ٥

۵۔ ترجمہ :۔ یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! اے یکتا اے بے نیاز، ایسا بے نیاز جس نے نہ کسی کو جنا اور جو نہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کے جوڑ کا ہے، میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میرے گناہ بخش دے بیشک تو بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔ (اسکو ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ نے نقل کیا)

اس کا کوئی جوڑ نہیں یعنی کفو اور برادری اس کی کوئی نہیں، صمد کے معنی ہیں جو کسی کا محتاج نہ ہو اور اس کے سب محتاج ہوں۔

۶۔ اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۔

۶۔ یا اللہ تو مجھ سے آسان حساب لیجیو (اس کو حاکم نے نقل کیا)

۷۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ۔ ۷۔ ترجمہ:۔ یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں کانے دجال کے فتنہ سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے (اس کو مسلم نے روایت کیا)

۸۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ الصّٰلِحُوْنَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الصّٰلِحُوْنَ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۔

۸۔ ترجمہ: یا اللہ میں تجھ سے وہ تمام بھلائیاں مانگتا ہوں جو میں جانتا ہوں اور جو میں نہیں جانتا۔ یا اللہ میں تجھ سے وہ بھلائی مانگتا ہوں جو تیرے نیک بندے تجھ سے مانگا کرتے ہیں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس چیز کی برائی سے جس چیز کی برائی سے تیرے نیک بندے پناہ مانگا کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب ہم کو دنیا میں بھی بھلائی دے اور ہم کو آگ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔ اے ہمارے رب ہم کو وہ چیز عطا کر جس کا تو نے اپنے رسولوں سے وعدہ کیا ہے اور ہم کو قیامت کے دن رسوا نہ کر بے شک تو اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔ (اس کو ابن ابی شیبہ نے موقوفاً روایت کیا ہے)

یہ دعا بہت جامع ہے عام طور پر جب کوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتا اور یہ کہتا کہ کوئی دعا مجھ کو بتا دیجئے تو آپ اس کو ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ الخ بتا دیا کرتے تھے اور جب وہ پھر دریافت کرتا تو فرماتے دنیا اور آخرت کی بھلائی کے بعد اور کیا چاہتا ہے۔

۹۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اِلٰی اٰخِرِہٖ ۹۔ ترجمہ: یہ وہی سید الاستغفار ہے جو صبح شام کے وظیفوں میں نمبر ۱۲ میں لکھا جا چکا ہے۔

۱۰۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَالْعَزِیْمَةَ عَلَی الرُّشْدِ اَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْئَلُكَ قَلْبًا سَلِیْمًا وَّ لِسَانًا صَادِقًا وَّاَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ۔

۱۰۔ ترجمہ: یا اللہ میں تجھ سے نیک کاموں میں ثابت قدمی اور ہدایت پر مضبوطی مانگتا ہوں اور نعمت پر شکر ادا کرنے اور عبادت کو اچھی طرح بجا لانے

کی توفیق مانگتا ہوں اور دل شرک سے پاک اور زبان سچ بولنے والی مانگتا ہوں اور جو چیز تیرے علم میں اچھی ہے وہ مانگتا ہوں اور جو چیز تیرے علم میں بُری ہے اس سے پناہ مانگتا ہوں اور میرے جو گناہ تیرے علم میں ہیں ان سے بخشش مانگتا ہوں۔

تشہد اور درود کے بعد ان دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھ لے، تو اول اور سُنّتیں میں چاہیے یہ سب دعائیں پڑھیں لیکن فرائض میں صرف ایک دعا کا پڑھ لینا کافی ہے ان دعاؤں کے بعد نماز ختم ہو جائے گی اور نمازی سلام پھیرے گا۔ سلام کے بعد جو دعائیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں وہ ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

۲۷۔ نماز کے بعد کی دُعائیں

۱۔ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

ا۔ ترجمہ: اللہ بہت بڑا ہے۔ میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں یا اللہ تو ہر قسم کے عیب سے پاک اور سالم اور ہر قسم کی سلامتی تیری ہی جانب سے ملتی ہے، تو برکت والا ہے اے صاحب بزرگی اور بخشش کے۔

(اس کو ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ طبرانی۔ ابن السنی نے نقل کیا)

۲۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

يُحْيِي وَيُمِيتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ط اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ +

۲۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے، پیدا کرتا ہے اور موت دیتا ہے، ہر قسم کی بھلائی اس کے قبضہ میں ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ یا اللہ تو جو کچھ دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور تو جو کچھ روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں، کسی ذی اثر کا اثر تیرے مقابلہ میں کام نہیں آتا۔

(اس کو بخاری مسلم، ابوداؤد، نسائی، بزار، طبرانی، ابن السنی نے نقل کیا)

۳۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ +

۳۔ ترجمہ: یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں کفر سے اور فقر سے اور قبر کے عذاب سے۔ (اس کو نسائی، حاکم، ابن ابی شیبہ، ابن السنی نے نقل کیا)

۴۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

۴۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے حکومت اور اسی کے لئے حمد ہے اسکو تین مرتبہ پڑھے۔

(اس کو بخاری اور نسائی نے نقل کیا)

او مرۃً وبعدہٗ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ وَلَہُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ ؕ

یا اس کلمہ کو ایک مرتبہ پڑھے اور اس کے بعد یہ پڑھے، گناہوں سے بچانے اور نیکی کی توفیق دینے کی طاقت سوائے اللہ کے کسی میں نہیں، کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالےٰ کے، ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں، ہر قسم کی نعمت و انعام اسی کی طرف سے ہے اور اسی کی جانب سے فضل ہے اور ہر قسم کی اچھی تعریف کا وہی مستحق ہے، سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں، ہم اس بات کا اقرار اس حالت میں کرتے ہیں کہ دین کو اسی کے لئے خالص قرار دیتے ہیں اگرچہ کافر برا مانیں۔

(اس کو مسلم، ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ابی شیبہ نے نقل کیا)

بخاری اور نسائی میں تو مذکورہ بالا کلمہ کا پڑھنا تین مرتبہ مذکور ہے، اور باقی حدیث کی کتابوں میں یہ ہے کہ چاہے ایک ہی مرتبہ پڑھے بہر حال لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ کو تین مرتبہ پڑھے یا ایک مرتبہ پڑھے اس کلمہ کو پڑھنے کے بعد لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ سے کافرون تک پڑھے۔ یہ جو فرمایا کہ ہم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اقرار اس حالت میں کرتے ہیں کہ دین کو اسی کے لئے خالص قرار دیتے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے اس کے دین یعنی اسلام میں اور کسی مذہب کی آمیزش اور ملاوٹ نہیں کرلی بلکہ جو صاف ستھرا دین ہم کو ملا ہے ہم اس پر عمل کرتے ہیں خواہ ہماری اس یکسوئی اور یک رنگی سے کافر

ناراض ہوں اور برا مانیں تو مانا کریں، ہم کو اس کی پرواہ نہیں یا یہ مطلب کہ ہم خالص توحید کو بتوں کی پرستش سے محفوظ رکھتے ہیں اور توحید الٰہی کو بت پرستی سے خلط ملط نہیں کرتے۔ حضرت حافظ رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے

برو در میخانہ رفتن کار یکرنگاں بود
خود فروشاں را بکوئے میفروشاں راہ نیست

۵۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الدُّنْیَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۔ ترجمہ:۔ یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری ارذل اور خوار زندگی سے، اور پناہ مانگتا ہوں تیری دنیا کے فتنوں سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب سے۔ (اسکو بخاری، ترمذی، نسائی نے نقل کیا)

رذیل عمر سے مراد ہے کہ اتنا بڑھاپا ہو جاوے کہ لوگ پریشان ہو جائیں اور میں زندوں بیمار ہو جاؤں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ارذل عمر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ کیونکہ بڑھاپے میں آدمی اپاہج ہو جاتا ہے اور لوگ خدمت سے گھبرا جاتے ہیں، اردو میں یوں دعا کیا کرتے ہیں، الٰہی چلتے ہاتھ پاؤں اٹھا یو کسی کا محتاج نہ کیجیو۔

۶۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔

۶۔ ترجمہ:۔ یا اللہ مجھے بخش دیجئے، مجھ پر رحم کیجئے، مجھے سیدھی راہ پر قائم رکھیے اور مجھ کو روزی عطا کیجئے۔ (اس کو ابو عوانہ نے نقل کیا)

۷۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ اَعِذْنِيْ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ؕ

۷۔ ترجمہ:۔ یا اللہ اے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار مجھ کو دوزخ کی لپیٹ اور گرمی سے اور قبر کے عذاب سے محفوظ رکھ ؕ

(اس کو طبرانی نے اوسط میں نقل کیا)

۸۔ رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ؕ

۸۔ ترجمہ:۔ اے میرے رب مجھے اس دن عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو قبروں سے اٹھائے گا ؕ

(اس کو ابو عوانہ، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ نے نقل کیا)

۹۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ؕ

۹۔ ترجمہ:۔ یا اللہ میرے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے اور میرے خفیہ اور علانیہ گناہ بخش دے۔ اور جو میں نے زیادتیاں کی ہیں وہ بھی بخش دے اور وہ بھی گناہ بخش دے جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ؕ (اس کو ابوداؤد، مسلم، ترمذی، ابن حبان نے نقل کیا)

اگلے پچھلے گناہوں سے مراد وہ گناہ ہیں جو گزر چکے اور جو ہونے والے ہیں یعنی جو ابھی نہیں کئے اور آئندہ زندگی میں واقع ہوں یا پڑ لئے

اور نیّے گناہ، یہ دعا چونکہ اور پگذر چکی ہے اسلئے زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں۔

۱۰۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَہِیْدٌ اَنَّكَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَہِیْدٌ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَہِیْدٌ اَنَّ الْعِبَادَ کُلَّھُمْ اِخْوَۃٌ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اِجْعَلْنِیْ مُخْلِصًا لَّكَ وَاَھْلِیْ فِیْ کُلِّ سَاعَۃٍ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اِسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اَللّٰہُ الْاَکْبَرُ اَللّٰہُ الْاَکْبَرُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَللّٰہُ الْاَکْبَرُ اَللّٰہُ الْاَکْبَرُ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اَللّٰہُ الْاَکْبَرُ الْاَکْبَرُ ؕ

۱۰۔ ترجمہ:۔ اے اللہ، اے ہمارے اور ہر چیز کے پروردگار! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تو یکتا پروردگار ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ اے اللہ اور اے ہمارے اور ہر چیز کے رب میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ اے اللہ، اے ہمارے اور ہر چیز کے رب میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے بندے مسلمان سب کے سب آپس میں بھائی ہیں، اے اللہ اے ہمارے اور ہر چیز کے رب مجھ کو اور میرے اہل و عیال کو دنیا اور آخرت کی ہر گھڑی میں اپنا مخلص اور مخصوص بنا دے اے صاحب بزرگی اور بخشش کے میری دعا اور شنا سُن اور قبول فرما، اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بزرگ ہے

وہی آسمان وزمین کو روشنی بخشنے والا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بزرگ ہے
اللہ مجھ کو کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔ اللہ سب بڑوں کا بڑا ہے۔
(اس کو ابوداؤد۔ ابن السنی نے نقل کیا۔)

۱۱۔ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن حبان۔ حاکم۔ ابن السنی)

۱۱۔ ترجمہ۔ یا اللہ میری مدد کر اپنے ذکر اور اپنے شکر اور اپنی عبادت پر
(اسکو ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن حبان۔ حاکم۔ ابن السنی نے نقل کیا)

۱۲۔ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ عِصْمَةَ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ فِیْهَا مَعَاشِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نَقِمَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَیْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ۔ (نسائی۔ ابن حبان)

۱۲۔ ترجمہ۔ یا اللہ میرے دین کو درست کر دیجئے۔ جس دین کو آپ نے میرے کاموں کی حفاظت کا سبب بنایا ہے۔ اور میری دنیا کی بھی اصلاح کر دیجئے جس دنیا میں آپ نے میری زندگی مقرر کی ہے۔ یا اللہ میں تیرے غضب سے پناہ مانگتا ہوں۔ تیری خوشنودی کے ساتھ اور تیرے انتقام سے پناہ مانگتا ہوں تیری معافی کے ساتھ اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری صفات جلالیہ سے تیری صفات جمالیہ کے ساتھ۔ تو جو کچھ عطا کر دے اسے کوئی منع کرنے والا نہیں

اور تو جو کچھ روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں۔ اور تیری قضا اور تیرے حکم کو کوئی لوٹانے والا نہیں اور کسی صاحب اثر کا اثر تیرے مقابلہ میں کام نہیں آسکتا۔

(اس کو نسائی۔ ابن حبان نے نقل کیا)

بعض روایتوں میں مَعَاشِیْ کے آگے اتنا اور ہے اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیْ جَعَلْتَ اِلَیْهَا مَرْجِعِیْ (یا اللہ میری آخرت کی اصلاح فرما دیجئے جس کو تو نے میرے لوٹنے کی جگہ اور میرا مرجع بنایا ہے) ابن السنی نے ہر جملہ کو تین تین دفعہ کہنا نقل کیا ہے لیکن تین تین دفعہ کہنا وَلَا یَنْفَعُ تک ذکر کیا ہے یعنی آخری ٹکڑے کے ساتھ تین دفعہ کا لفظ نہیں ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ آپ اس دعا کو اتنی بلند آواز سے پڑھتے تھے کہ آپ کے اصحاب سن لیا کرتے تھے۔

۱۳۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطَائِیْ وَعَمَدِیْ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ بِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ لَا یَهْدِیْ لِصَالِحِهَا وَلَا یَصْرِفُ سَیِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ۔ (بز ار)

۱۳۔ ترجمہ۔ یا اللہ جو گناہ بھول چوک سے ہو گیا وہ بھی معاف کر دے۔ اور جو جان بوجھ کر کیا وہ بھی معاف کر دے۔ یا اللہ مجھکو راہ دکھا اچھے اعمال کی اور بہتر اخلاق کی۔ نیک اعمال کی سوائے تیرے کوئی رہنمائی نہیں کر سکتا۔ اور برے اعمال سے محفوظ رکھنا اور برے کاموں کی برائی سے بچانا سوائے تیرے کسی کا کام نہیں۔ (اس کو بزار نے نقل کیا)

۱۴۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ

فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ (ابو عوانہ حاکم)

۱۴- ترجمہ - یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنوں سے اور کانے دجّال کے شر سے ۔

(اس کو ابو عوانہ اور حاکم نے نقل کیا)

۱۵- اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطَايَ وَذُنُوْبِيْ كُلَّهَا اَللّٰهُمَّ انْعِشْنِيْ وَاَحْيِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَاهْدِنِيْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ اِنَّهٗ لَا يَهْدِيْ لِصَالِحِهَا وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ ۔

(حاکم - طبرانی - ابن السنی)

۱۵- ترجمہ - یا اللہ میری خطائیں اور تمام گناہ بخش دیجئے - یا اللہ میرا مرتبہ بلند کر اور مجھ کو زندہ رکھ - اور مجھ کو روزی دے - اور میری رہنمائی کر - نیک اعمال اور بہترین اخلاق کی طرف - سوائے تیرے نہ تو کوئی بھلے اعمال کی رہنمائی کر سکتا ہے اور نہ تیرے سوا کوئی بُرے اعمال کی برائی کو دور کر سکتا ہے ۔

(اس کو طبرانی - ابن السنی نے نقل کیا)

خطائیں اور گناہ یعنی صغیرہ اور کبیرہ سب گناہ بخش دے ۔ نَعَشَ کے معنی ہیں بلند کرنا - مطلب یہ ہے کہ میرا مرتبہ اور میری قدر و منزلت دین و دنیا میں بلند کر - زندہ رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ اچھی طرح زندہ رکھ اور نیکی کی توفیق دے اور نیک بختوں کی سی زندگی عطا فرما - حدیث میں آتا ہے وہ شخص بڑا خوش نصیب ہے جس کی عمر بڑی ہو - اور اعمال اچھے ہوں ۔

بعض روایتوں میں بجائے اَحْيِنِيْ کے وَاجْبُرْنِيْ آیا ہے - اگر وَاجْبُرْنِيْ پڑھیں

تو مطلب یہ ہوگا کہ میری حالت درست کر دے۔

۱۶- اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ۔ (احمد۔ طبرانی۔ حاکم)

۱۶- ترجمہ۔ یا اللہ میرے دین کی اصلاح کر دے اور میرے گھر میں فراخی عطا کر اور میرے رزق میں برکت دے۔ (اس کو احمد۔ طبرانی۔ حاکم نے نقل کیا)

گھر میں فراخی کا مطلب یہ ہے کہ محنت اور سوال کے بغیر روزی عطا فرما۔ یا یہ مطلب ہے کہ گھر کی تنگی دور کر دے۔ اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ میری قبر کو کشادہ اور فراخ کر دے۔ اور قبر کی تنگی سے محفوظ رکھ۔

۱۷- سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ (ابو یعلیٰ۔ ابن السنی)

۱۷- ترجمہ۔ آپ کا رب جو حکومت اور غلبہ والا ہے وہ رب ان تمام باتوں سے پاک ہے جو کافر اس کے متعلق بیان کرتے ہیں۔ اور سلام ہو رسولوں پر اور سب قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

(اس کو ابو یعلیٰ اور ابن السنی نے نقل کیا)

کافر جو باتیں بیان کرتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں جو عیب لگاتے ہیں ان عیوب سے اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ اور اللہ تعالیٰ حکومت اور غلبہ کا مالک ہے۔ یہ کافر اس کے اختیارات اس کی مخلوق میں تقسیم کرتے ہیں اور مختلف چیزوں کا مالک دوسروں کو سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ خود ہی ہر چیز کا مالک ہے۔ اور تمام امور کا اختیار اسی کو ہے۔ وہ اپنے اختیارات کسی کو تفویض نہیں کرتا۔

۱۸- کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی وفرغ من صلوتہ مسح بیمینہ علی راسہ بسم اللّٰہ الذی لا الٰہ الا ھو الرحمٰن الرحیم اللّٰھم اذھب عنی الھم والحزن ۔

(بزار۔ طبرانی فی الاوسط۔ ابن السنی)

۱۸- ترجمہ ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عام عادت یہ تھی کہ جب آپ نماز سے فارغ ہوتے تھے۔ تو اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے سر پر پھیرتے تھے۔ اور یہ دعا پڑھتے تھے۔ میں اس خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ جو رحمان اور رحیم ہے۔ یا اللہ مجھ سے غم اور فکر کو دور کر دے ۔ (اس کو بزار نے۔ طبرانی نے اوسط میں اور ابن السنی نے)

۱۹- اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ الرحمٰن الرحیم اللّٰھم اذھب عنی الھم والحزن ۔ (ابن السنی)

۱۹- ترجمہ ۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔ کوئی معبود نہیں ہے۔ یا اللہ ہر قسم کا فکر اور غم مجھ سے دور کر دے

(اس کو ابن السنی نے نقل کیا)

یہ دعا بھی سر پر ہاتھ رکھ کر یا سر پر ہاتھ پھیر کر پڑھنی چاہیئے۔ اور اوپر کی دعا میں اور اس میں چند الفاظ کا فرق ہے۔ اس میں بسم اللہ الذی ہے اسمیں اشھد ان لا الٰہ ہے ۔

۲۰- اللّٰھم انی اعوذ بک من کل عمل یخزینی واعوذ بک من کل صاحب یردینی واعوذ بک من کل امل یلھینی واعوذ بک من کل فقر ینسینی واعوذ بک

مِنْ كُلِّ غِنًى يُّطْغِيْنِيْ ۔ (ابن السنی)

۳۰۔ ترجمہ: یا اللہ میں ہر ایسے عمل سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو مجھ کو رسوا اور ذلیل کر دے۔ اور ہر ایسے دوست سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو مجھکو ہلاک کر دے اور ہر ایسی امید اور تمنا سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو مجھکو تیرے ذکر سے غافل کر دے اور ہر ایسی محتاجگی اور فقر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو مجھکو تیری یاد بھلا دے۔ اور ہر ایسی سرمایہ داری اور مالداری سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو مجھے سرکش بنا دے (اس کو ابن السنی نے نقل کیا)

۳۱۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَيْرَ عُمُرِيْ اٰخِرَهٗ وَخَيْرَ عَمَلِيْ خَوَاتِيْمَهٗ وَاجْعَلْ خَيْرَ اَيَّامِيْ يَوْمَ اَلْقَاكَ ۔ (ابن السنی)

۳۱۔ ترجمہ۔ یا اللہ میری عمر کے آخری حصہ کو بہترین بنا دے۔ اور میرے آخری اور خاتمہ کے عمل کو بہتر کر دے۔ اور میرے دنوں میں سے اس دن کو میرے واسطے بہتر بنا دے جس دن تجھ سے ملاقات کروں۔ (اس کو ابن السنی نے نقل کیا)

آخری عمر سے مراد یہ ہے کہ اگر ابتدائی عمر اور درمیانی عمر میں کچھ کوتاہیاں بھی ہو جائیں تو عمر کا آخری حصہ اچھا ہو جانے سے اس کی تلافی ہو جائیگی۔ عمر کا آخری حصہ اچھے اعمال میں گذرے تو امید اچھی ہے اسی طرح خواتم عمل کا مطلب بھی یہ ہے کہ جن اعمال پر خاتمہ ہو وہ عمل اچھے اور بہتر ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا دن بہتر ہو یعنی جس دن اس سے ملاقات ہو تو اللہ تعالیٰ خوش ہو کر ملاقات کرے۔

۳۲۔ اَللّٰهُمَّ لَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ الْبَاْسِ فَاِنَّ مَنْ تُخْزِهٖ يَوْمَ الْبَاْسِ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۔ (ابن السنی)

۲۲۔ ترجمہ۔ یا اللہ مجھے قیامت کے دن رسوا نہ کیجیو۔ اور عذاب کے دن رسوا نہ کیجیو۔ بے شک جس کو تو نے عذاب کے دن رسوا کر دیا وہی رسوا ہوا۔

(اس کو ابن السنی نے نقل کیا)

باس کے معنی ہم نے عذاب کئے ہیں۔ باس کے معنی جنگ کے بھی آتے ہیں اگر جنگ مراد لی جائے تو مطلب یہ ہوگا اور کفار کے مقابلہ میں رسوا نہ کیجیو۔ رسوائی کا یہ مطلب کہ لڑائی میں بھاگ جاؤں۔ یا دشمنوں کے مقابلہ میں کسی کمزوری کا اظہار کروں۔ اور اگر عذاب مراد لیا جائے تو پھر یہ مطلب ہوگا کہ قیامت کے دن جب گنہگاروں کو عذاب کا حکم ہو تو میں اسوقت محفوظ رہوں اور مجھ کو عذاب کی ذلت و رسوائی سے بچایا جائے۔

۲۳۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ٥ (ثلٰث مرّات) (ابن السنی)

۲۳۔ ترجمہ۔ میں اللہ تعالیٰ کی جو بزرگ ہے پاکی بیان کرتا ہوں۔ اس حال میں کہ میری پاکی اس کی تعریف کو شامل ہے کسی کو گناہوں سے بچانے اور نیکی کی توفیق دینے کی طاقت سوائے اس اللہ کے نہیں جو بلند اور بزرگ ہے۔

ان کلمات کو تین مرتبہ پڑھے۔ (اسکو ابن السنی نے نقل کیا)

۲۴۔ اَللّٰھُمَّ اِلٰھِیْ وَاِلٰہَ اِبْرَاھِیْمَ وَاِسْحَاقَ وَیَعْقُوْبَ وَاِلٰہَ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ اَسْئَلُکَ اَنْ تَسْتَجِیْبَ دَعْوَتِیْ فَاِنِّیْ مُضْطَرٌّ وَتَعْصِمَنِیْ فِیْ دِیْنِیْ فَاِنِّیْ مُبْتَلیً وَتَنَالُنِیْ بِرَحْمَتِکَ

فَاِنِّیْ مُذْنِبٌ وَّ نَجِّنِیْ عَنِ الْفَقْرِ فَاِنِّیْ مُتَمَسْکِنٌ ۔ (ابن السنی)

۲۴۔ ترجمہ:۔ یا اللہ اے میرے معبود اور حضرت ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کے معبود اور حضرت جبرئیل میکائیل اور حضرت اسرافیل علیہم السلام کے معبود میں تجھ سے عرض کرتا ہوں کہ میری دعا قبول کر لے میں سخت مضطر اور بیقرار ہوں اور میرے دین کی حفاظت کر میں امتحان میں مبتلا ہوں اور مجھ کو اپنی رحمت میں چھپا لے میں گنہگار ہوں اور مجھ کو فقر و احتیاج سے بچا میں غربت اور مسکنت میں الجھ گیا ہوں ۔

(اس کو ابن السنی نے نقل کیا)

دین کے احکام بجا لانا اور اس کی ممنوعات سے بچنا ایک خود مستقل امتحان اور آزمائش ہے ۔

۲۵۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ ۔ ثلث مرات (ابن السنی)

۲۵۔ ترجمہ۔ میں بخشش طلب کرتا ہوں اس خدا سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا اور سب کو قائم رکھنے والا ہے اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ یہ کلمات تین مرتبہ پڑھے ۔

(اس کو ابن السنی نے نقل کیا۔)

۲۶۔ المعوذتین (ترمذی۔ ابو داؤد۔ نسائی۔ ابن حبان۔ حاکم۔ ابن السنی)

۲۶۔ ترجمہ۔ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی دونوں سورتیں۔

(اس کو ترمذی۔ ابو داؤد۔ نسائی۔ ابن حبان۔ حاکم۔ ابن السنی نے نقل کیا)

۲۷- آیۃ الکرسی ۔ (نسائی۔ ابن حبان۔ ابن السنی)

۲۷- ترجمہ - آیۃ الکرسی ۔ (اس کو نسائی۔ ابن حبان۔ ابن السنی نے نقل کیا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو شخص نماز کے پیچھے آیۃ الکرسی پڑھ لیتا ہے اسکو دوسری نماز تک جنت میں جانے سے بجز موت کے کوئی چیز مانع نہیں ہوتی۔ مطلب یہ ہے کہ ایک نماز سے لیکر دوسری نماز تک کے درمیانی وقت میں اگر یہ شخص مر جائے تو جنت میں داخل ہوگا آیۃ الکرسی ہم صبح و شام کے مشترک وظیفوں میں نقل کر چکے ہیں۔

۲۸- قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (عشر مرات)

۲۸- ترجمہ - پوری قل ہو اللہ کا دس مرتبہ پڑھنا (اسکو ابن السنی نے نقل کیا) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ تین کام ایسے ہیں کہ جس شخص میں ان میں سے ایک بھی پایا جائیگا اس کو جنت میں داخل کرنے کے بعد عام اجازت ہوگی کہ وہ جس حور کو پسند کرے اس حور سے اسکا نکاح کر دیا جائیگا۔ وہ تین کام یہ ہیں۔(۱) کسی کی خفیہ اور پسندیدہ امانت کو واپس کر دینا۔ (۲) قاتل کو معاف کر دینا۔ (۳) ہر فرض نماز کے بعد دس مرتبہ سورۃ قل ہو اللہ کا پڑھنا۔ خفیہ اور پسندیدہ کا مطلب یہ ہے کہ امانت کا کسی کو علم بھی نہ تھا اور وہ امانت اسکو مرغوب بھی تھی کہ اسکو واپس کرنے کو جی نہیں چاہتا تھا۔ پھر بھی اس امانت کو ادا کر دیا۔ قاتل کو معاف کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس سے قصاص بھی نہیں لیا اور دیت بھی چھوڑ دی۔

۲۹- فاتحۃ الکتاب۔ آیۃ الکرسی۔ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٥ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ٭ (ابن السنی)

۲۹۔ ترجمہ۔ سورۂ فاتحہ۔ آیۃ الکرسی۔ اور دو آیتیں آلِ عمران کی یعنی اللہ نے گواہی دی اس بات کی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور اہل علم نے وہی حاکم ہے انصاف کا کسی کو بندگی نہیں سوا اسکے زبردست ہے حکمت والا۔ تو کہہ یا اللہ مالک سلطنت کے تو حکومت دے جسکو چاہے اور سلطنت چھین لے جس سے چاہے اور عزت دے جسکو چاہے اور ذلیل کرے جسکو چاہے سب خوبیاں تیرے ہی قبضہ میں ہیں بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے تو لے آئے رات کو دن میں اور تو لے آئے دن کو رات میں اور تو نکالے جیتا مردے سے اور تو نکالے مردہ جیتے سے اور تو رزق دے جس کو چاہے بے شمار ٭

(اس کو ابن السنی نے نقل کیا)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور آلِ عمران کی دونوں آیتوں کو جب اللہ تعالےٰ نے نازل کرنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے عرض کیا اے اللہ تو ہم کو زمین پر نازل کرتا ہے اور ان لوگوں پر نازل کرتا ہے جو

بڑی نافرمانی کریں گے - اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو بندہ نماز کے بعد کلمہ کو پڑھ لیا کریگا اسکو میں جنت میں جگہ دونگا - خواہ وہ کیسی حالت میں بھی ہو اور اس کو حظیرۃ القدس کے مخصوص مقام پر ٹھہراؤں گا - اور اس شخص کو ہر روز ستر بار رحمت کی نظر سے نوازوں گا - اور اس کی ستر حاجتیں پوری کردوں گا - ان حاجتوں میں سے کم سے کم درجہ کی حاجت مغفرت ہوگی - اور اس شخص کو ہر دشمن سے محفوظ رکھوں گا +

۳۴- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لیکون منھن کلھن ثلثا وثلثین مرۃ + (بخاری مسلم نسائی)

۳۴- ترجمہ - فرض نماز کا سلام پھیرنے کے بعد سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر ان تینوں کلموں کو تینتیس (۳۳) بار پڑھے + (اسکو بخاری مسلم نسائی نے نقل کیا) مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کو گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے تاکہ سب کی تعداد تینتیس (۳۳) ہو جائے - بخاری کی ایک روایت میں ہر کلمہ کو دس دس مرتبہ پڑھنے کا ذکر بھی ہے -

۳۵- من سبح اللہ دبر کل صلوۃ ثلثا وثلثین وحمد اللہ ثلاثا وثلثین وکبر اللہ ثلثا وثلثین ثم قال تمام المائۃ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ غفر خطایاہ وان کان زبد البحر +

(مسلم - ابو داؤد - نسائی)

۳۵- ترجمہ - جس شخص نے ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار اللہ اکبر کہا اور پورے سو کرنے کیلئے اس کلمہ کو پڑھے - کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے وہ اکیلا ہے - اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی حکومت ہے

اور اسی کو تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے تو اس شخص کی تمام خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں۔ اگرچہ وہ خطائیں سمندر کے جھاگ کی برابر ہوں۔

(اس کو مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی نے نقل کیا)

مطلب یہ ہے کہ تینوں کلموں کو تینتیس تینتیس مرتبہ پڑھیگا تو ننانوے ہو جائیں گے۔ اب ایک دفعہ لا الٰہ سے قدیر تک پڑھنے تو پورا وظیفہ سو عدد ہو گیا۔ گویا آخری کلمہ نے سو پورے کر دیئے۔ جو شخص ہر نماز کے بعد اس وظیفہ کو پڑھتا ہے اس کی سب خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں۔

۴۲۔ معقبات لا یخیب قائلھن او فاعلھن۔ دبر کل صلوۃ مکتوبۃ ثلث وثلثون تسبیحۃ وثلث وثلثون تحمیدۃ واربع وثلثون تکبیرۃ (مسلم۔ ترمذی۔ نسائی)

۴۲۔ ترجمہ۔ چند چیزیں نماز فرض کے بعد ایسی ہیں کہ ان کا پڑھنے والا یا کرنے والا محروم نہیں ہوتا۔ وہ چیزیں یہ ہیں۔ تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہنا۔ (اس کو مسلم۔ ترمذی۔ نسائی نے نقل کیا)

اس روایت میں سبحان اللہ اور الحمد للہ تینتیس تینتیس مرتبہ ہے اور اللہ اکبر چونتیس مرتبہ ہے۔

۴۳۔ من سبح دبر کل صلوۃ مکتوبۃ مائۃ وکبر مائۃ وھلل مائۃ وحمد مائۃ غفرلہ ذنوبہ وان کانت اکثر من زبد البحر۔ (نسائی)

۴۳۔ ترجمہ۔ جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد سو مرتبہ سبحان اللہ سو

مرتبہ اللہ اکبر سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ اور سو مرتبہ الحمد للہ کہا اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اگرچہ وہ گناہ سمندر کے جھاگوں سے بھی زیادہ ہوں ۔

(اسکو نسائی نے نقل کیا)

اس روایت میں چار کلموں کو سو سو مرتبہ پڑھنے کا ذکر ہے سمندر کے جھاگوں سے مطلب یہ ہے گناہ خواہ کتنے ہی ہوں ۔

۴۳-۱ ومن کل خمسا وعشرین ۔ (نسائی ۔ ابن حبان ۔ حاکم)

۴۳ ۔ ترجمہ ۔ یا ان چاروں کلموں کو پچیس پچیس مرتبہ پڑھ لے ۔

(اس کو نسائی ۔ ابن حبان ۔ حاکم نے نقل کیا)

۴۵-۱ ومن کل من التسبیح و التحمید ثلثا وثلثین و من التکبیر اربعا وثلثین و لا الٰہ الا اللہ عشر مرات (ترمذی

۴۵ ۔ ترجمہ ۔ یا سبحان اللہ اور الحمد للہ تینتیس تینتیس مرتبہ اور اللہ اکبر چونتیس مرتبہ اور لا الٰہ الا اللہ دس مرتبہ پڑھے ۔ (اسکو ترمذی اور نسائی نے نقل کیا)

۴۶ ۔ او کذلک و التکبیر ثلاثا وثلثین ۔ (نسائی)

۴۶ ۔ ترجمہ ۔ یا سبحان اللہ الحمد للہ ۔ اللہ اکبر ان سب کو تینتیس تینتیس مرتبہ اور لا الٰہ الا اللہ کو دس مرتبہ پڑھے ۔ (اس کو نسائی نے نقل کیا)

۴۷-۱ ومن کل من التسبیح و التحمید و التکبیر مائۃ مائۃ مع لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ لو کانت خطایاہ مثل زبد البحر لمحتہا ۔ (احمد)

۴۷ ۔ ترجمہ ۔ یا سبحان اللہ ۔ الحمد للہ اور اللہ اکبر کو سو سو مرتبہ پڑھے ۔ اور

ہر سبیکر ٹے کے ساتھ ایک دفعہ یہ کلمہ پڑھے۔ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں نیکی کی توفیق اور گناہوں سے بچانے کی قوت سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی میں نہیں۔ اگر یہ عمل کیا تو ان کلمات کے پڑھنے والے کے تمام گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ اگرچہ وہ سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں

(اس کو احمد نے نقل کیا)

مطلب یہ ہے کہ سبحان اللہ سو مرتبہ۔ الحمد للہ سو مرتبہ اور اللہ اکبر سو مرتبہ اور ہر کلمہ کو سو مرتبہ پڑھنے کے بعد ایک مرتبہ لا الٰہ الا اللہ سے الا باللہ تک پڑھے۔

۲۸۔ فقط صبح کی نماز کے بعد کی دعائیں اور وظیفے

۱۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّرِزْقًا طَيِّبًا۔ (طبرانی فی الصغیر۔ ابن السنی)

۱۔ ترجمہ۔ یا اللہ میں تجھ سے ایسا علم مانگتا ہوں جو نفع دینے والا ہو اور ایسا عمل مانگتا ہوں جو مقبول ہو اور ایسی روزی مانگتا ہوں جو پاکیزہ ہو۔

(طبرانی نے صغیر میں اور ابن السنی نے نقل کیا)

علم نافع سے مراد وہ علم جس سے دوسروں کو بھی نفع پہنچے۔ اور اپنی بھی اصلاح ہو۔ رزق طیب سے حلال کی روزی یا وہ روزی جس کا قیامت میں حساب دینا نہ پڑے۔

۲۔ اَللّٰهُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ۔ (ابن السنی)

۲۔ ترجمہ۔ یا اللہ اپنے مقاصد تجھ ہی سے مانگتا ہوں اور تیری ہی مدد سے

کافروں پر حملہ کرتا ہوں۔ اور تیری ہی مدد سے جہاد کرتا ہوں۔

(اس کو ابن السنی نے نقل کیا)

ابن السنی کے بعض نسخوں میں یہ دعا چاشت کی نماز کے بعد بھی منقول ہے اس لئے مناسب ہے کہ صبح اور چاشت کی دونوں نمازوں کے بعد اسکو پڑھا جائے۔

۳۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثلاث مرات۔ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ مِنْ عِنْدِكَ وَاَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِكَ وَانْشُرْ عَلَیَّ مِنْ رَحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ۔ (ابن السنی)

۳۔ ترجمہ۔ پاکی بیان کرتا ہوں اللہ بزرگ کی اس حال میں کہ یہ پاکی حمد کو شامل ہے اور نیکی کی توفیق دینا اور گناہوں سے بچانا صرف اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے۔ اس کلمہ کو تین مرتبہ پڑھے۔ پھر کہے یا اللہ اپنی طرف سے میری رہنمائی کر اور مجھ کو اپنے فضل اور اپنی رحمت سے نواز۔ اور مجھ پر اپنی برکتیں نازل کر۔ (اس کو ابن السنی نے نقل کیا)

حضرت قبیصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ بہت بوڑھا ہو گیا ہوں۔ تمام اعضا نے جواب دیدیا ہے۔ مرنے کا زمانہ قریب ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قبیصہ اپنے بڑھاپے کی تفصیل پھر بیان کر۔ حضرت قبیصہ رضؓ نے پھر یہی الفاظ کہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے

کلمات نے نباتات اور جمادات کو جو تیرے قریب ہیں سکو متاثر کر دیا۔ تو کیا چاہتا ہے قبیصہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو کوئی دعا بتا دیجئے جو مجھکو دنیا اور آخرت دونوں میں نفع دے مگر یا رسول اللہ کوئی مختصر سا وظیفہ ہو کیونکہ بڑھاپے کی وجہ سے مجھ کو نسیان بہت ہے۔ اسوقت آپ نے یہ دعا تعلیم کی اور فرمایا اے قبیصہؓ صبح کی نماز کے بعد تو ان کلمات کو پڑھ لیا کر سبحان اللہ سے اللہ یا اللہ تک تین مرتبہ پڑھا کر۔ یہ وظیفہ دنیا کے لئے ہے تجھکو دنیا میں چار بیماریوں سے محفوظ رکھیگا (۱) جذام (۲) جنون (۳) اندھاپن (۴) فالج۔ یعنی اس وظیفہ کی برکت سے تو کوڑھ سے اور جنون سے محفوظ رہیگا۔ بینائی بھی سلامت رہیگی۔ اور فالج سے بھی محفوظ رہیگا۔ تین مرتبہ ان کلمات کو پڑھ کر پھر اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ سے آخر تک پڑھ لیا کر یہ تیری آخرت کیلئے ہے۔ قبیصہؓ نے اس دعا کو یاد کر لیا اور اپنی انگلیوں پر گنتے رہے یعنی ہر کلمہ پر ایک ایک انگلی بند کرتے رہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر یہ شخص اس وظیفہ کو پڑھتا رہا اور بے پروائی اور بے یقینی سے چھوڑا نہیں۔ اور بھول سے ترک نہیں کیا تو قیامت کے دن جنت کے جس دروازے پر اس کا گذر ہوگا۔ وہ اس کو کھلا ہوا ملیگا یعنی جنت کے ہر دروازے سے داخل ہو سکے گا۔

(۴) اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا صَمَدًا لَّمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّ لَا وَلَدًا وَّلَمْ

يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ كتب الله له اربعين الف حسنه (ابن السنی)

(۴) ترجمہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے۔ اُس کا کوئی شریک نہیں وہ اکیلا معبود ہے بے نیاز ہے۔ نہ اس کی بیوی ہے نہ اس کی اولاد ہے اور نہ اس کی کوئی مثل ہے۔ جو شخص صبح کی نماز کے بعد یہ کلمات کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ چالیس ہزار نیکیاں اس کیلئے لکھ دیتا ہے۔

(اسکو ابن السنی نے نقل کیا)

۵۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا (ابن السنی)

۵۔ ترجمہ۔ پاکی بیان کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی اُس کی حمد کے ساتھ بخشش طلب کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے۔ بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

(اس کو ابن السنی نے نقل کیا)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کو صبح کی نماز کے بعد پاؤں سیدھا کرنے سے قبل پڑھا کرتے تھے۔ یعنی تشہد کی ہیئت پر ہی سلام پھیرنے کے بعد پڑھ لیا کرتے تھے۔

۶۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مائة مرة (ابن السنی)

۶۔ ترجمہ۔ سو مرتبہ سورۂ اخلاص یعنی قل ہو اللہ کا پڑھنا۔

(اس کو ابن السنی نے نقل کیا)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو شخص صبح کی نماز کے بعد کسی سے کلام کرنے یا بات کرنے سے پہلے سو مرتبہ قل ہو اللہ پڑھ لیتا ہے اُس کے سال بھر کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۲۹- صبح اور مغرب کی نماز کے بعد کی دعائیں اور وظیفے

۱- اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ قبل ان یتکلم سبع مرّات

(ابوداؤد ـ نسائی ـ ابن حبان)

۱- ترجمہ ـ یا اللہ مجھ کو آگ سے بچا۔ اس دعا کو نماز کے بعد بات کرنے سے قبل سات مرتبہ پڑھے۔ (اس کو ابوداؤد ـ نسائی ـ اور ابن حبان نے نقل کیا)

جس شخص نے اس دعا کو صبح اور مغرب کی نماز کے بعد کسی سے کلام کرنے سے قبل سات مرتبہ پڑھ لیا اور اس دن یا رات میں مر گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ یہ شخص دوزخ کی آگ سے محفوظ رہیگا۔

۲- لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِیْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ قبل ان یتکلم عشر مرات وھو ثان رجلیہ۔

(ترمذی ـ نسائی ـ طبرانی فی الاوسط ـ ابن السنی)

۲- ترجمہ ـ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی سلطنت ہے اسی کو حمد اور تعریف ہے۔ وہی جلاتا اور مارتا ہے اسی کے ہاتھ میں خیر اور بھلائی ہے۔ اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ ان کلمات کو دس مرتبہ نماز کی ہیئت پر بات کرنے سے پہلے پڑھے۔

(اس کو ترمذی ـ نسائی ـ طبرانی نے اوسط میں اور ابن السنی نے نقل کیا)

حدیث کی مختلف کتابوں میں الفاظ کا تھوڑا تھوڑا فرق ہے۔ ہم نے

سب کو جمع کر دیا ہے۔ بعض میں کلام سے قبل نہیں ہے۔ بعض میں ہیئت نماز کی شرط نہیں ہے۔ ابن السنی نے بجائے مغرب کے عصر کی نماز بعد نقل کیا ہے۔ طبرانی نے بجائے دس مرتبہ کے سو مرتبہ نقل کیا ہے۔ بعض میں فقط صبح کا ذکر ہے مغرب کا ذکر نہیں ہے۔ لیکن کثرت روایات کا خیال رکھتے ہوئے اس وظیفہ کو مغرب اور صبح کی نماز کے بعد پڑھے۔ اور کلام کرنے سے قبل پڑھے۔ اور دس مرتبہ پڑھے۔ ہاں اگر ہو سکے تو سو مرتبہ پڑھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ صبح اور مغرب کی نماز کے بعد ان کلمات کو پڑھنے والا اس دن رات میں شیطان کے وسوسوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اور اس کو سوائے شرک کے کوئی گناہ ہلاک نہیں کر سکتا۔ ہر کلمہ کے بدلے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں دس برائیاں مٹا دی جاتی ہیں۔ اور دس درجے بلند کئے جاتے ہیں۔

ضروری ہدایات

(۱) نماز کے بعد پڑھنے کی جتنی دعائیں ہم کو مل سکیں وہ سب ہم نے جمع کر دیں ان دعاؤں میں سے جسقدر آسانی کے ساتھ پڑھی جا سکیں وہ پڑھ لینی چاہئیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی قاعدہ تھا کہ کبھی کوئی دعا پڑھا کرتے تھے اور کبھی کوئی دعا پڑھتے تھے۔ ان دعاؤں میں سے جو شخص جسقدر دعائیں بھی پڑھ لے گا اس کو اتباع سنت کا ثواب ملیگا۔

(۲) اگر سب دعاؤں کے پڑھنے کا موقعہ میسر نہ آئے تو جسقدر دعائیں پڑھے

ان میں اس کا خیال رکھے کہ نماز کے بعد استغفار کو مقدم رکھے۔ استغفار کے بعد اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ اور اس کے بعد لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ جن کو ہم نے نمبر ۱، ۲ میں نقل کیا ہے ضرور پڑھ لیا کرے۔ بعض علماء نے ان کلمات کو سب پر مقدم رکھا ہے۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ اگر اور دعاؤں کا موقعہ نہ ملے تو ان کو ضرور پڑھ لیا جائے۔

(۳) جن دعاؤں کو نماز کے بعد پڑھنے کا حکم ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ نماز کے متصل ہی پڑھی جائیں سوائے ان کے جن کو نماز کی ہیئت پر بیٹھے بیٹھے پڑھنے کا حکم ہے جو کلمات یا دعائیں نماز کی ہیئت پر پڑھنی مسنون ہیں۔ ان کو تو یقیناً نماز ختم کرنے کے بعد ہی پڑھے۔

باقی اور دعائیں جو نماز کے بعد پڑھی جائیں ان میں اتنی گنجائش ہے کہ کچھ وقفہ سے پڑھ لیا کرے۔ مثلاً سنتوں سے فارغ ہو کر پڑھ لیں تو یہ پڑھنا بھی نماز کے بعد ہی پڑھنے میں شمار ہوگا۔ البتہ نماز کے بعد کوئی ایسا کام نہ کرنے لگے جسے عام طور سے دنیا کا کام سمجھا جاتا ہے۔ اگر کسی دینی شغل میں کچھ تاخیر ہو جائے تو مضائقہ نہیں۔ اس قسم کی تاخیر میں نماز کے متصل ہونے میں فرق نہیں پڑتا۔

۳۰۔ تہجد کی نماز اور اسکی دعائیں

فرض نماز کے بعد نوافل میں تہجد کی بہت فضیلت آئی ہے۔ اس نماز کو اچھے لوگوں کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تہجد کی نماز پڑھا کرتے تھے کبھی ترک نہیں فرماتے تھے۔ تہجد سے فارغ ہوکر وتر ادا کرتے تھے۔ عام قاعدہ یہ تھا کہ تہجد کی آٹھ رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور آخر میں تین وتر پڑھتے تھے۔ تو اس طرح گیارہ رکعتیں ادا فرماتے تھے۔ یہ عام طریقہ تھا۔ اس میں کبھی زیادتی کمی بھی ہو جاتی تھی۔ جب آپ رات کو تہجد کی نماز کیلئے اٹھا کرتے تھے تو حسب ذیل دعائیں پڑھا کرتے تھے۔

۱۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَلِقَاءُکَ حَقٌّ وَقَوْلُکَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ اَنْتَ رَبُّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ اَنْتَ اِلٰھِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَلَاحَوْلَ وَلَا

قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۞ (صحاح ستہ ابوعوانہ)

۱۔ ترجمہ۔ یا اللہ سب تعریفیں تجھ کو ہی سزاوار ہیں تو ہی قائم رکھنے والا ہے آسمان و زمین کا اور آسمان و زمین میں جو کچھ ہے اُس کا اور سب تعریفیں تجھ کو ہی سزاوار ہیں تو ہی آسمان و زمین کا اور جو کچھ اُن میں ہے اُن سب کا بادشاہ ہے اور سب تعریفوں کا تو ہی مستحق ہے تو ہی آسمان و زمین کا اور جو کچھ اُن میں ہے اُن سب کا روشن کرنیوالا ہے۔ اور سب تعریفوں کا تو ہی مستحق ہے۔ تو برحق ہے۔ اور تیرا وعدہ برحق ہے اور تیری ملاقات حق ہے۔ تیری بات سچی ہے اور جنت برحق ہے اور سب انبیا برحق ہیں بالخصوص محمد صلی اللہ علیہ وسلم برحق ہیں۔ اور قیامت برحق ہے۔ یا اللہ میں تیرا فرماں بردار ہوں اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر ہی میں نے توکل کیا۔ اور تیری ہی طرف میں نے رجوع کیا۔ اور تیری خاطر میں نے دوسروں سے جھگڑا کیا اور تجھ کو ہی میں نے اپنا منصف قرار دیا۔ تو ہی ہم سب کا رب ہے۔ اور تیری ہی درگاہ میں ہم سب کو واپس لوٹنا ہے پس تو میرے تمام گناہ بخشدے خواہ وہ میں نے پہلے کئے ہوں خواہ پیچھے اور خواہ وہ گناہ میں نے پوشیدہ کئے ہوں اور خواہ علانیہ اور وہ گناہ جنکو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اور تو ہی آگے بڑھانیوالا ہے اور تو ہی پیچھے دھکیلنے والا ہے تو میرا معبود۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور سوائے اللہ کے نہ کوئی گناہوں سے روک سکتا ہے اور نہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کی قوت دے سکتا ہے ۞ (اس روایت کو صحاح ستہ اور ابوعوانہ نے نقل کیا) حدیث کی مختلف کتابوں میں مختلف جملے منقول تھے۔ بخاری میں وَلَا

حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کی زیادتی تھی۔ بعض الفاظ ابوعوانہ نے نقل نہیں کئے لیکن ہم نے دعا کو پورا نقل کر دیا اور تمام کتابوں کے مختلف جملے ایک جگہ جمع کر دیئے ہیں۔

۲۔ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (ترمذی)

۲۔ ترجمہ۔ خدا نے اس کی تعریف کو قبول کر لیا جس نے اس کی تعریف کی سب تعریفوں کا وہی مستحق ہے جو جملہ مخلوقات کا رب ہے۔ (اسکو ترمذی نے نقل کیا)

جو دعا ہم نے نقل کی ہے۔ اس کے بعد یہ دعا بھی پڑھنی چاہئے اور اگر وہ پوری نہ یاد ہو تو پھر اسی دعا کو پڑھ لینا چاہئے۔

۳۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ

(ابوداؤد۔ نسائی)

۳۔ ترجمہ۔ اللہ رب العلمین جملہ عیوب سے منزّہ ہے۔ ہر قسم کی پاکی اور تعریف اللہ ہی کیلئے ہے۔ (اس کو ابوداؤد اور نسائی نے نقل کیا)

۴۔ وَقعد الثلث الْاٰخیر من اللیل فنظر الی السّمآء فقال اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ العشر الاواخر من اٰل عمران حتی ختمہا ثم قام فتوضاء واستن فصلی احدی عشرۃ رکعۃ ثم اذن بلال فصلی رکعتین ثم خرج فصلی الصبح۔ (بخاری مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

۴۔ ترجمہ:۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے آخری تیسرے حصہ میں اٹھ کر بیٹھے۔ پھر آپ نے آسمان کو نظر اٹھا کر دیکھا اور آل عمران کا آخری

رکوع اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ آخر سورت تک پڑھا اس کے بعد وضو کیا مسواک کی اور گیارہ رکعتیں پڑھیں یعنی آٹھ تہجد اور تین وتر پھر بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی آپ نے صبح کی دو سنتیں پڑھیں پھر مسجد میں تشریف لے گئے اور صبح کی نماز ادا کی (اس روایت کو مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی ابن ماجہ نے نقل کیا)

۵۔ واذا قام لصلوٰۃ اللیل کبر عشرا و سبح عشرا و استغفر عشرا ۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ ابن ابی شیبہ۔ ابن حبان)

۵۔ ترجمہ۔ جب کوئی رات کو نماز کیلئے اٹھے تو اللہ اکبر دس مرتبہ اور الحمد للہ دس مرتبہ اور سبحان اللہ دس مرتبہ اور استغفار دس مرتبہ پڑھ لے۔

(اس کو ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ ابن ابی شیبہ۔ ابن حبان نے نقل کیا ہے)

۶۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ عشرا

(ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ابی شیبہ۔ ابن حبان)

۶۔ ترجمہ۔ دس مرتبہ یہ دعا پڑھے۔ یا اللہ مجھ کو بخش دے۔ مجھے ہدایت کر اور مجھے روزی دے اور مجھے عافیت دے۔

(اس کو ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ ابن ابی شیبہ۔ ابن حبان نے نقل کیا)

سوائے ابن حبان کے اور کتابوں میں دس مرتبہ کا ذکر نہیں ہے البتہ ابن حبان نے دس مرتبہ نقل کیا ہے۔ ہم نے سب کے الفاظ جمع کر دیئے ہیں۔

۷۔ و یتعوذ باللہ من ضیق المقام یوم القیامۃ عشرا ۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ ابن ابی شیبہ۔ ابن حبان)

۷۔ ترجمہ۔ اور دس مرتبہ ضیق مقام سے قیامت کے دن میں پناہ مانگے۔

(اس کو ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ ابن ابی شیبہ۔ ابن حبان نے نقل کیا۔)

مطلب یہ ہے کہ رات کو تہجد کیلئے اٹھے تو یوں دعا کرے + اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ضِیْقِ الْمُقَامِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ + یعنی یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قیامت کے دن کی شدت اور تنگی سے۔ اس روایت میں بھی دس کا عدد صرف ابن حبان نے نقل کیا ہے۔ دوسری کتابوں میں کوئی تعداد منقول نہیں ہے +

۸۔ وَاِذَا افْتَتَحَ صَلٰوةَ اللَّیْلِ قَالَ اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَةِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْمَا کَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ اِھْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِکَ اِنَّکَ تَھْدِیْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

(مسلم۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ نسائی۔ ترمذی۔ ابن حبان)

۸۔ ترجمہ۔ اور جب تہجد کی نماز شروع کرنے لگے تو یوں دعا کرے یا اللہ اے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے رب اے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے۔ اے چھپے اور کھلے کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں کے مابین ان باتوں کا فیصلہ کرنیوالا ہے جن باتوں میں یہ اختلاف کیا کرتے تھے جس میں اختلاف کیا گیا ہے تو اپنے حکم سے مجھے اس میں راہ حق دکھا دے یقیناً تو جس کو چاہتا ہے اس کو راہ راست کی ہدایت کرتا ہے +

(اس کو مسلم۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ نسائی۔ ترمذی۔ ابن حبان نے نقل کیا ہے)

مطلب یہ ہے کہ نماز شروع کرنے سے پہلے اس دعا کو پڑھے۔ اس کے بعد نماز تہجد شروع کرے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ "سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ" کی جگہ یہ دعا پڑھے یعنی نماز کو اسی دعا سے شروع کرے۔ تہجد کی نماز میں ہر قسم کی گنجائش ہے۔ جو آسان ہو وہ کر لیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ان کے ایک شاگرد شریق نے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو کیا عمل کیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ تو نے ایسی بات کا سوال کیا ہے کہ اب تک کسی نے یہ بات مجھ سے دریافت نہیں کی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو جاگتے تو دس بار "اللہ اکبر" اور دس بار "الحمد للہ" اور دس بار "سبحان اللہ وبحمدہ" اور دس بار "سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ" اور دس بار استغفار اور دس بار "لا الٰہ الا اللہ" اور دس بار "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ" پڑھا کرتے تھے پھر اس کے بعد تہجد کی نماز ادا کیا کرتے تھے۔

(مشکوٰۃ شریف)

۳۱- صلوٰۃ الوتر اور دعائے قنوت

نماز وتر کی تین رکعتوں میں سے آخری رکعت کے رکوع سے پہلے جو دعاء قنوت پڑھی جاتی ہے اس کے مختلف الفاظ احادیث میں آئے ہیں، بعض الفاظ شوافع نے اختیار کئے ہیں بعض احناف نے اختیار کئے ہیں ہم نے سب الفاظ نقل کر دئے ہیں۔ ایک قسم کے الفاظ بعض صحابہ سے مروی ہیں بعض دوسرے صحابہ سے مروی ہیں۔ پھر بعض مواقع پر کچھ الفاظ کفار پر بد دعا کرنے کی غرض سے زائد کر دئے جاتے تھے جس وقت قنوت میں کفار پر بد دعا بھی کی جاتی تھی اُس قنوت کو قنوت نازلہ کہا جاتا ہے مثلاً کفار سے جنگ ہو رہی ہو اور کفار مسلمانوں پر تعدی کر رہے ہوں تو ایسے حالات میں نہ صرف وتروں میں بلکہ تمام نمازوں میں قنوت نازلہ پڑھنا سنّت ہے۔

۱- اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَآ اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ اِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ وَاِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَیْكَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ ٭ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابوداؤد و نسائی۔ حاکم۔ ابن حبان۔ ابن ابی شیبہ)

۱- ترجمہ۔ یا اللہ میری رہنمائی فرما۔ اُن لوگوں کی طرح جن کو تو نے

رفع یا فتہ کیا ہے۔ اور مجھ کو عافیت عطا کر اُن لوگوں کی طرح جن کو تو نے عافیت دی ہے۔ اور میرا بھی سرپرست بن جا۔ اُن لوگوں کی طرح جن کا تو سرپرست بنا ہے اور جو تو نے مجھ کو عطا فرمایا ہے۔ اس میں برکت دے اور مجھکو اس چیز کی برائی سے بچا جس کا تو نے فیصلہ کیا ہے۔ تو فیصلے نافذ کرتا ہے اور تجھ پر کوئی حکم نافذ نہیں کیا جاتا اور تو جس کا دوست ہو جائے اُسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا۔ اور تو جس کا دشمن ہو اسے کوئی عزت نہیں دے سکتا۔ تیری ذات بڑی بابرکت ہے۔ اور تو ہی سب سے برتر ہے۔ ہم تجھ سے بخشش طلب کرتے ہیں اور تیری طرف رجوع کرتے ہیں یا اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما۔

(اس کو ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ حاکم۔ ابن حبان۔ ابن ابی شیبہ نے نقل کیا)

اس قنوت میں بیہقی نے بجائے وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ کے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

۲۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنُؤْمِنُ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ نَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ۞ (ابن ابی شیبہ۔ ابن السنی)

۲۔ ترجمہ۔ یا اللہ ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں اور تجھ سے بخشش چاہتے ہیں۔ اور بھلائی کے ساتھ تعریف کرتے ہیں۔ اور تیرے ساتھ کفر نہیں کرتے۔ اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جو تیری نافرمانی کرتا ہے اس سے

ہم قطع تعلق کرتے ہیں اور اس سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں یا اللہ صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم صرف تیرے ہی لئے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑ کرتے ہیں اور تیری ہی خدمت کے لئے جد و جہد کرتے ہیں۔ تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ یقیناً تیرا عذاب جو برحق ہے وہ کافروں کو ملنے والا ہے۔

(اس روایت کو ابن ابی شیبہ اور ابن السنی نے نقل کیا ہے)

۳۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ الْجِدَّ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ؕ (بیہقی)

۳۔ ترجمہ:۔ شروع اللہ کے نام سے جو رحمن و رحیم ہے۔ یا اللہ ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں اور تجھ سے بخشش طلب کرتے ہیں اور بھلائی کے ساتھ تیری تعریف کرتے ہیں۔ اور تیری نافرمانی نہیں کرتے اور تیری نافرمانی کرنے والوں سے ہم بیزار ہیں اور ان سے علیحدگی اختیار کرتے ہیں۔ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ یا اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں۔ اور سجدہ کرتے ہیں۔ اور تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیری خدمت کے لئے دوڑتے ہیں۔

اور تیرے عذاب سے جو برحق ہے، ڈرتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں
بے شک تیرا عذاب کفّار کو ملنے والا ہے +

(اس روایت کو بیہقی نے نقل کیا ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی زیادتی صرف بیہقی نے نقل کی ہے۔ اور
روایتوں میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا ذکر نہیں ہے +

۴۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَ
الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاَصْلِحْ
ذَاتَ بَیْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰی عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ اَللّٰهُمَّ
الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِكَ وَیُكَذِّبُوْنَ
رُسُلَكَ وَیُقَاتِلُوْنَ اَوْلِیَآئَكَ اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَیْنَ
كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَاْسَكَ
الَّذِیْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ + (ابن ابی شیبہ)

۴۔ ترجمہ۔ یا اللہ ہم کو اور سب مومن مردوں کو اور سب عورتوں کو بخش دے
اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی مغفرت کر دے + اور ان کے دل میں
الفت پیدا کر دے اور ان کے مابین اصلاح کر دے اور ان کی اپنے دشمنوں اور
ان کے دشمنوں کے مقابلے میں مدد کر۔ یا اللہ کافروں پر لعنت کر جو تیرے
راستہ میں لوگوں کو روکتے ہیں اور تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں اور
تیرے دوستوں سے جنگ کرتے ہیں + یا اللہ ان کافروں کی باتوں میں اختلاف
ڈال دے۔ اور ان کے قدموں کو ڈگمگا دے + اور ان پر ایسا عذاب نازل کر

جو گنہگاروں پر آئے پیچھے لوٹتا نہیں ۔

(اس کو ابن ابی شیبہ نے موقوفاً اور ابن السنی نے نقل کیا)

۵۔ اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَاءَكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَ اَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَالْحِكْمَةَ وَثَبِّتْهُمْ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَوْزِعْهُمْ اَنْ يُّوْفُوْا بِعَهْدِكَ الَّذِيْ عَاهَدْتَّهُمْ عَلَيْهِ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ اِلٰهَ الْحَقِّ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ ۔ (کتاب الاذکار)

۵۔ ترجمہ۔ یا اللہ ان کافروں پر عذاب نازل کر جو تیری راہ سے لوگوں کو روکتے ہیں اور تیرے پیغمبروں کی تکذیب کرتے ہیں اور تیرے دوستوں سے جنگ کرتے ہیں۔ یا اللہ سب مومن مرد اور سب مومن عورتوں کی اور سب مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کی مغفرت کر دے۔ اور ان کے مابین اصلاح کر دے۔ اور ان کے دلوں میں الفت پیدا کر دے اور ان کے قلوب ایمان اور حکمت سے روشن کر دے۔ اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر قائم رکھ اور ان کو اس عہد کے پورا کرنے کی توفیق دے جو تو نے ان سے لیا ہے۔ اور ان کے اور اپنے دشمنوں کے مقابلے میں ان کی مدد کر اے معبود برحق اور ہم کو بھی ان مخلص مسلمانوں میں شامل کر دے ۔

(اسکو کتاب الاذکار میں نقل کیا ہے)

آخر کی دونوں قنوت قنوتِ نازلہ کہلاتی ہیں۔ جب کبھی کفار مسلمانوں پر تعدی کریں یا مسلمان جہاد کر رہے ہوں تو مسلمانوں کو قنوت نازلہ اپنی نمازوں میں پڑھنی چاہیئے۔ خواہ صبح کی نماز میں پڑھیں خواہ پانچوں نمازوں میں پڑھیں۔ ہاتھ باندھکر پڑھیں یا ہاتھ چھوڑکر پڑھیں۔ قنوت نازلہ رکوع سے سر اٹھانے کے بعد پڑھنی چاہیئے اور وتروں کی قنوت حنفیہ کے نزدیک رکوع سے پہلے پڑھنی چاہیئے۔

۶۔ واذا صلے الوتر ثلثا فیقرء فی الاولیٰ سبح اسم ربک الاعلٰے وفی الثانیۃ قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وفی الثلثۃ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَّالمعوذتین۔

(ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ احمد۔ ابن ماجہ۔ ابن حبان۔ ابن السنی)

۶۔ ترجمہ۔ اور جب وتر کی تین رکعتیں پڑھے تو پہلی میں سبح اسم ربک الاعلٰے اور دوسری میں قل یایہا الکفرون اور تیسری میں قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھے۔

(اس کو ابوداؤد۔ نسائی۔ احمد۔ ابن ماجہ۔ ابن السنی نے نقل کیا ہے۔)

امام احمدؒ اور ابن السنی نے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی زیادتی نہیں نقل کی بلکہ تیسری رکعت میں صرف قل ہو اللہ احد کا ذکر ہے۔ اور اور کتابوں میں تینوں سورتوں کا ذکر ہے یعنی تیسری رکعت میں تینوں سورتیں پڑھی جائیں۔

۷۔ واذا سلم منہ قال سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثلث

مَرَّاتٍ یَمُدُّ صَوْتَهٗ وَیَرْفَعُ (نسائی۔ ابوداؤد۔ ابن ابی شیبہ دارقطنی)

۷۔ ترجمہ۔ جب وتروں سے فارغ ہو تو تین مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ پڑھے اور قدوس پر آواز کو کھینچے اور ان کلموں کو ذرا بلند آواز سے پڑھے۔

(اس روایت کو نسائی۔ ابوداؤد۔ ابن ابی شیبہ اور دارقطنی نے نقل کیا)

۸۔ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔ (دارقطنی)

۸۔ ترجمہ۔ دارقطنی نے سبحان الملک القدوس کے بعد رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ کے الفاظ بھی زیادہ کیے ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ وتروں سے فارغ ہونیکے بعد ذرا بلند آواز سے تین مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ پڑھے اور قدوس کو ذرا کھینچکر پڑھے آخری ٹکڑا اگرچہ دارقطنی نے زیادہ کیا ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ کو ملا کر پڑھیں۔

۹۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ۔

(ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ نسائی۔ طبرانی۔ ابن ابی شیبہ)

۹۔ ترجمہ۔ یا اللہ میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں تیرے غصہ سے رضا خدا کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ اور تیری پکڑ سے تیری معافی کی پناہ طلب کرتا ہوں اور تیری ہر صفت جلال سے تیری صفات کمالیہ کے دامن میں پناہ تلاش کرتا ہوں۔ تیری تعریف کرنے سے قاصر ہوں تو ویسا ہی ہے جیسا تو نے

خود اپنے متعلق بیان کیا ہے۔

(اس کو ابوداؤد ، ترمذی - ابن ماجہ - نسائی - طبرانی - ابن ابی شیبہ نے نقل کیا)

مطلب یہ ہے کہ وتروں سے فارغ ہونے کے بعد اس دعا کا پڑھنا بھی سنت ہے۔ اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی۔

۳۲۔ صبح کی سنتیں اور اس کے بعد کے وظیفے

صبح کی دونوں سنتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہلکی پڑھا کرتے تھے پہلی رکعت میں قل یا ایہا الکافرون اور دوسری میں قل ہو اللہ احد عام طور سے پڑھا کرتے تھے۔ یا پہلی رکعت میں قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا پارہ الم کے آخری رکوع کی یہ ایک آیت یعنی قُوْلُوْٓا سے لیکر مُسْلِمُوْنَ تک اور دوسری رکعت میں تیسرے پارے کے چودھویں رکوع کی پہلی آیت قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سے لیکر پوری آیت مسلمون تک پڑھا کرتے۔ اس کو مسلم نے اور ابن حبان نے نقل کیا ہے اور یہی طریقہ مسنون ہے۔

۱۔ ویقول وھو جالس اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَمُحَمَّدٍ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ۔

(ابن ابی شیبہ - ابن السنی)

۱۔ ترجمہ۔ صبح کی سنتوں کا سلام پھیرنے کے بعد لیٹنے سے پہلے تین مرتبہ یوں دعا کرتے تھے۔ اے اللہ اے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پروردگار دوزخ کی آگ سے تیری پناہ مانگتا

ہوں۔ (اس کو ابن ابی شیبہ اور ابن السنی نے نقل کیا)

صبح کی سنتوں سے فارغ ہوکر مذکورہ بالا[1] کی دعا پڑھکر پھر داہنی کروٹ سے لیٹ جاتے تھے تاکہ تہجد کی نماز اور وتر کی نماز سے جو تھکن ہوتی ہے اس سے ذرا آرام حاصل کریں۔ اور پھر صبح کی نماز ادا کریں۔

۳۴۔ جمعہ کی نماز

جمعہ کے دن مسجد میں جاتے وقت کی دعا اور جمعہ کی ــــ صبح کو استغفار کا پڑھنا پہلے نقل ہوچکا ہے اور کوئی خاص وظیفہ جمعہ کے دن کا نہیں ہے البتہ اس دن کثرت سے درود شریف پڑھنے کا حکم ہے۔ باقی جمعہ کی نماز میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ" پڑھنا مستحب ہے۔ یا پہلی رکعت میں سورہ جمعہ۔ اور دوسری میں سورۃ منافقون پڑھنا بھی مستحب ہے یا پہلی رکعت میں سورہ ق اور دوسری میں "اقتربت الساعۃ" مستحب ہے اس دن میں ایک ساعت ایسی ہے جسمیں دعا قبول ہوتی ہے اس ساعت کو مخفی رکھا گیا ہے اس ساعت کی تعیین میں اختلاف ہے۔ اکثر علماء کی رائے یہ ہے کہ وہ ساعت عصر کی نماز کے بعد سے مغرب تک کے وقت میں ہے۔ بعض نے دونوں خطبوں کے درمیان کے وقت کو بتایا ہے۔ اور بعض نے کہا ہے جب امام خطبہ کیلئے نکلے اس وقت سے نماز شروع ہونے تک یا نماز ختم ہونے تک ہے

۱۔ مَن قرأ بعد صلوٰۃ الجمعۃ قل ھو اللہ احد و قل

اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس سبع مرات اعاذه الله من السوء الی الجمعة الاخری ۔ (ابن السنی)

ا ۔ ترجمہ ۔ جو شخص جمعہ کی نماز کے بعد سات سات مرتبہ قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھے گا تو خدا تعالیٰ اس کو دوسرے جمعہ تک برائی سے محفوظ رکھیگا ۔ (اس کو ابن السنی نے نقل کیا)

۲ ۔ اما قراءة سورة الکهف والصلوٰة علی رسول اللہ فجاءت فیها احادیث مشهورة ۔ (کتاب الاذکار)

۲ ۔ ترجمہ ۔ اور اس دن سورہ کہف کا پڑھنا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا تو اس کے متعلق احادیث بہت مشہور ہیں (اسکو امام نووی نے نقل کیا) مطلب یہ ہے کہ جمعہ کے روز سورۂ کہف کا پڑھنا اور اسدن حضور پر بکثرت درود بھیجنا بہت سی حدیثوں میں آیا ہے ۔

۲۲ ۔ عید بن عید الفطر عید اضحیٰ

۱ ۔ من احیی لیلة العیدین للہ محتسبًا لم یمت قلبه حین تموت القلوب ۔ (ابن ماجه)

۱ ۔ ترجمہ ۔ جس شخص نے عیدین کی راتوں کو زندہ رکھا ۔ درانحالیکہ اللہ سے ثواب کی امید رکھنے والا ہو تو اس کا قلب اسوقت زندہ رہیگا جب قلوب مر رہے ہوں گے ۔ (اس کو ابن ماجہ نے نقل کیا)

۲ ۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر

اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ۔ (بیہقی)

۲۔ ترجمہ۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور سب تعریفوں کا وہی مستحق ہے۔ (اس کو بیہقی نے نقل کیا)

۳۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ (کتاب الاذکار)

۳۔ ترجمہ۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ بہت ہی بزرگ ہے۔ سب تعریفیں زیادہ سے زیادہ اللہ ہی کیلئے ہیں۔ میں صبح و شام اس کی پاکی بیان کرتا ہوں۔ سوائے اسکے کوئی حقیقی معبود نہیں۔ ہم خالص دین کو اسکا ہی سمجھ کر اس کی عبادت کرتے ہیں خواہ کافر کتنا ہی برا مانیں۔ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے وہ اکیلا ہے وہ اپنا وعدہ سچ کرتا ہے۔ اور اسی نے اپنے بندے کی مدد کی۔ اور کفار کے لشکر کو اس نے تنہا شکست دی۔ کوئی معبود نہیں سوائے اس کے اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ (اسکو امام نووی نے کتاب الاذکار میں نقل کیا)

یہ عید کی تکبیرات ہیں عید الفطر میں تو صرف ایک ہی دن پڑھی جاتی ہیں۔

اور عید اضحیٰ میں نو تاریخ کی صبح سے تیرہ تاریخ کی شام تک پڑھی جاتی ہیں۔
جو آسان ہو پڑھے عید کی نماز میں سَبِّحِ اسْمَ اور ہَلْ اَتٰکَ یا سورۃ ق
اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ کا پڑھنا مستحب ہے

۴۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ثلث مائۃ (تحفۃ الاخوان)

۴۔ ترجمہ۔ سبحان اللہ وبحمدہ تین سو مرتبہ عید الفطر کی نماز سے پیشتر
پڑھے۔ (اس کو تحفۃ الاخوان نے نقل کیا)

۵۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ
لَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ اربع مائۃ مرۃ

۵۔ ترجمہ۔ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں وہ اکیلا معبود ہے۔ اس کا کوئی
شریک نہیں اُسی کی سلطنت ہے اور اُسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر
ہے۔ اس کلمہ کو چار سو مرتبہ پڑھے۔ (اس کو تحفۃ الاخوان نے نقل کیا)

صاحب تحفۃ الاخوان نے ان دونوں وظیفوں کو عید الفطر کی نماز
سے پہلے پڑھنے کو مستحب کہا ہے اور لکھا ہے کہ ان کلمات کا ثواب اُمّتِ
محمدیہ کے مُردوں کو بخشدینا چاہئے جو شخص ان کلمات کو تین سو اور دوسرے
کو چار سو مرتبہ پڑھ کر اُمّت محمدیہ کے وفات یافتہ لوگوں کو بخشدیگا تو اللہ
تعالیٰ ہر مُردے کی قبر میں ایک ہزار نور داخل کریگا اور پڑھنے والا جب
مریگا تو اس کی قبر میں بھی ایک ہزار نور داخل ہوں گے اور چار سو غلام
کے آزاد کرنے کا ثواب ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے فرشتے مقرر کرتا ہے
جو پڑھنے والے کے لئے جنت میں کاشت کرتے ہیں۔

۴۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ عِيْشَةً نَقِيَّةً وَّمِيْتَةً سَوِيَّةً وَّمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزٍ وَّلَا فَاضِحٍ اَللّٰهُمَّ لَا تُهْلِكْنَا فُجَاءَةً وَّلَا تَاْخُذْنَا بَغْتَةً وَّلَا تُعْجِلْنَا عَنْ حَقٍّ وَّلَا وَصِيَّةٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْعَفَافَ وَالْغِنٰى وَالتُّقٰى وَالْهُدٰى وَحُسْنَ عَاقِبَةِ الْاٰخِرَةِ وَالدُّنْيَا وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّقَاقِ وَالرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ فِيْ دِيْنِكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۔ (مجمع الزوائد)

۴۔ ترجمہ۔ یا اللہ ہم تجھ سے پاکیزہ زندگی طلب کرتے ہیں اور معتدل معیشت مانگتے ہیں اور واپسی تیری طرف ایسی طلب کرتے ہیں جو رسوا اور فضیحت کرنے والی نہ ہو یا اللہ ہم کو اچانک ہلاک نہ کیجیو اور نہ اچانک ہم کو پکڑیو اور اپنا حکم بجا لانے سے اپنا حق طلب کرنے میں جلدی نہ کیجیو یا اللہ ہم تجھ سے پاکدامنی اور بے نیازی اور پرہیزگاری اور ہدایت طلب کرتے ہیں اور دنیا اور آخرت کی بھلائی طلب کرتے ہیں اور شک اور اختلاف اور ریاکاری اور بناوٹ سے دینی باتوں میں پناہ مانگتے ہیں اے قلوب کے پھیرنے والے ہمارے قلوب کو ہدایت کرنے کے بعد سیدھی راہ سے نہ پھیر اور ہم کو اپنے پاس رحمت عطا کر تو ہی بیشک عطا کرنے والا ہے۔ (اس کو مجمع الزوائد نے نقل کیا)

یہ دعا بھی عید الفطر کے روز پڑھنی چاہئے۔ عید ضحیٰ کا پہلا عشرہ یعنی ماہ ذی الحجہ کا پہلا عشرہ بھی عبادت اور ذکر الٰہی کے اعتبار سے بڑی فضیلت

رکھتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ عشرہ ذی الحجہ کی عبادت کا جو ثواب ہے وہ دوسرے دنوں کی عبادت سے بہت زیادہ ہے دوسرے دنوں کے اعمال اس عشرے کی عبادت کا مقابلہ نہیں کر سکتے کسی نے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ کیا اور دنوں کا جہاد بھی ان دنوں کی عبادت کا مقابلہ نہیں کر سکتا حضور نے فرمایا ہاں جہاد بھی مقابلہ نہیں کر سکتا مگر ہاں ایسا جہاد جس میں انسان شہید ہو جائے اور اس کا گھوڑا بھی مارا جائے تو ایسا جہاد اس عشرے کی عبادت سے بڑھ سکتا ہے ورنہ نہیں ۔ (ترمذی)

اس عشرے میں آٹھویں اور نویں تاریخ کے روزے کی بھی بہت فضیلت حدیث میں آئی ہے مستحب تو یہ ہے کہ پہلی ذی الحجہ سے نویں تک کا روزہ رکھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ان روزوں سے ایک سال قبل کے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ آٹھویں تاریخ کے روزے سے ایک سال کے گناہ اور نو تاریخ کے روزے سے دو سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں یوں تو اس عشرے میں ہر قسم کا ذکر کر سکتے ہیں لیکن نو تاریخ ذی الحجہ کو ذیل کے کلمات پڑھنے کا ذکر احادیث میں آیا ہے۔ وہ کلمات یہ ہیں۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

حضرت ابن عمرؓ اور حضرت ابوہریرہؓ اس عشرے میں جب کبھی بازار جاتے تو بازار میں بھی تکبیر پڑھا کرتے ۔

۳۵۔ خسوف و کسوف

چاند گرہن اور سورج گرہن کے موقعہ پر نماز پڑھنے اور استغفار کرنے کا ذکر احادیث میں آیا ہے۔ سورج گرہن کے موقعہ پر جماعت سے دو رکعتیں پڑھنی چاہئیں اور چاند گرہن کے موقعہ پر تنہا تنہا نفل پڑھیں اور سبحان اللہ الحمد للہ۔ اللہ اکبر اور استغفار کثرت سے پڑھیں۔ (بخاری مسلم)
عبدالرحمٰن بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سورج گرہن کے روز دیکھا کہ آپ دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے سبحان اللہ الحمد للہ۔ اللہ اکبر کہہ رہے تھے۔ اور بڑی دیر تک کہتے رہے اور پھر دو رکعتیں آپ نے پڑھیں۔

۳۶۔ صلوٰۃ الاستسقاء

جب کبھی بارش رک جائے اور مویشی اور کھیتی کے تباہ ہو جانے کا اندیشہ ہو اور قحط کے آثار ظاہر ہوں تو بارش طلب کرنے کی غرض سے مسلمان جنگل میں نکلیں اور دو رکعتیں جماعت کے ساتھ پڑھیں۔ نماز کے بعد امام خطبہ پڑھے اور اپنی چادر کو الٹ لے پھر دعا مانگے اور ہاتھوں کو الٹا کر کے دعا کریں۔ اس نماز کے موقعہ پر جن دعاؤں کا پڑھنا مسنون ہے وہ حسب ذیل ہیں۔ بعض علما نے فرمایا ہے صرف جنگل میں دعا کریں لیکن نماز پڑھنا مسنون طریقہ ہے دعا مانگنے میں ہاتھوں کو اتنا اونچا کریں کہ بغلیں نمایاں ہو جائیں۔ نماز میں

سنت اسم اور نفل اشک پڑھیں۔ دعا قبلہ رخ ہو کر مانگیں۔

۱۔ وَاِذَا قُحِطَ الْمَطَرُ فَلْیَجْثُوْا عَلَی الرُّکَبِ ثُمَّ لِیَقُوْلُوْا یَارَبِّ۔ یَارَبِّ۔ (ابو عوانہ)

۱۔ ترجمہ۔ جب بارش رک جائے تو دوزانو خدا کے روبرو بیٹھ کر یوں کہیں اے رب۔ اے رب (اس کو ابو عوانہ نے نقل کیا)

۲۔ اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا (بخاری)

۲۔ ترجمہ۔ یا اللہ ہم کو سیراب کر دے۔ یا اللہ ہم کو سیراب کر دے۔ یا اللہ ہم کو سیراب کر دے۔ (اس کو بخاری نے نقل کیا)

۳۔ اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا (مسلم)

۳۔ ترجمہ۔ یا اللہ ہم پر بارش کیجئے۔ یا اللہ ہم پر بارش کر دیجئے۔ یا اللہ ہم پر مینہ برسا دیجئے۔ (اس کو مسلم نے نقل کیا)

۴۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِیُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَیْنَا الْغَیْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ عَلَیْنَا قُوَّۃً وَّبَلَاغًا اِلٰی حِیْنٍ۔ (ابو داؤد۔ ابن حبان۔ حاکم)

۴۔ ترجمہ۔ سب تعریفیں اللہ رب العالمین کیلئے ہیں۔ جو رحمان اور رحیم ہے قیامت کے دن کا تنہا مالک ہے سوائے اللہ کے کوئی حقیقی معبود نہیں جو چاہتا ہے کرتا ہے یا اللہ تو ہی معبود ہے سوائے تیرے کوئی

معبود نہیں تو غنی ہے اور ہم سب فقراء ہیں۔ ہم پر بارش نازل کر دے۔ اور جو کچھ تو ہم پر نازل کرے اس کو اپنی اطاعت کی قوت کا توشہ اور وقت تک ذریعہ بنا دے۔ (اس کو ابوداؤد۔ ابن حبان۔ حاکم نے نقل کیا)

۵۔ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ رَائِثٍ۔ (ابوداؤد۔ ابن ابی شیبہ)

۵۔ ترجمہ۔ یا اللہ ہم پر بارش برسا دے ایسی بارش جو فریاد رسی کرنے والی ہو۔ بہت زیادہ ہو۔ نافع ہو نقصان رساں نہ ہو جلدی برسنے والی ہو دیر کرنے والی نہ ہو۔ (اس کو ابوداؤد۔ اور ابن ابی شیبہ نے نقل کیا)

مطلب یہ ہے کہ ایسا مینہ برسا جو ہماری فریاد کو پورا کر دے۔ مقدار میں بھی زائد ہو اور نافع بھی ہو ابن ابی شیبہ میں "غیر آجل" کی بجائے "غیر رائث" آیا ہے مطلب دونوں جملوں کا ایک ہی ہے یعنی تاخیر نہ ہو بارش جلدی ہو جائے۔

۶۔ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ۔ (ابوداؤد)

۶۔ ترجمہ۔ یا اللہ اپنے بندوں کو اور اپنے جانوروں کو سیراب کر دے اور اپنی رحمت کو پھیلا دے اور اپنی مری ہوئی زمین کو زندہ کر دے۔

مری ہوئی زمین یعنی خشک ہو چکی اور پیداوار کے قابل نہیں رہی ہے اس کو بارش برسا کے زندہ کر دے۔ تاکہ پھر ہری بھری ہو جائے۔

۷۔ اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلٰى اَرْضِنَا زِيْنَتَهَا وَسَكَنَهَا۔ (ابوعوانہ)

(حاشیہ: [illegible])

۷۔ ترجمہ۔ یا اللہ ہماری زمین پر اس کی زینت اور سکون نازل فرما۔
(اس کو ابو عوانہ نے نقل کیا)

زینت اور سکون سے بھی وہی مراد ہے کہ زمین میں جو خشکی کی وجہ سے اضطراب ہے اس کو دور کر دے۔ اور زمین کو ہرا بھرا فرما دے۔

۸۔ اَللّٰهُمَّ ضَاحَتْ جِبَالُنَا وَاغْبَرَّتْ اَرْضُنَا وَهَامَتْ دَوَابُّنَا مُعْطِيَ الْخَيْرَاتِ مِنْ اَمَاكِنِهَا وَمُنْزِلَ الرَّحْمَةِ مِنْ مَعَادِنِهَا وَمُجْرِيَ الْبَرَكَاتِ عَلٰى اَهْلِهَا بِالْغَيْثِ الْمُغِيْثِ اَنْتَ الْمُسْتَغْفَرُ الْغَفَّارُ فَنَسْتَغْفِرُكَ لِلْحَامَّاتِ مِنْ ذُنُوْبِنَا وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ مِنْ عَوَامِّ خَطَايَانَا اَللّٰهُمَّ فَاَرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا وَاَوْصِلْ بِالْغَيْثِ وَاكِفًا مِنْ تَحْتِ عَرْشِكَ حَيْثُ يَنْفَعُنَا وَيَعُوْدُ عَلَيْنَا غَيْثًا عَامًّا طَبَقًا غَدَقًا مُجَلِّلًا غَدَقًا خِصْبًا رَائِعًا مُمْرِعَ النَّبَاتِ۔ (ابو عوانہ)

۸۔ ترجمہ۔ یا اللہ ہمارے پہاڑ گھاس نہ ہونے سے ظاہر ہو گئے اور ہماری زمین میں خاک اڑ رہی ہے اور ہمارے چوپائے پیاسے پھر رہے ہیں اے بھلائیوں کے عطا کرنیوالے ان کی جگہ اور اے رحمت بھیجنے والے اس کی کانوں سے اور اے برکت کے جاری کرنیوالے برکت کے حقداروں پر یہ سب بارش کے سبب میسر ہوتی ہیں اے غفار تجھ ہی سے بخشش مانگی جاتی ہے پس تجھ سے اپنے خاص خاص گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور ہم تیرے روبرو اپنے عام گناہوں سے معافی مانگتے ہیں۔ الٰہی ہم پر آسمان

سے موسلا دھار مینہ برسا دے اور اپنے عرش کے نیچے سے ہماری ضرورت کو پورا کر دے اس طور پر کہ ہم کو نفع دے اور اس کا نفع ہم پر پھر دوبارہ ہو ایسا مینہ برسا جس کا نفع عام ہو ساری زمین کو ڈھانکنے والا زیادہ ارزانی کرنے والا کھانے کی چیزوں کا زیادہ پیدا کرنے والا اور سبزے کا خوب جمانے والا۔ (اس کو ابو عوانہ نے نقل کیا)

۹- اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ إِنَّكَ كُنْتَ غَفَّارًا فَأَرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِيْنَ اَللّٰهُمَّ أَنْبِتْ لَنَا الزَّرْعَ وَأَدِرَّ لَنَا الضَّرْعَ وَاسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ اَللّٰهُمَّ ارْفَعْ عَنَّا الْجَهْدَ وَالْجُوْعَ وَالْعُرْيَ وَاكْشِفْ عَنَّا مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَا يَكْشِفُهُ غَيْرُكَ۔ (کتاب الاذکار)

۹- ترجمہ- یا اللہ ہم تجھ سے بخشش طلب کرتے ہیں یقیناً تو بڑا بخشنے والا ہے۔ ہم پر آسمان سے موسلا دھار مینہ برسا یا اللہ ہم پر بارش کر دے اور ہم کو مایوس ہونے والوں میں شامل نہ کر یا اللہ ہماری کھیتیوں کو اگا دے اور ہمارے جانوروں کے تھنوں میں دودھ جاری کر دے اور ہم کو آسمان کی برکتوں سے سیراب کر دے اور ہمارے لئے زمین کی برکتوں کو اگا دے یا اللہ ہم سے مشقت کو اور بھوک کو اور برہنگی کو دور کر دے اور ہماری بلاؤں کو ہم سے دور کر دے۔ ان چیزوں کو سوائے تیرے کوئی ہٹانے والا نہیں۔ (اس کو کتاب الاذکار میں نقل کیا ہے)

۱۰- اَللّٰهُمَّ اَمَرْتَنَا بِدُعَائِكَ وَوَعَدْتَنَا اِجَابَتَكَ وَقَدْ دَعَوْنَاكَ كَمَا اَمَرْتَنَا فَاَجِبْنَا كَمَا وَعَدْتَنَا اَللّٰهُمَّ امْنُنْ عَلَيْنَا بِمَغْفِرَةِ مَا قَارَفْنَا وَاِجَابَتِكَ فِيْ سُقْيَانَا وَسِعَةِ رِزْقِنَا (کتاب الاذکار)

۱۰- ترجمہ:- یا اللہ تو نے ہم کو اپنے سے مانگنے کا حکم دیا ہے اور ہماری دعاؤں کے قبول کرنے کا وعدہ کیا ہے اور ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں جیسا کہ تو نے ہم کو حکم دیا پس اب تو اپنے وعدے کے موافق ہماری دعاؤں کو قبول فرمالے یا اللہ ہمارے گناہوں کی طرف سے ہم کو اپنی رحمت کیساتھ معاف کر دے اور بارش کے بارے میں اور ہماری روزی کی وسعت کے بارے میں ہماری دعاؤں کو قبول فرمالے۔ (اسکو امام نووی نے کتاب الاذکار میں نقل کیا ہے)

یہ دعائیں یا تو امام پڑھے اور لوگ آمین کہیں، یا سب لوگ بھی جن کو یہ دعائیں یاد ہوں امام کیساتھ یہ دعائیں کریں۔ حضرت عمر بن الخطابؓ استسقاء کی دعا میں صرف استغفار ہی کیا کرتے تھے اور وہ استغفار ہی کو موجب باران رحمت سمجھتے تھے۔ ان دعاؤں کے ساتھ درود شریف پڑھنا اور مسلمانوں کیلئے مغفرت کی دعا کرنا بھی ثابت ہے۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ پڑھنا بھی ثابت ہے کسی بزرگ کو آگے کھڑا کرکے اس کے وسیلے سے دعا کرنا بھی ثابت ہے اگر کوئی بزرگ نہ ہو تو کسی بزرگ کی کوئی چیز لیکر اس کا واسطہ دینا بھی جائز ہے۔ بہر حال طلب باران کی دعاؤں میں یہ سب باتیں ثابت ہیں کسی وفات یافتہ بزرگ کا نام لیکر واسطہ دینا اور اس کے نام سے وسیلہ پکڑنا بھی

تمام علما کے نزدیک جائز ہے البتہ بعض اہل ظاہر اسکو جائز نہیں سمجھتے۔

صلوٰۃ التسبیح

صلوٰۃ التسبیح ایک مشہور نماز ہے یہ نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو سکھائی تھی اور فرمایا تھا کہ اس نماز کو روز پڑھا کرو۔ حضرت عباسؓ نے کہا اور اسکو کون پڑھ سکتا ہے تو حضورؐ نے فرمایا جمعہ میں ایک دفعہ پڑھ لیا کرو۔ اور جمعہ میں نہ ہو سکے تو مہینے میں ایک دفعہ اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو سال میں ایک دفعہ پڑھ لیا کرو۔ اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو تمام عمر میں ایکبار پڑھ لو اور حضرت عباسؓ کو کئی بار متوجہ کر کے فرمایا کیا میں تم کو ایک بات نہ بتاؤں کیا میں ایک چیز عطا نہ کروں کیا تم کو ایک چیز عطا نہ کروں کیا میں تم کو دس خصلتوں کی اجازت نہ دوں کئی بار متوجہ کرنے کے بعد صلوٰۃ التسبیح کی تعلیم فرمائی بعض لوگوں نے دس خصلتوں کی تفصیل اسطرح بیان کی ہے کہ اول چار رکعتیں پڑھنا دوسرے ہر رکعت میں سورت پڑھنا تیسرے ہر رکعت میں سورت کا ملانا چوتھے قیام میں تسبیحات کا پڑھنا۔ پانچویں رکوع میں پڑھنا۔ چھٹے قومہ میں پڑھنا ساتویں پہلے سجدہ میں پڑھنا آٹھویں دونوں سجدوں کے درمیان تسبیحات کا پڑھنا۔ نویں دوسرے سجدے میں پڑھنا دسویں سجدے سے اٹھکر پڑھنا یہ دس خصلتیں یعنی دس وظیفے ہو گئے۔ اور ممکن ہے کہ دس خصلتیں اور ہوں جن کا ذکر حدیث میں نہیں ہے۔ دارقطنی نے کہا کہ

سورتوں میں سب سے افضل قل ہو اللہ ہے اور نفل نماز میں سب سے اچھی صلوٰۃ التسبیح ہے۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ۔ ترمذی۔ ابن ابی شیبہ اور ابن حبان سب نے صلوٰۃ التسبیح کی فضیلت پر احادیث نقل کی ہیں چونکہ عام طور سے لوگ اس کی ترکیب سے واقف نہیں اس لئے سب باتیں تفصیل کیساتھ نمبروار لکھ دیتے ہیں (۱) چار رکعتوں کی نیت صلوٰۃ التسبیح کے نام سے کرنی چاہئے (۲) ہر رکعت میں الحمد کے ساتھ جو سورت چاہے پڑھ لے (۳) ہاں اگر پہلی میں الہٰکم التکاثر اور دوسری میں والعصر اور تیسری میں قل یا ایہا الکافرون اور چوتھی میں قل ہو اللہ پڑھے تو اچھا ہے (۴) اور اگر پہلی میں والعادیات اور دوسری میں اذا زلزلت الارض اور تیسری میں اذا جاء اور چوتھی میں قل ہو اللہ پڑھے تو بھی بعض روایتوں کی بنا پر صحیح ہے اور اچھا ہے (۵) کلمے جو پڑھے جاتے ہیں وہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ہیں۔ (۶) ان کلموں کے ساتھ اگر وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ بھی ملا لیں تو بہتر ہے۔ (۷) چار رکعتوں میں ان کلمات کو تین سو مرتبہ پڑھنا چاہیئے۔ گو ہر رکعت میں پچھتر مرتبہ پڑھنا ہے (۸) چار رکعتوں کی نیت باندھنے کے بعد "سبحانک اللّٰھم پڑھے"

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ کے بعد پندرہ مرتبہ پڑھے

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

ان کلمات کو پندرہ مرتبہ پڑھے کے بعد پھر سورۃ فاتحہ اور فاتحہ کے ساتھ کوئی سورت پڑھے۔ سورت پڑھنے کے بعد پھر ان کلمات مذکورہ کو دس مرتبہ پڑھے پھر رکوع کرے اور رکوع کی تسبیح سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھنے کے بعد ان کلمات کو دس مرتبہ پڑھے پھر رکوع سے کھڑے ہو کر قومہ کی دعا سے فارغ ہو کر پھر ان کلمات کو دس بار پڑھے پھر پہلے سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھنے کے بعد ان کلمات کو دس بار کہے پھر سجدے سے اٹھ کر جلسہ کی دعا پڑھنے کے بعد ان کلمات کو دس مرتبہ پڑھے پھر دوسرے سجدے میں اسی طرح سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھنے کے دس مرتبہ ان کلمات کو پڑھے دوسرے سجدے سے سیدھا کھڑا ہو جائے اور سورۃ فاتحہ سے قبل پندرہ مرتبہ ان کلمات کو پڑھے پھر سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورت پڑھے سورت کے بعد پھر دس مرتبہ ان کلمات کو پڑھے۔ اسی طرح رکوع کی تسبیح کے بعد دس بار قومہ میں رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کے بعد دس بار پہلے سجدے کی تسبیح کے بعد دس بار سجدے سے اٹھ کر دس بار پھر دوسرے سجدے میں دس بار۔ التحیات کے بعد پڑھنے کی ضرورت نہیں جو طریقہ ہم نے عرض کیا ہے اس سے ہر رکعت میں پچھتر بار ہو جاتا ہے اور دوسرے سجدے سے اٹھ کر بیٹھنا نہیں پڑتا (یہ طریقہ عبداللہ بن مبارکؒ سے منقول ہے)

اس امر کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ پہلے رکوع سجدے کی تسبیح پڑھ لی جائے اور اس کے بعد یہ کلمات پڑھے جائیں۔ (۹) اگر ان تسبیحات کے ساتھ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ نہ ملایا جائے تو بھی جائز ہے۔

دوسرا طریقہ

صلوٰۃ التسبیح کے ادا کرنے کا ایک اور بھی طریقہ ہے اور وہ یہ ہے کہ نیت
باندھنے کے بعد سبحانک اللھم سورۃ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھے سورت
کے بعد ان کلمات کو صرف پندرہ مرتبہ پڑھے پھر رکوع میں تسبیح کے بعد
ان کلمات کو دس مرتبہ پڑھے پھر قومہ میں ربنا لک الحمد کے بعد دس
مرتبہ پہلے سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ کے بعد دس مرتبہ سجدے سے
اٹھ کر رب اغفرلی وارحمنی کے بعد دس مرتبہ پھر دوسرے سجدے
میں سبحان ربی الاعلیٰ کے بعد دس مرتبہ پھر دوسرے سجدے سے اٹھ کر
کھڑا نہ ہو بلکہ بیٹھ کر دس مرتبہ پڑھ لے پھر قیام کرے اور فاتحہ اور اس کے ساتھ
سورت ملانے کے بعد پھر پندرہ مرتبہ ان کلمات کو پڑھے پھر رکوع میں دس
بار قومہ میں دس بار پہلے سجدہ میں دس بار پہلے سجدے سے اٹھ کر دس
بار دوسرے سجدے میں دس بار دوسرے سجدے سے اٹھ کر پہلے
التحیات پڑھے اور التحیات کے بعد ان کلمات کو دس بار پڑھے یہ دو رکعتیں
ہوگئیں پھر کھڑے ہو کر فاتحہ اور سورت پڑھے سورت کے بعد پھر پندرہ
مرتبہ اور اس کے بعد تمام ارکان میں دس دس مرتبہ دوسرے سجدے
سے اٹھ کر قیام سے قبل بیٹھ کر دس مرتبہ اور کھڑے ہو کر فاتحہ اور
سورت کے بعد پندرہ مرتبہ پھر تمام ارکان میں دس دس مرتبہ پڑھے
پھر آخری تشہد میں پہلے التحیات پڑھے اور التحیات کے بعد دس مرتبہ

ان کلمات کو پڑھ کر سلام پھیر دے۔ یہ طریقہ صاحب حصن حصین نے اختیار کیا ہے اگرچہ علماء نے دونوں طریقے اختیار کئے ہیں لیکن عبداللہ بن مبارک کا طریقہ بہتر ہے۔

(۱۰) اگر ان رکعتوں میں سجدہ سہو کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو سہو کے سجدوں میں ان کلمات کو نہ پڑھے کیونکہ تین سو سے تعداد بڑھنے نہ پائے۔

(۱۱) جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ صلوٰۃ التسبیح کی آخری رکعت میں جب التحیات کے بعد ان کلمات کو پڑھ لے یا پہلے طریقہ کے موافق ان کلمات کو نہ پڑھے بلکہ صرف التحیات اور درود وغیرہ سے فارغ ہو جائے تو ذیل کی دعا پڑھ کر سلام پھیرے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ تَوْفِیْقَ اَھْلِ الْھُدٰی وَاَعْمَالَ اَھْلِ الْیَقِیْنِ وَمُنَاصَحَةَ اَھْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ اَھْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَھْلِ الْخَشْیَةِ وَطَلَبَ اَھْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَھْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَھْلِ الْعِلْمِ حَتّٰی اَلْقَاكَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِیْ عَنْ مَعَاصِیْكَ وَحَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِرِضَاكَ وَحَتّٰی اُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْكَ وَحَتّٰی اُخْلِصَ لَكَ النَّصِیْحَةَ حَیَاءً مِّنْكَ وَحَتّٰی اَتَوَكَّلَ عَلَیْكَ فِی الْاُمُوْرِ كُلِّھَا وَحُسْنَ الظَّنِّ بِكَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ رَبَّنَا

أَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝
بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

یا اللہ میں تجھ سے اہل ہدایت کی سی توفیق مانگتا ہوں اور اہل یقین کے سے اعمال مانگتا ہوں اور اہل توبہ کا سا اخلاص مانگتا ہوں اور اہل صبر کی سی ارادے کی پختگی طلب کرتا ہوں اور اہل خوف و تقویٰ کی سی کوشش اور اہل رغبت کی سی تلاش و طلب مانگتا ہوں اور پرہیزگاروں کی سی عبادت اور اہل علم کی سی معرفت مانگتا ہوں یہاں تک کہ تجھ سے ملاقات کروں۔ یا اللہ میں تجھ سے ایسا خوف مانگتا ہوں جو مجھ کو تیری نافرمانی سے روک دے اور یہاں تک کہ میں تیری اطاعت کروں اور ایسے عمل کروں جو تیری خوشنودی کا مجھکو مستحق بنا دیں اور یہاں تک کہ تجھ سے ڈر کر اخلاص کے ساتھ توبہ کروں اور تجھ سے شرما کر خلوص کے ساتھ تیری خیرخواہی کروں اور یہاں تک کہ تمام کاموں میں تجھ پر توکل کروں اور تیرے ساتھ حسن ظن رکھوں۔ تو پاک ہے اے نور کے پیدا کرنے والے اے رب ہمارے ہمارے نور کو پورا کردے اور ہماری مغفرت کردے اپنی رحمت سے تو ہر شے پر قادر ہے اے ارحم الراحمین ۝

اہل ہدایت کی سی توفیق۔ اور اہل یقین کے سے اعمال۔ اور اہل توبہ کا سا اخلاص وغیرہ۔ ان سب کا مطلب یہ ہے کہ ان تمام لوگوں کو یہ چیزیں جیسی تو نے کی عنایت فرمائی ہیں ایسی ہی مجھ کو عطا فرمائے۔

اور یہ چیزیں دائمی طور پر مجھے دی جائیں یہانتک کہ میں آپ کی ملاقات

کا شرف حاصل کر لوں۔ اہل رغبت سے مراد وہ لوگ ہیں جو خدا کی رحمت اور اس کے فضل کے بہت زیادہ امیدوار ہیں۔ مناصحت کے معنی ہم نے توبہ کی رعایت سے اخلاص کئے ہیں۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ وہ توبہ مقبول ہے جو خدا کے خوف سے کی جائے۔ اور اس میں اخلاص بھی ہو۔ تجھ سے شرما کر اس کا مطلب یہ کہ تیری حیا مجھ پر غالب ہو اور اس حیا کے غلبہ سے تیری خیر خواہی یعنی تیرے دین کے لئے کام کروں اللہ کے ساتھ حسن ظن کا مطلب یہ ہے کہ خدا سے اچھی توقع رکھے اور اس کی رحمت اور اس کی بخشش سے مایوس نہ ہو۔

صلوٰۃ التسبیح کے سلسلے میں ہم نے دو طریقے بیان کئے ہیں اگرچہ ہم نے عبداللہ بن مبارک کے طریقہ کو پسند کیا ہے لیکن دونوں طریقوں پر عمل کرنے کی گنجائش ہے پہلے طریقہ میں تشہد میں یہ کلمات نہیں پڑھے جائیں گے اور دوسرے طریقہ میں پڑھے جائیں گے بلکہ پہلی اور تیسری رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد بھی بیٹھ کر ان کلمات کو پڑھنا ہوگا اس امر کا خیال رکھنا چاہئے کہ تمام ارکان میں پہلے مقررہ تسبیح اور دعائیں پڑھنی چاہئیں اس کے بعد صلوٰۃ التسبیح کے کلمات پڑھیں لیکن التحیات میں یہ طریقہ اختیار نہ کیا جائے بلکہ پہلے التحیات پڑھی جائے اور اس کے بعد یہ کلمات پڑھے جائیں اور آخری تشہد میں بھی پہلے التحیات اور درود شریف اور دعا پڑھنے کے بعد ان کلمات کو پڑھیں اور کلمات کے بعد سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا پڑھیں۔

صلوٰۃ حاجت

صلوٰۃ حاجت کا مطلب یہ ہے کہ جب کسی شخص کو کوئی ضرورت پیش آجائے خواہ تو وہ ضرورت ایسی ہو کہ جسکا تعلق براہ راست اللہ تعالیٰ سے ہو اور کسی دوسرے شخص کا واسطہ درمیان میں نہ ہو یعنی کوئی ایسا کام نہ ہو جس میں کسی انسان کا معاملہ ہو۔ مثلاً کسی آدمی سے کوئی کام ہو اور اس پر اثر ڈالنا مقصود ہو اور بعض ضروریات ایسی ہوتی ہیں جن میں کسی انسان کا معاملہ نہیں ہوتا بہرحال کوئی ضرورت بھی پیش آئے تو ایسے موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز تعلیم کی ہے کہ دو رکعتیں پڑھ کر پھر دعا مانگے اس سلسلے میں جو دعائیں منقول ہیں ان کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

۱۔ من کانت لہ حاجۃ الی اللہ او الی احد من بنی ادم فلیتوضاء ولیحسن وضوءہ ثم لیصل رکعتین ثم یثنی علی اللہ ویصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولیقل لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا

إِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۞ (ترمذی۔ حاکم)

۱. ترجمہ۔ اگر کسی شخص کو کوئی حاجت پیش آجائے خواہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ ہو یا کوئی انسان ہو جس سے وہ حاجت وابستہ ہو تو اس شخص کو چاہیئے کہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعتیں نفل نماز پڑھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی صفت اور ثنا بیان کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور پھر یہ کلمات کہے سوائے اللہ کے جو تحمل والا ہے اور کریم ہے کوئی اور معبود نہیں ہے۔ وہ عرش عظیم کا رب اور تمام عیوب سے پاک ہے۔ تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جو تمام مخلوقات کا رب ہے الٰہی میں تجھ سے ایسی خصلتیں مانگتا ہوں جو تیری رحمت کو واجب کرنے والی ہوں اور ایسے عمل کی توفیق مانگتا ہوں جو تیری مغفرت کو واجب کرنے والی ہوں اور ہر نیکی میں پوری نیکی کی توفیق اور ہر گناہ سے بچاؤ اور ہر جرم سے سلامتی طلب کرتا ہوں۔ میرا کوئی گناہ ایسا نہ چھوڑیے تو بخش نہ دے۔ اور میری ہر پریشانی کو دور کر دے اور میری ہر ایک ایسی حاجت جسکو تو پسند کرتا ہو پوری کر دے اے سب رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنیوالے ۞ (اس کو ترمذی اور حاکم نے نقل کیا)

مطلب یہ ہے کہ نماز کے بعد خدا کی صفت ثنا اور درود پڑھ کر پھر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سے لیکر آخر تک پڑھیں اس دعا میں بعض کلمات ترمذی کے ہیں۔ بعض حاکم کے ہیں ہم نے سب کو جمع کر دیا ہے اس دعا کے بعد پھر

اس شخص کے پاس جائے جس سے کوئی حاجت وابستہ ہو۔ انشاء اللہ وہ حاجت پوری ہو جائیگی۔

۴۔ ومن کانت لہ ضرورۃ فلیتوضاء فیحسن وضوءہ ویصلی رکعتین ثم یدعو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْٓ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ۔ (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ حاکم)

۴۔ ترجمہ:۔ اور جس شخص کو کوئی ضرورت پیش آجائے تو اچھی طرح وضو کرکے دو رکعتیں پڑھے پھر اسطرح دعا کرے یا اللہ میں تجھ سے اپنی حاجت مانگتا ہوں اور تیرے نبی جو رحمت عالم ہیں ان کے واسطے سے تیری جناب میں متوجہ ہوتا ہوں۔ اے محمد میں آپ کے واسطے سے اپنے رب کی جناب میں اپنی اس حاجت کیلئے توجہ کر رہا ہوں تاکہ یہ میری حاجت پوری کر دی جائے۔ یا اللہ تو اپنے نبی کی شفاعت میرے حق میں قبول کرلے۔ (اس کو ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ حاکم نے نقل کیا)

اس دعا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی خطاب کیا گیا اور اللہ رب العزت کی جناب میں ان کو بطور سفارش کے پیش کیا گیا ہے حضور کو یہ خطاب ایسا ہی ہے جیسے التحیات میں السلام علیک ایہا النبی پڑھا جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا ایک نابینا کو تعلیم کی تھی جب اس نے آپ سے درخواست کی تھی آپ کی اس دعا کو پڑھنے

کے بعد اس کی بینائی واپس آگئی تھی دعا کے کلمات جس طرح منقول ہوں ان کو اسی طرح پڑھنا چاہیے۔ باقی اس دعا کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب سے یا آپ کو پکارنے یا آپ کو حاضر و ناظر سمجھنے سے کوئی تعلق نہیں ہے جو لوگ اس قسم کی دعاؤں سے اس قسم کے استدلال کرتے ہیں وہ علم سے بے بہرہ ہیں اس روایت میں ایک شخص عثمان بن خالد بھی ہے جس کو متروک الحدیث کہا گیا ہے اس لیے عقیدہ کی بات میں اس قسم کی احادیث سے استدلال نہیں ہو سکتا البتہ وظائف اور ترغیب و ترہیب وغیرہ کے سلسلہ میں ایسی احادیث قابل عمل قرار دی جا سکتی ہیں۔

۳۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ (جامع صغیر)

۳۔ ترجمہ۔ کوئی معبود حقیقی سوائے تیرے نہیں ہے اے شفقت کرنے والے اور اے بہت احسان کرنے والے اے آسمانوں اور زمین کے موجد اے بزرگی اور اے اکرام کے مالک۔

(اس کو جامع صغیر سے بعض حصن حصین کے شارح نے نقل کیا)

ان کلمات کے بعد جو حاجت مانگی جائے خواہ وہ حاجت مشرق کی ہو یا مغرب کی قبول کرلی جاتی ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ان کلمات کو پڑھنے کے بعد جو حاجت بھی خدا سے مانگی جائے وہ پوری کر دی جاتی ہے۔ بشرطیکہ جمعہ کے روز جو مقبولی ساعت ہے اس میں طلب کی جائے یعنی جمعہ کے دن مقبولی ساعت میں ان کلمات کو پڑھ کر

خدا سے حاجت طلب کیا کرے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنی کسی حاجت کیلئے گھر سے نکلے تو جمعرات کی صبح کو نکلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کیلئے اس دن میں برکت کی دعا کی ہے اور گھر سے نکلتے وقت آل عمران کا آخری رکوع یعنی اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ سے آخر سورۃ تک اور سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ اور سورۃ فاتحہ پڑھ لیا کرے۔

۳۹۔ حفظ قرآن کی نماز اور دعا

اگر کسی شخص کو قرآن حفظ کرنے کی خواہش ہو اور قرآن یاد نہ ہوتا ہو تو اس کے متعلق بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو ایک نماز سکھائی تھی جس سے ان کی یہ حالت ہو گئی کہ فرماتے ہیں میں چالیس چالیس آیتیں یاد کر لیتا تھا اور بھولتا نہیں تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ قرآن میرے سامنے کھلا ہوا ہے اس نماز کا طریقہ یہ ہے کہ پچھلی رات کو اٹھے اور اگر پچھلی رات کو نہ اٹھ سکے تو رات کے ابتدائی حصے میں چار رکعتوں کی نیت

۱۔ فیقرأ فی الاولی الفاتحۃ وسورۃ یٰسٓ وفی الثانیۃ الفاتحۃ وحٰمٓ الدخان وفی الثالثۃ الفاتحۃ والٓمٓ تنزیل السجدۃ وفی الرابعۃ الفاتحۃ وتبارک الذی بیدہ الملک فاذا فرغ من التشہد فلیحمد اللّٰہ ولیحسن الثناء علی اللّٰہ ولیصل علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ولیحسن وعلی سائر النبیین ولیستغفر للمومنین والمومنات

ولاخوانہ الذین سبقونا بالایمان ثم لیقل فی اٰخر ذلک اللّٰھم ارحمنی بترک المعاصی ابدًا ما ابقیتنی وارحمنی ان اتکلف ما لا یعنینی اللّٰھم بدیع السمٰوٰت والارض ذا الجلال والاکرام والعزۃ التی لا ترام اسئلک یا اللّٰہ یا رحمٰن بجلالک ونور وجھک ان تلزم قلبی حفظ کتابک کما علمتنی وارزقنی ان اتلوہ علی النحو الذی یرضیک عنی اللّٰھم بدیع السمٰوٰت والارض ذا الجلال والاکرام والعزۃ التی لا ترام اسئلک یا اللّٰہ یا رحمٰن بجلالک ونور وجھک ان تنور بکتابک بصری وان تطلق بہ لسانی وان تفرج بہ عن قلبی وان تشرح بہ صدری وان تغسل بہ بدنی فانہ لا یعیننی علی الحق غیرک ولا یؤتیہ الا انت ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم۔ یفعل ذلک ثلث جمع او خمسا او سبعا یجاب باذن اللّٰہ والذی بعثنی بالحق ما اخطأ مؤمنا۔ (ترمذی، حاکم)

ترجمہ۔ پس پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ یاسین پڑھے اور دوسری میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ دخان پڑھے اور تیسری میں سورۂ فاتحہ اور الم تنزیل سجدہ پڑھے اور چوتھی رکعت میں فاتحہ اور تبارک الذی بیدہ الملک پڑھے پھر جب التحیات سے فارغ ہو تو خوب اللہ کی حمد بیان کرے اور خوب اچھی طرح

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اور جملہ پیغمبروں پر درود بھیجے اور تمام مسلمان عورتوں اور مسلمان مردوں کے لئے استغفار اور انصار و مہاجرین کی مغفرت طلب کرے۔ یا اللہ جب تک تو مجھ کو زندہ رکھے گناہوں کے چھوڑنے کی توفیق دے کر مجھ پر رحم کر اور اس بات سے بھی مجھ پر رحم کر کہ میں بے فائدہ بات کے لئے تکلف کروں۔ اے اللہ موجد آسمانوں کے اور زمین کے مالک بزرگی کے اور بخشش کے اور ایسی عزت کے مالک جس کی کوئی آرزو نہیں کرتا۔ اے اللہ اے رحمان میں تیری بزرگی اور تیری ذات کے نور کا واسطہ دے کر یہ بات تجھ سے مانگتا ہوں کہ تو میرے دل میں اپنی کتاب کی یاد کو لازم کر دے جیسے تو نے مجھ کو سکھائی ہے اور یہ کہ قرآن کی تلاوت مجھ کو اس طریق پر نصیب کر کہ جس کو تو پسند کرتا ہے یا اللہ آسمانوں کے اور زمین کے موجد مالک بزرگی کے اور بخشش کے اور ایسی عزت کے مالک جس کا کوئی قصد نہیں کر سکتا اے اللہ میں تیری بزرگی اور تیری ذات کے نور کا واسطہ دے کر یہ بات مانگتا ہوں کہ تو اپنی کتاب کی برکت سے میری آنکھوں کو روشن کر دے اور اس کی برکت سے میری زبان کو تیز کر دے اور میرے دل کے غم کو اس کی برکت سے دور کر دے اور اس کی برکت سے میرا سینہ کھول دے اور اس کی برکت سے میرا بدن دھو دے گناہوں کی نجاست سے بیشک حق بات میں میری سوائے تیرے کوئی مدد نہیں کر سکتا اور حق کو سوائے تیرے کوئی نہیں دے سکتا۔ گناہوں سے بچنے اور نیکی کی توفیق دینے کی قوۃ کسی میں نہیں سوائے اللہ کے جو بلند و بالا ہے (دعا کا ترجمہ ختم ہو گیا) اس دعا کو تین شب یا پانچ شب یا سات شب پڑھیں

اللہ کے حکم سے دعا قبول ہو جائیگی قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے کسی مومن کے ساتھ اس عمل نے خطا نہیں کی نماز اس کو،

اس نماز کا طریقہ یہ ہے کہ چار رکعتیں نفل رات کو پڑھی جائیں اگر پچھلی رات کو پڑھ سکے تو اچھا ہے ورنہ رات کے ابتدائی حصہ میں ہی سہی۔ سورۃ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورۃ یٰسین دوسری میں حٰم دخان تیسری میں الم تنزیل اور چوتھی میں تبارک الذی پڑھے اور التحیات کے بعد خدا کی خوب تعریف کرے اور اچھی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور دوسرے انبیاء پر درود بھیجے مسلمانوں کی مغفرت طلب کرے اور حضور کے اصحابؓ کیلئے مغفرت مانگے۔ مثلاً یوں کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْھَاشِمِیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْبَرَرَۃِ الْکِرَامِ وَعَلٰی سَائِرِ النَّبِیِّیْنَ وَاغْفِرْ لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ یہ درود اور ثنا پڑھ کر پھر اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ سے لیکر لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ تک دعا پڑھے یہ عمل پورے ایک جمعہ یعنی سات دن کرے اگر کامیابی نہ ہو تو تین یا پانچ یا سات جمعہ تک کرے انشاءاللہ ضرور کامیابی ہوگی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قسم کھا کر یہ فرمانا کہ دعا مومن سے خطا نہیں کرتی اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی عمل ہو یا دعا ہو وہ ضرور قبول ہوتا ہے ترجمہ ہم نے دعا کا بہت عام فہم کر دیا ہے اللہ سے رحم طلب کرنا ترک معاصی اور بے فائدہ باتوں سے بچنے کے لئے اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تو ہم کو زندہ رکھے گناہوں سے اور ان ہی باتوں کے تکلف سے

بچا۔ یعنی خوش دل ہو کر تو مسلمان سے کا بات کرنا ہی نہیں جب کرتا ہے بہ تکلف کرتا ہے تو اس تکلف سے بھی مجھے بچا۔ عزت جس کا کوئی قصد نہیں کر سکتا۔ مطلب یہ ہے کہ تیری عزت اتنی بلند ہے کہ تیری جیسی عزت حاصل کرنے کے کوئی لائق ہی نہیں۔ تو جس قرأت کو پسند کرتا ہے ویسا پڑھنا مجھ کو نصیب کے اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کو صحیح با تجوید پڑھوں اور نیک نیتی کے ساتھ تلاوت کروں زبان کے تیز کر دینے کا مطلب یہ ہے کہ اٹک اٹک کر نہ پڑھا کروں بلکہ صاف زبان سے تلاوت کیا کروں میرے بدن کو دھو دے یعنی قرآن کی برکت سے گناہوں کی نجاست میرے جسم سے دور ہو جائے۔

۴۰۔ توبہ کی نماز

۱۔ واذا اخطأ او اذنب فاحب ان یتوب الی اللّٰہ فلیمد یدیہ الی اللّٰہ عزوجل ثم یقول اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْکَ مِنْہَا لَا اَرْجِعُ اِلَیْہَا اَبَدًا ؂ فانہ یغفر لہ مالم یرجع فی عملہ ذلک۔

۱۔ ترجمہ۔ اور اگر کسی سے کوئی صغیرہ یا کبیرہ گناہ ہو جائے اور وہ پھر چاہے کہ توبہ کرے تو اس کو چاہئے اپنے دونوں ہاتھ اللہ عزوجل کی جناب میں اٹھائے اور یوں کہے یا اللہ میں تیرے سامنے اس گناہ سے توبہ کرتا ہوں اور اب کبھی یہ گناہ نہیں کروں گا جو شخص یہ کلمات کہے گا اس کا یہ گناہ بخش دیا جائیگا۔ جب تک وہ اسکو دوبارہ نہ کرے ؂ (اسکو حاکم نے روایت کیا ہے)

مطلب یہ ہے کہ اللہ کے سامنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللّٰھم سے ابدًا

تک پڑھے اور اس نیت سے یہ کلمات کہے کہ وہ اب آئندہ اس گناہ کو نہیں کرے گا۔ اس کہنے سے اس کا وہ گناہ معاف ہو جائیگا ہاں اگر دوبارہ اس نے وہ کیا تو پھر وہ دوسرا لکھ لیا جائیگا یعنی پہلا تو معاف ہو ہی چکا پھر کرے تو پھر لکھا جائے گا۔

۲۔ ما من رجل یذنب ذنبا ثم یقوم فیتطھر ثم یصلی رکعتین ثم یستغفر اللہ لذلک الذنب الا غفر لہ

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ ابن حبان۔ ابن السنی)

۲۔ ترجمہ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب کوئی شخص گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے پھر کھڑے ہو کر طہارت کرتا ہے اور دو رکعتیں پڑھ کر استغفار کرتا ہے اس گناہ سے جو اس نے کیا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو معاف کر دیتا ہے۔

(اسکو ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ ابن حبان۔ ابن السنی نے نقل کیا)

مطلب یہ ہے کہ جب کوئی شخص گناہ کرے اور اس کے بعد غسل یا کم از کم وضو کرکے دو رکعتیں نفل توبہ کی نیت سے پڑھے اور نماز کے بعد اللہ سے بخشش طلب کرے اور استغفار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو معاف کر دیتا ہے۔

۳۔ جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال واذنوباہ واذنوباہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم قل اللھم مغفرتک اوسع من ذنوبی ورحمتک ارجی

عِنْدِیْ مِنْ شَیْئٍ فَقَالَهَا ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعَادَ ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعَادَ فَقَالَ قُمْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَکَ ۔ (حاکم)

ترجمہ: ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہائے گناہ ہائے گناہ کرتا ہوا حاضر ہوا آپ نے فرمایا تو یہ کلمات پڑھ یا اللہ تیری بخشش میرے گناہوں سے زیادہ وسیع ہے اور میں اپنے گناہ کے مقابلے میں تیری رحمت کا زیادہ امیدوار ہوں۔ اس شخص نے یہ کلمات کہے آپ نے فرمایا پھر کہہ اس نے پھر کہے آپ نے فرمایا پھر کہہ اس نے پھر کہے آپ نے کہا جا کھڑا ہو جا۔ اللہ نے تجھ کو بخش دیا۔ (اس کو حاکم نے نقل کیا)

آپ نے دعا تعلیم کی اور تین بار اس سے یہ کلمات کہلوا دئے اسی کے بعد اسکو یہ بشارت سنا دی کہ تیرا گناہ بخشدیا گیا۔ حضرت حق جل مجدہ کسی گنہگار کے توبہ کرنے سے بہت خوش ہوتے ہیں۔ اُن کی رحمت ہر گنہگار کو دیکھتی رہتی ہے کہ وہ کب اپنی خطا پر نادم ہو کر پلٹتا ہے تا کہ میں اس کا استقبال کروں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ رات کو اپنی مغفرت کا ہاتھ پھیلاتا ہے تا کہ دن کا گنہگار اپنے گناہوں سے توبہ کر لے اور دن کے وقت اپنی رحمت کا ہاتھ پھیلاتا ہے تا کہ رات کا گنہگار اپنے گناہوں سے توبہ کر لے اور یہ سلسلہ اسوقت تک جاری رہیگا جب تک آفتاب مغرب سے طلوع نہ ہو جائے یعنی توبہ کا دروازہ بند ہو جائے۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ ایک شخص سے گناہ ہو جاتا ہے آپ نے فرمایا

گناہ لکھ لیا جاتا ہے اس نے عرض کیا پھر وہ اس گناہ سے توبہ کرتا ہے اور بخشش طلب کرتا ہے، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا اس کا گناہ بخش دیا جاتا ہے اور توبہ قبول ہو جاتی ہے اس نے عرض کیا، یا رسول اللہ پھر وہ گناہ کرتا ہے آپ نے فرمایا پھر لکھ لیا جاتا ہے اس نے عرض کیا پھر وہ توبہ کرتا ہے اور بخشش طلب کرتا ہے آپ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے اور توبہ قبول کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے سے تھکتا نہیں یہاں تک کہ تم ہی بخشش طلب کرنے سے تھک جاتے ہو یعنی تم ہی ہمت ہار دیتے ہو اور توبہ کرنا چھوڑ دیتے ہو حالانکہ وہ معاف کرنے سے تھکتا نہیں اسی طرح اور بہت سی احادیث ہیں جو جنت کی کنجی اور خدا کی باتوں میں آپ کو مل سکتی ہیں

۴۱ - جنازے کی نماز

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر جو حقوق ہیں ان میں سے یہ بھی ایک حق ہے کہ ایک مسلمان جب دیکھے کہ دوسرے مسلمان پر علامات موت طاری ہیں تو اس کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ تلقین کرے اگر ہوش حواس موجود ہیں تو یہ کہا جا سکتا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ پڑھ یا پورا کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ پڑھ کیونکہ جس شخص کے مرتے وقت آخری کلمات کلمہ توحید ہوں تو وہ جنت میں داخل کر دیا جاتا ہے اور اگر یہ دیکھیں کہ اس کے ہوش و حواس صحیح نہیں ہیں یا مرنے والا اس قدر پریشان ہے کہ وہ اس کے کہنے کا کہ "کلمہ پڑھ" اچھا اثر نہیں لے گا تو بجائے یہ کہنے کے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ

پڑھ، اس کے پاس خود پکار کر پڑھنے لگے، بہتر یہ ہے کہ پورا کلمہ پڑھے یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ساتھ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بھی کہے کیونکہ اعلان توحید کے ساتھ اقرارِ رسالت ضروری ہے، اسی طرح سورۂ یٰسین کا پڑھنا بھی مستحب ہے۔ اور بعض ضعیف روایتوں سے سورۂ بقرہ کا پڑھنا بھی مستحب ہے، عام طریقہ سے مشائخ کا دستور یہی ہے کہ سورۂ یٰسین مرنے والے پر نزع کے وقت پڑھتے ہیں لیکن بعض علماء نے میت سے مرنے کے بعد کی حالت مراد لی ہے چنانچہ وہ مرنے کے بعد پڑھتے ہیں، ایک روایت کے الفاظ بھی یہ ہیں کہ جو کوئی کسی مسلمان پر اس کے مرنے کے بعد سورۂ یٰسین پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر حرف کے بدلے میں ایک فرشتہ بھیجتا ہے یہ فرشتے میت کے آگے صف باندھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور میت کے لئے رحمت و بخشش مانگتے ہیں اور اس کے جنازے میں اور دفن میں شریک رہتے ہیں، اور بعض اہل علم نے میت سے قبر پر پڑھنا مراد لیا ہے بہتر یہ معلوم ہوتا ہے کہ نزع کے وقت بھی پڑھیں اور مرنے کے بعد گھر میں بھی پڑھیں اور قبر پر بھی پڑھیں تاکہ تمام اقوال و روایات پر عمل ہو جائے اور مرنے والے کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہونچے۔

مرنے والے کے پاس والوں کو یہ بھی چاہئے کہ جب موت کی علامتیں ظاہر ہو جائیں تو میت کو قبلہ رُخ کر دیں، قبلہ رُخ کرنے کا سہل اور آسان، اور مشہور طریقہ یہ ہے کہ قبلہ کی طرف پاؤں کر کے چت لٹائیں اور سر کے نیچے تکیہ رکھکر ذرا سر کو اونچا کر دیں۔ مرنے والے کو جب دیکھیں کہ

اس کی روح نکل چکی تو اس کی آنکھیں بند کردیں اور اس کے اعضا رسید ھے کردیں اور یوں کہیں بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور اپنے لئے اور مرنے والے کیلئے ان الفاظ کے ساتھ دعا کریں اس وقت جو دعا کی جاتی ہے اس پر فرشتے آمین کہتے ہیں دعا کے الفاظ حسب ذیل ہیں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَّارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمَهْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِیْهِ۔

یا اللہ فلاں شخص کو بخش دے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کے درجات بلند کردے اور اس کے پس ماندگان میں تو اس کا قائم مقام ہوجا اور اس اس مرنے والے کو اور ہم کو بخش دے اور اس کی قبر کو اس کے لئے کشادہ کردے اور اس کے لئے اس کی قبر میں روشنی کردے (اس روایت کو مسلم، ابوداؤد، نسائی ابن ماجہ نے نقل کیا ہے) دعا میں لفظ فلاں کی جگہ مرنے والے کا نام لینا چاہیے۔

اس مرنے والے کے گھر والوں کو اس موقعہ پر یہ دعا پڑھنی چاہیئے:۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْهُ عُقْبٰی حَسَنَةً

یا اللہ مجھ کو اور اس مرنے والے کو بخش دے اور مجھ کو اس کی جگہ اچھا بدلہ دے۔

پھر جب میت کو غسل کے لئے اور کفن دینے کے لئے اٹھائیں تب بسم اللہ کہکر اٹھائیں اور جب تک غسل دیتے رہیں میت کے لئے خدا سے مغفرت طلب کرتے رہیں اور ذکر الٰہی کی کثرت رکھیں تکفین کے وقت چار پائی پر

رکھتے وقت بھی بسم اللہ کہکر اٹھائیں۔

جنازے کی نماز اور اس کی دعائیں

جنازے کی نماز فرض کفایہ ہے اور جنازے کا سامنے موجود ہونا، اور میت کا پاک ہونا اور میت کا مسلمان ہونا اس نماز کی شرائط ہیں، جنازے کو لیکر بھاگیں نہیں ہاں قدم بڑھا کر چلیں آہستہ نہ چلیں اور نہ آہستہ چلنے کی آواز لگائیں، جنازے کے ساتھ خاموش چلیں ذکر الٰہی یا قرآن کی قرأت بھی بلند آواز سے نہ کریں اپنی موت کا دھیان اور فکر کریں کہ یہ موقعہ اسی کا ہے اور سلف کا یہی طریقہ ہے میت کے لئے چپکے چپکے مغفرت کی دعا کرنے میں مضائقہ نہیں یعنی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ کہیں۔ آج کل جو طریقے جہال نے جاری کر دیئے ہیں اُن سے اجتناب کریں جیسا کہ امام نووی نے اس کی تصریح کی ہے۔ مزید مسائل کی تلاش ہو تو فقہ کی کتابوں میں ملاحظہ کریں، پہلی تکبیر میں ثنا، دوسری درود شریف، تیسری تکبیر کے بعد ذیل کی دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سورۃ فاتحہ پڑھنے کو واجب کہتے ہیں لیکن امام اعظم اور امام مالک رحمہما اللہ کے نزدیک واجب نہیں اگر کوئی ثنا کے طور پر سبحانک اللّٰھم کے ساتھ پڑھ لے تو جائز ہے میت کو غسل دینے والے نیک اور دیندار لوگ ہوں۔ اگر میت میں کوئی بری علامت دیکھیں تو اس کا لوگوں سے ذکر نہ کریں بلکہ اس کو چھپائیں اسی طرح مرنے والے کی برائیوں کا ذکر کرنے سے اجتناب کرنا چاہیئے اور مسلمانوں

کو چاہیئے کہ اس کے محاسن اور اس کی خوبیوں کا ذکر کریں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بیہقیؒ نے بواسطہ ابن عمرؓ نقل کیا ہے اُذْکُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاکُمْ وَکُفُّوْا عَنْ مَسَاوِیْھِمْ یعنی اپنے مرنے والوں کی خوبیاں بیان کیا کرو اور ان کی برائیوں سے زبان کو روکا کرو۔ اسی طرح حاکم نے ابو رافع کے واسطے سے نقل کیا ہے جس شخص نے میت کو غسل دیا اور اگر اس میں کوئی علامت بُری دیکھی اور اس کو چھپایا تو اللہ تعالیٰ چالیس مرتبہ اس شخص کی مغفرت فرماتا ہے یعنی جس نے میت کے عیب کو چھپایا، مثلاً چہرے کا مسخ ہو جانا یا صورت کا سیاہ ہو جانا یا شکل کا بگڑ جانا وغیرہ ایسی کوئی بات دیکھی اور اس کا کسی سے ذکر نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس چھپانے والے کے جرائم کو بار بار معاف کرتا ہے اس روایت سے یہ بات بھی سمجھ میں آئی کہ غسل دینے والا جب میت کا منہ بند کردے تو پھر اس کے چہرے کو کھول کر عام لوگوں کو دکھانا نہیں چاہیئے اور نہ عوام کو اس پر اصرار کرنا چاہیئے، بعض بزرگ جنازے کو دیکھ کر سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ کہا کرتے تھے، بعض علماء سے منقول ہے کہ جنازے کو دیکھ کر یا جنازہ جب پاس سے گذرے تو یہ کلمات کہنا مستحب ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ ✦ میت کی تجہیز و تکفین اور اس کے دفن میں تعجیل کرلی چاہیئے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مرنے والا اگر نیک ہے تو اس کو اس کی بھلائی کے پاس جلدی پہنچاؤ، اور اگر بُرا ہے تو اس بُرے کو جلدی سے دفع کرو، اور اپنے پر سے بوجھ ہٹاؤ۔ میت پر نوحہ کرنا بیان

کر کے رونا، سینہ کوبی کرنا، اس قسم کی سب باتیں دورِ جاہلیت کی یادگار ہیں ان سے مسلمانوں کو پرہیز کرنا چاہیئے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم صبر کی تاکید فرماتے تھے اور ارشاد فرمایا کرتے تھے صبر کرو۔ خدا سے ثواب کی امید رکھو، دل کا غمگین ہونا اور آنکھوں کا آنسو ٹپکانا یہ ایک فطری اور طبعی امر ہے اور اس پر شریعت اسلامیہ نے کوئی پابندی عاید نہیں کی ہے ذیل میں جنازے کی نماز کی جو دعائیں نقل کی جاتی ہیں ان میں سے جو یاد ہو وہ پڑھ لے یہ دعائیں یا ان دعاؤں میں سے کوئی دعا تیسری تکبیر کے بعد پڑھنی چاہیئے۔

۱- اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ط اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ ٭

۱- ترجمہ:- یا اللہ ہمارے زندوں کو اور مردوں کو اور ہمارے چھوٹوں اور بڑوں کو بخش دے اور ہمارے مردوں کو اور ہماری عورتوں کو اور ہمارے حاضر اور غائب لوگوں کو بھی بخش دے۔ یا اللہ تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اسلام پر زندہ رکھیو اور جس کو تو ہم میں سے موت دے تو اس کا خاتمہ ایمان پر کیجیو یا اللہ ہمیں اس کے ثواب سے محروم نہ کیجیو اور نہ اس کے بعد ہم کو گمراہ کیجیو۔

(اس دعا کو ابوداؤد، ترمذی، النسائی، احمد، ابن حبان اور حاکم نے نقل کیا)

یہ جو فرمایا "اس کے اجر سے محروم نہ کر" تو مطلب یہ ہے کہ اس کی وفات

سے جو ہم کو صدمہ پہنچے اس پر صبر کی توفیق دے اور صبر پر ثواب عطا فرما۔
اور یہ جو فرمایا کہ اس کے بعد ہم کو گمراہ نہ کر، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی
زندگی میں اس کے تجربہ یا علم سے جو رہنمائی ہوتی تھی اس رہنمائی کو قائم
رکھ یا یہ مطلب ہے کہ ورثے ترکے کے جھگڑوں میں ہم کو گمراہی اور نفسانی
خواہشات سے بچا۔ یا یہ مطلب ہے کہ رنج و غم میں کوئی گمراہی کی بات
نہ کر بیٹھیں۔

۲۔ اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَيَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ
وَرَسُوْلُكَ اَصْبَحَ فَقِيْرًا اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَصْبَحْتَ غَنِيًّا
عَنْ عَذَابِهٖ تَخَلّٰى مِنَ الدُّنْيَا وَاَهْلِهَا اِنْ كَانَ زَاكِيًا فَزَكِّهٖ
وَاِنْ كَانَ مُخْطِئًا فَاغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا
بَعْدَهٗ ۔

۲۔ ترجمہ:۔ یا اللہ یہ تیرا بندہ اور تیری لونڈی کا لڑکا ہے
یہ اس بات کی گواہی دیا کرتا تھا کہ تیرے سوا کوئی اور معبود نہیں
ہے تو وحدہٗ لاشریک ہے اور یہ اس بات کی بھی گواہی دیتا تھا کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم آپ کے بندے ہیں اور آپ کے رسول ہیں، اس وقت یہ تیری
رحمت کا بہت ہی محتاج ہے اور تو اس کو عذاب کرنے سے
مستغنی ہے یہ دنیا اور دنیا والوں کو چھوڑ کر حاضر ہو رہا ہے۔ اگر یہ پاک
ہے تو اس کی پاکیزگی کو اور بڑھا دے اور اگر یہ خطاکار ہے تو اس کی مغفرت

کردے۔ یا اللہ ہم کو اس کے ثواب سے محروم نہ کر اور اس کے بعد ہم کو گمراہ نہ کیجیو۔ (اس دعا کو حاکم نے روایت کیا ہے)

اس وقت یہ تیری رحمت کا بہت ہی محتاج ہے مطلب یہ ہے کہ یوں تو ہر بندہ ہر وقت تیرا محتاج ہے لیکن مرنے کے بعد تو ہر قسم کا ظاہری اور مجازی علاقہ بھی منقطع ہو جاتا ہے۔

اس وقت تو سوائے تیرے اس کا اور کوئی بھی نہیں ہے، ہم نے اسی مفہوم کی ترجمہ میں رعایت رکھی ہے اور یہ جو فرمایا کہ آپ اس بندے کو عذاب کرنے سے مستغنی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ بندہ توحید رسالت کا قائل اور آپکی رحمت کا محتاج اور آپ کو اس کے عذاب دینے کی احتیاج اور ضرورت نہیں جب آپکو عذاب کی ضرورت نہیں تو پھر بے ضرورت عذاب کرنے سے کیا فائدہ ...... لہذا اسکو اپنے دامان رحمت میں چھپا لیجئے اور اس کو عذاب سے محفوظ رکھئے، اگر یہ پاک ہے تو اس کا ثواب کامل کر دیجئے اور اس کے درجات بلند کر دیجئے کیونکہ یہ دنیا اور دنیا والوں کو چھوڑ کر آیا ہے، پردیس میں تنہائی کے باعث پریشان ہے اور اگر یہ گنہگار ہے تو اس کے گناہ اور خطائیں نظر انداز کر دیجئے اور خطاؤں کو بخش دیجئے۔

۴۔ اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ خَرَجَ مِنْ رَوْحِ الدُّنْيَا وَسَعَتِهَا وَمَحْبُوْبِهٖ وَاَحِبَّاۤءِهٖ فِيْهَا اِلٰى ظُلْمَةِ الْقَبْرِ وَمَاهُوَ لَاقِيْهِ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ اَللّٰهُمَّ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ وَاَصْبَحَ

فَقِیْرًا اِلٰی رَحْمَتِهٖ وَاَنْتَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِهٖ وَقَدْ جِئْنَاكَ رَاغِبِیْنَ اِلَیْكَ شُفَعَاءَ لَهٗ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِیْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ وَلَقِّهٖ بِرَحْمَتِكَ رِضَاكَ وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَهٗ وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَجَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْهِ وَلَقِّهٖ بِرَحْمَتِكَ الْاَمْنَ مِنْ عَذَابِكَ حَتّٰی تَبْعَثَهٗ اِلٰی جَنَّتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝

۳۔ ترجمہ :۔ یا اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے بندے کا بیٹا ہے یہ دنیا کے آرام و آسائش اور اس کی وسعت اور دنیا کے دوست اور احباب سے جدا ہو کر قبر کے اندھیرے کی طرف اور جو کچھ وہاں پیش آنا ہے اس کی طرف جا رہا ہے، یہ اس بات کی گواہی دیا کرتا تھا کہ سوائے تیرے کوئی دوسرا معبود نہیں ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے بندے اور آپ کے رسول ہیں اور آپ خود بھی اس کے عقائد سے خوب واقف ہیں، یا اللہ یہ تیرا مہمان ہو کر آیا ہے اور تو بہترین مہمان نواز ہے۔ یہ اس وقت آپ کی رحمت کا بہت زیادہ محتاج ہے اور آپ کو اس کے عذاب دینے کی کوئی احتیاج نہیں اور ہم تیری خدمت میں اس کی سفارش کی خواہش اور رغبت لیکر حاضر ہوئے ہیں۔ اے اللہ اگر یہ نیک ہے تو تو اس کی نیکی کو اور بڑھا دے اور اگر خطا کار ہے تو تو اس کی خطاؤں سے درگذر فرما، اور اپنی رحمت کے صدقے میں اپنی رضا مندی کو اس

سے ملا دے اور اسے قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے بچا لے اور اس کے لئے اس کی قبر کو کشادہ کر دے اس کے دونوں پہلوؤں کی طرف سے زمین کو فراخ کر دے اور اپنی رحمت کے صدقہ میں اس کو اپنے عذاب سے امن دیدے یہاں تک کہ تو اس کو اپنی جنت میں بھیجنے کے لئے اٹھائے اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے۔

(یہ دعا امام نووی نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی مختصر المزنی سے نقل کی)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث کی مختلف کتابوں میں نماز جنازہ کی جو دعائیں مروی تھیں ان سب دعاؤں کے الفاظ اس دعا میں جمع کر دئے ہیں۔ یہ دعا بڑی جامع ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الاذکار میں یہ دعا نقل کی ہے۔

۴۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ ۔

۴۔ ترجمہ:۔ یا اللہ اس مرنے والے کی مغفرت کر دے اور اس پر رحم فرما، اور اس کو عافیت دے اور اس کی خطاؤں سے درگذر فرما

اوراس کی مہمانی اچھی طرح کر اوراس کی قبر کو فراخ کردے اوراس مرنے والے کو پانی سے اور برف اوراولوں سے غسل دے اوراس کو گناہوں سے اس طرح صاف کردے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے پاک کیا جاتا ہے اوراس کے گھر سے بہتر گھر اس کو بدل دے اوراس کی اہل کی بجائے اس کو بہتر اہل دے اوراس کی بیوی کے بدلہ میں اچھی بیوی اس کو دیدے اوراس کو جنت میں داخل کردے، اوراس کو عذاب قبر اور دوزخ سے پناہ دے۔

(اس کو مسلم ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ نے نقل کیا)

پانی اور برف اولوں سے غسل دینے کا مطلب یہ ہے کہ اس پر زیادہ سے زیادہ رحمت کیجئے، گھر سے بہتر گھر اور لوکر چاکر اور متعلقین سے بہتر متعلقین اور خدمت گار اور بیوی سے بہتر بیوی، مطلب یہ ہے کہ دنیا کے تمام سامانوں سے اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر چیزیں عطا فرما دیجیئے۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس میت پر حضورؐ نے یہ دعا پڑھی تھی میں بھی اس جنازے میں شریک تھا، جب میں نے اس دعا کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا تو میرے دل نے یہ تمنا کی کہ کاش اس میت کی جگہ میں ہوتا تاکہ حضور یہ دعا میرے جنازے پر پڑھتے۔

۵- اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبُّھَا وَاَنْتَ خَلَقْتَھَا وَاَنْتَ ھَدَیْتَھَا لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَھَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّھَا

وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهٗ۔

۵۔ ترجمہ :- یا اللہ تو اس کا پروردگار ہے اور تو نے ہی اس کو پیدا کیا ہے اور تو نے ہی اس کو اسلام قبول کرنے کی توفیق دی ہے اور تو نے ہی اس کی روح کو قبض کیا ہے اور تو ہی اس کے پوشیدہ اور علانیہ حالات سے خوب واقف ہے ہم بحیثیت سفارشی کے حاضر ہوئے ہیں تو اس کی مغفرت کر دے۔

(اس کو ابوداؤد، نسائی نے تھوڑے تھوڑے الفاظ کی تبدیلی سے نقل کیا ہے)

۶۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۵

۶۔ یا اللہ یہ فلاں شخص ہے اور فلاں شخص کا بیٹا ہے یہ آپ کے عہد اور آپ کی ہمسائیگی کے امن میں ہے سو آپ اس کو قبر کے فتنے اور آگ کے عذاب سے بچا لیجئے گا۔ آپ ہی صاحب وفا اور لائق تعریف ہیں، یا اللہ اس کو بخش دیجئے، اس پر رحم کیجئے، بے شک آپ بڑے بخشنے والے نہایت مہربان ہیں۔

(اس کو ابوداؤد۔ اور ابن ماجہ نے نقل کیا ہے)

مطلب یہ ہے کہ ایمان لانے کی وجہ سے آپ کے عہد اور آپ

کے ذمہ میں ہے اور اب مرنے کے بعد آپ کا پڑوس بھی اس کو حاصل ہوگیا، اور وہ ذمہ داری جو ایک پڑوسی پر ہوتی ہے وہ امن کی ذمہ داری بھی آپ کی طرف سے اس کو حاصل ہوگئی، ان ذمہ داریوں کا حوالہ دے کر ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ قبر کی آزمائش اور آگ کے عذاب سے اس کو بچا لیجئے، آپ سے بڑھ کر نہ تو کوئی اہل وفا ہے جو اپنے عہد کو اور اپنی ذمہ داری کو پورا کرے اور نہ آپ سے بڑھ کر کوئی حمد و ثنا کا مستحق ہے۔

ے۔ اَللّٰھُمَّ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ کَانَ یَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اِنْ کَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِہٖ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا فَاغْفِرْ لَہٗ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ۔

ے۔ ترجمہ:۔ یا اللہ یہ تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا ہے، یہ اس بات کی گواہی دیا کرتا تھا کہ سوائے تیرے کوئی معبود نہیں ہے، اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور تو اس کے عقیدے اور اس کے حال کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، اگر یہ نیک تھا تو اس کی نیکی کو اور بڑھا دے اور اگر یہ برا تھا تو اس کی مغفرت کردے اور ہم کو اس کے اجر سے محروم نہ کیجیو اور نہ اس کے بعد ہم کو کسی آزمائش میں مبتلا کیجیو۔ (اس روایت کو ابن حبان نے نقل کیا ہے)

اگر عورت کی میت ہے تو بجائے " اَللّٰھُمَّ عَبْدُكَ " کہنے کے اَللّٰھُمَّ اَمَتُكَ بِنْتُ فُلَانٍ کہنا چاہیئے یعنی یا اللہ یہ تیری لونڈی ہے اور تیرے فلاں بندے کی بیٹی ہے، چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دیں۔

چوتھی تکبیر کے بعد کوئی خاص چیز پڑھنی احادیث سے ثابت نہیں، البتہ بعض احادیث سے وقفہ ثابت ہے اور بعض روایات میں یہاں تک بھی آیا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم چوتھی تکبیر کے بعد اتنا وقفہ فرماتے تھے کہ ہم لوگوں کو یہ خیال ہوتا تھا کہ شاید آپ پانچویں مرتبہ اور تکبیر کہیں گے لیکن ان روایات میں وقفہ کے ساتھ کوئی دعا ثابت نہیں مگر ہاں امام نووی نے کتاب الاذکار میں امام شافعیؒ کے بعض اصحاب سے نقل کیا ہے کہ چوتھی تکبیر کے بعد رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کا پڑھنا مستحب ہے۔

اپنے حضرات میں سے صاحب جوہرہ نے بعض مشائخ سے نقل کیا ہے کہ چوتھی تکبیر کے بعد اگرچہ ظاہر روایات میں صرف سلام پھیرنا ہے لیکن بعض مشائخ نے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کا پڑھنا مستحسن قرار دیا ہے اور بعض مشائخ نے بجائے رَبَّنَآ اٰتِنَا کے رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ﴿۵﴾ کا

پڑھنا مستحسن قرار دیا ہے اور بعض مشائخ نے چوتھی تکبیر کے بعد سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ کے پڑھنے کو مستحسن قرار دیا ہے۔ بہر حال چوتھی تکبیر کے بعد آیات مذکورہ میں سے کوئی آیت پڑھ کر سلام پھیریں تو بہتر ہے۔ میت اگر نابالغ بچہ ہو تو ذیل کی دعا پڑھنی بہتر ہے۔

۸۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَهُمَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَهُمَا سَلَفًا وَّاجْعَلْهُ لَهُمَا ذُخْرًا وَّثَقِّلْ بِهٖ مَوَازِيْنَهُمَا وَاَفْرِغِ الصَّبْرَ عَلٰى قُلُوْبِهِمَا وَلَا تَفْتِنْهُمَا بَعْدَهٗ وَلَا تَحْرِمْهُمَا اَجْرَهٗ

۸۔ ترجمہ:۔ یا اللہ اس لڑکے کو اس کے ماں باپ کے لئے میر سامان بنا دے اور ان دونوں کے لئے اس کو پیشرو بنا دے اور اس کو ان دونوں کے لئے ذخیرہ کر دے اور اس کی وجہ سے ان دونوں کی ترازوؤں کو بھاری کر دے اور ان دونوں ماں باپ کے قلوب پر صبر ڈال دے اور اس کے بعد ان دونوں کو کسی فتنے میں مبتلا نہ کر اور اس کے اجر سے ان دونوں کو محروم نہ کر۔ (اس دعا کو امام نووی نے کتاب الاذکار میں نقل کیا ہے)

اور اگر میت بجائے لڑکے کے نابالغہ لڑکی ہو تو بجائے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ کے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا کہیں یعنی مذکورہ بالا دعا کو اس طرح پڑھیں اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَهُمَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَهُمَا سَلَفًا وَّاجْعَلْهَا لَهُمَا ذُخْرًا وَّثَقِّلْ بِهَا مَوَازِيْنَهُمَا وَاَفْرِغِ الصَّبْرَ عَلٰى قُلُوْبِهِمَا وَلَا تَفْتِنْهُمَا

بَعْدَهَا وَلَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهَا ۔

فَرَطْ اصل میں اس شخص یا اس جماعت کو کہتے ہیں جو آگے جاکر قافلہ کے قیام کا انتظام کرتی ہے یا سیر و تفریح کے لئے کوئی جماعت اگر کہیں جانا چاہے اور وہ پہلے سے انتظامات کی غرض سے کسی کو آگے بھیجدے تو اس کے آگے جانے کو فَرَطْ کہتے ہیں ، اسی مفہوم کی رعایت سے ہم نے میرِ سامان کر دیا ہے ، مطلب یہ ہے کہ اس بچہ کو آگے بڑھکر اپنے ماں باپ کے لئے سہولت اور آسانیاں اور راحت کا سامان مہیا کرنے والا بنا دیجئے ، بعض فقہاء سے نابالغوں کے لئے ذیل کے الفاظ منقول ہیں ، اگرچہ بچوں کے لئے کوئی خاص دعا منقول نہیں ہے ، لیکن علماء نے احادیث سے الفاظ اخذ کر کے ایک جگہ جمع کر دیئے ہیں ۔

۹ - اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا ۔

۹ - یا اللہ اس بچے کو ہمارے لئے پیشرو بنا دے اور اس کو ہمارے لئے موجب اَجر کر دے ، اور ہمارے لئے اس کو ذخیرہ کر دے اور ہمارے لئے اس کو سفارش کرنے والا بنا دے ، اور اس کی شفاعت ہمارے حق میں قبول کر لی جائے - اگر نابالغ بچہ کی میت لڑکی کی میت ہو تو پھر بجائے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ کے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا کہیں یعنی مذکورہ بالا دعا کو اسطرح پڑھیں اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً ۔ جنازے کی نماز کے بعد جب جنازے کو

اٹھائیں تو بِسْمِ اللّٰہِ کہہ کر اٹھائیں اور جب قبر میں اتارنے لگیں تو یہ
بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
کہیں ان الفاظ کو ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی اور ابن حبان نے نقل کیا ہے۔
حاکم کے الفاظ یہ ہیں بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
اسی سلسلے میں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے ذیل کی دعا امام نووی
نے کتاب الاذکار میں نقل کی ہے۔ یہ دعا قبر میں اتارتے وقت پڑھنی چاہئے
جو لوگ میت کو قبر میں اتار رہے ہوں وہ پڑھیں اور اگر حاضرین بھی پڑھیں تو
اور بھی اچھا ہے۔ بہرحال مردے کو قبر میں جب اتارنے لگیں تو پہلے
بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ کہیں اس کے بعد ذیل کی دعا
۱۰۔ اَللّٰھُمَّ اَسْلَمَهٗ اِلَیْكَ الْاَشِحَّاءُ مِنْ وَلَدِهٖ وَاَھْلِهٖ وَقَرَابَتِهٖ
وَاِخْوَانِهٖ وَفَارَقَ مَنْ كَانَ یُحِبُّ قُرْبَهٗ وَخَرَجَ مِنْ سَعَةِ الدُّنْیَا
وَالْحَیَاةِ اِلٰی ظُلْمَةِ الْقَبْرِ وَضِیْقِهٖ وَنَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ
بِهٖ اِنْ عَاقَبْتَهٗ فَبِذَنْبٍ وَاِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ فَاَنْتَ اَھْلُ الْعَفْوِ اَنْتَ
غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِهٖ وَھُوَ فَقِیْرٌ اِلٰی رَحْمَتِكَ اَللّٰھُمَّ اشْكُرْ حَسَنَاتِهٖ
وَاغْفِرْ سَیِّئَاتِهٖ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاجْمَعْ لَهٗ بِرَحْمَتِكَ
الْاَمْنَ مِنْ عَذَابِكَ وَاكْفِهٖ كُلَّ ھَوْلٍ دُوْنَ الْجَنَّةِ اَللّٰھُمَّ
اخْلُفْهُ فِیْ تَرِكَتِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَارْفَعْهُ فِیْ عِلِّیِّیْنَ وَعُدْ
عَلَیْهِ بِفَضْلِ رَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ؎
۱۰۔ ترجمہ:۔ یا اللہ اس کو اس کے اہل و عیال اور اس کے قرابت دار

اور اس کے بھائی بند جو اس کی محبت میں نہایت حریص تھے تیرے سپرد کر رہے ہیں اور یہ شخص جن جن کی صحبت کو پسند کرتا تھا ان سب سے جدا ہو چکا ہے اور اپنی زندگی اور دنیا کے عیش کو چھوڑ کر قبر کی تاریکی اور تنگی کی جانب حاضر ہو رہا ہے یا اللہ یہ تیرا مہمان ہو کر حاضر ہو رہا ہے اور تو اس کا بہترین مہمان نواز ہے اگر تو اس پر عتاب کا اظہار کریگا تو وہ عتاب کسی جرم کی بنا پر ہوگا اور اگر تو معاف کر دے تو تو صاحب عفو و کرم ہے اے اللہ تو اس کے عذاب کرنے سے مستغنی ہے اور یہ تیری رحمت کا اسوقت بہت ہی محتاج ہے یا اللہ اس کی نیکیاں قبول کر لے اور اسکی برائیوں کو در گذر فرما دے اور اس کو قبر کے عذاب سے بچا لے اور اپنی رحمت کے صدقہ میں اس کو اپنے عذاب سے بےخوف کر دے اور دخول جنت سے پہلے پہلے ہر خطرہ کو اس سے روک دیجیو اور اے اللہ پیچھے رہ جانے والوں کے لئے اس کے ترکہ میں تو اس کا قائم مقام ہو جا۔ اور تو اس کو علیین میں پہنچا دے اور اپنی رحمت آمیز فضل سے اس پر اے ارحم الراحمین توجہ فرما۔

خلاصہ یہ ہے کہ اس کے جملہ متعلقین جو اس کی زندگی پر بڑے حریص تھے اور اس کو اپنے سے جدا نہ کرنا چاہتے تھے آج تیرے سپرد کر رہے ہیں اور یہ بھی اپنے تمام دوستوں سے جدا ہو کر حاضر ہو رہا ہے اور دنیا کی نعمتوں اور زندگی کی بہار سے تنگ و تاریک قبر کی جانب آ رہا ہے اب یہ آپ کا مہمان ہے اور آپ اس کے بہترین مہمان نواز ہیں اگر آپ

اس کو عذاب کریں تو آپکو عذاب کا حق حاصل ہے اور آپ کا عذاب کسی جرم کی
پاداشت ہی میں ہوگا لیکن اگر آپ درگذر کردیں تو معاف کرنا اور
درگذر کرنا یہ آپ کا شیوہ اور آپ کی قدیم شان ہے الٰہی تجھکو تو
اس کے عذاب کی کوئی حاجت ہے نہیں اور یہ تیری رحمت کا بہت زیادہ
محتاج ہے سو آپ اس کی نیکیاں قبول فرمایئے اور اس کی برائیوں کو
درگذر کردیجئے اور اسکو امن دیکر بے خوف کردیجئے۔ اور جنت میں جانے
تک جو جو خطرات پیش آیا کرتے ہیں ان سب کو روک دے اور جو ترکہ یہ
چھوڑکر مرا ہے اس کی تقسیم میں تو ہی اسکا قائم مقام اور نائب بن جا
تاکہ ورثاء میں کوئی جھگڑا اور قضیہ نہ ہو اور اسکو بلند سے بلند مقام یعنی
علیین میں پہنچا دے ۔

پھر جب میت کو دفن کرچکیں اور مٹی ڈالنے لگیں تو یہ آیت پڑھیں
مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ہے
یعنی ہم نے تم کو زمین سے پیدا کیا پھر زمین ہی میں لوٹا دیں گے پھر آخری
مرتبہ زمین سے ہی نکالیں گے۔ عالمگیری میں ہے کہ جب پہلی لپ
مٹی کی ڈالیں تو منہا خلقنکم کہیں دوسری لپ ڈالیں وفیہا نعیدکم
کہیں۔ اور تیسری لپ پر ومنہا نخرجکم تارۃ اخرٰی کہیں۔ اس آیت
کے بعد کہیں "بسم اللہ وفی سبیل اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ" اسکو
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب دفن سے فارغ ہوجاتے تھے تو
قبر کے پاس کھڑے ہوکر فرمایا کرتے تھے : اِسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ لِاَخِيْكُمْ وَسَلُوْا

لہ بالتثبیت فانہ الآن یسأل۔ یعنی اپنے بھائی کیلئے خدا سے بخشش مانگو اور
اس کی ثابت قدمی کیلئے دعا کرو یہ اسوقت سوال کیا جا رہا ہے دفن کے بعد
قبر پر سورۃ بقر کی ابتدائی اور انتہائی آیتیں پڑھیں یعنی الم سے مفلحون تک
اور آمن الرسول سے سورۃ کے ختم فانصرنا علی القوم الکافرین تک۔ اس کو
بیہقی نے نقل کیا ہے) پھر میت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر اتنی دیر ٹھہرے
رہیں جتنی دیر میں ایک اونٹ ذبح کر کے اس کے پارچے تقسیم کئے جا سکیں
حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا جب مجھ کو دفن کر چکو
تو میری قبر کے پاس اتنی دیر تک ٹھہرے رہنا کہ جتنی دیر میں ایک اونٹ ذبح
کیا جائے اور اس کا گوشت تقسیم کیا جائے تاکہ میں تم سے انس حاصل کروں
اور یہ دیکھوں کہ میں اپنے رب کے فرشتوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔ (مسلم)
آجکل کے حساب سے بیس پچیس منٹ کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے اس عرصہ
میں قرآن کی تلاوت کرتے رہیں میت کیلئے دعا کریں اور اہل خیر اور نیک لوگوں کا
تذکرہ کریں اور وعظ و نصیحت کی باتیں کریں۔ اور یہ بات یاد رکھنی چاہئے
کہ زندے مُردوں پر خدا کے نزدیک گواہوں کی حیثیت رکھتے ہیں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جس مرنے والے کو چار مسلمان بھلائی
کے ساتھ یاد کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسکو بخش دیتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا
یا رسول اللہ اگر کسی کو تین مسلمان اچھا کہیں آپ نے فرمایا تب بھی پھر صحابہ
نے عرض کیا کسی مرنے والے کو دو ہی مسلمان اچھا کہیں اور بھلائی کے ساتھ
اس کی تعریف کریں حضور نے ارشاد فرمایا دو مسلمانوں کی گواہی پر بھی اللہ

تعالیٰ اسکو جنت میں داخل کر دیتا ہے پھر صحابہ نے اس کے بعد ایک کو دریافت نہیں کیا۔ اس روایت کو بخاری نے حضرت ابو الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے نقل کیا ہے۔ (کتاب الاذکار)

۴۲۔ تعزیت ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر جو حقوق ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب کسی مسلمان پر مصیبت واقع ہو یا کوئی مسلمان مصیبت میں مبتلا ہو تو اس کی غم خواری کی جائے اور اسکو صبر کی تلقین کیجائے اور اسکو تسلی دیجائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کی تو اللہ تعالےٰ تعزیت کرنیوالے کو بھی اتنا ہی ثواب دیتا ہے جتنا اس مصیبت زدہ کو ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت کا بچہ مرجائے اور کوئی شخص اس عورت کو تسلی دے اور صبر کی تلقین کرے تو اللہ تعالےٰ اس تعزیت کرنیوالے کو جنت میں ایک چادر اڑھا ئیگا۔ ابن ماجہ اور بیہقی نے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ جو مسلمان کسی مسلمان کی مصیبت میں تعزیت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس تعزیت کرنیوالے کو قیامت کے دن بہترین لباس عطا فرماتا ہے ابن السنی نے حضرت عمران بن حصین سے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ حضرت موسیٰ نے بارگاہ رب العزت میں عرض کیا الٰہی جو کسی ایسی عورت کی جسکا بچہ مر گیا ہو تعزیت کرے تو اسکو کیا اجر ملتا ہے حضرت حق نے ارشاد فرمایا موسیٰ میں اسکو اسدن سایہ میں جگہ دونگا جسدن میرے سائے کے سوائے اور کہیں سایہ نہ ہوگا۔ تعزیت کے متعلق ہمارے فقہاء نے

لکھا ہے کہ تین دن تک کر سکتے ہیں تین دن کے بعد تعزیت نہیں کرنی چاہیئے۔ مگر ہاں۔ اگر تعزیت کرنے والا سفر میں تھا یا وہ شخص جس سے تعزیت کرنی ہے وہ سفر میں تھا تو تین دن کے بعد بھی تعزیت کیجا سکتی ہے۔ تعزیت کیلئے فقہاء سے حسب ذیل الفاظ ثابت ہیں۔

اَعْظَمَ اللّٰہُ اَجْرَکَ وَاَحْسَنَ عَزَاکَ وَغَفَرَ لِمَیِّتِکَ وَاَلْہَمَکَ صَبْرًا وَّاَجْزَلَ لَنَا وَلَکَ بِالصَّبْرِ اَجْرًا۔ یعنی اللہ تعالیٰ تیرے ثواب کو بڑھائے اور تیری مصیبت میں تجھکو بہترین بدلہ دے اور تیری میت کی مغفرت کر دے۔ اور تجھکو صبر کی توفیق دے۔ اور تجھ کو اور ہم کو صبر کا اچھا اور بڑا اجر عطا فرمائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں ایک تو وہ الفاظ ہیں جو آپ نے اپنی صاحبزادی سے فرمائے تھے اور ایک وہ خط ہے جو آپ نے معاذ بن جبلؓ کو ان کے صاحبزادے کی وفات کے بعد تعزیت کا لکھا تھا۔ اور بعض وہ الفاظ ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کسی کہنے والے نے کہے تھے اور صحابہ نے یہ خیال کیا تھا کہ یہ الفاظ حضرت خضر علیہ السلام نے کہے ہیں ہم بالترتیب حصن حصین سے تینوں چیزیں ذیل میں نقل کر دیتے ہیں۔

۱۔ اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَمُرْھَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی۔)

۱۔ ترجمہ۔ آپ نے حضرت زینبؓ کے جواب میں کہلا کر بھیجا جو اللہ تعالیٰ نے لے لیا وہ بھی اسی کا ہے اور جو دیدے وہ بھی اسی کا ہے۔ اور ہر چیز کا اس

کے پاس ایک وقت مقرر ہے زینب رضؓ سے کہدو کہ صبر کرنا چاہئے اور ثواب طلب کرنا چاہئے ÷ (اسکو بخاری۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ اور ابن ماجہ نے نقل کیا ہے)

واقعہ یہ تھا کہ حضرت زینب رضؓ کا یا کسی اور صاحبزادی کا لڑکا یا لڑکی سخت بیمار ہو گئی انہوں نے آدمی بھیجا کہ حضور تشریف لائیں آپ اسوقت دینی کام میں مشغول تھے تو آپ نے اپنے قاصد سے کہلا کر بھیجا کہ لڑکی سے کہو عالم امکان میں ہر شئے خدا کی ہے۔ بچہ ماں باپ کی گود میں ہو تب بھی اسی کی ملک ہے۔ اور وہ ماں باپ سے پہلے تب بھی اسی کی ملک ہے۔ اور خدا کے علم میں ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے اس میں کمی زیادتی نہیں ہوا کرتی۔ سو تو صبر کر اور ثواب کی توقع رکھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ اتنے جامع اور اصول دین پر اسقدر حاوی ہیں کہ جن کی تشریح اور تفصیل کیلئے دفتر کے دفتر ناکافی ہیں ÷

۲۔ وکتب صلی اللہ علیہ وسلم الی معاذ یعزیہ فی ابن لہ بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی معاذ بن جبل سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ھو اما بعد فاعظم اللہ لک الاجر والھمک الصبر ورزقنا وایاک الشکر فان انفسنا واموالنا واھلینا واولادنا من مواھب اللہ عزوجل الھنیئۃ وعواریہ المستودعۃ نمتع بھا الی اجل معدود ویقبضھا لوقت معلوم ثم افترض علینا الشکر اذا اعطی والصبر اذا ابتلی فکان ابنک من مواھب اللہ الھنیئۃ وعواریہ المستودعۃ متعک بہ فی غبطۃ وسرور وقبضہ منک

بِاَجْرٍ کَبِیْرٍ اَلصَّلٰوۃُ وَالرَّحْمَۃُ وَالْھُدٰی اِنِ احْتَسَبْتَ فَاصْبِرْ وَلَا یُحْبِطْ جَزَعُکَ اَجْرَکَ فَتَنْدَمَ وَاعْلَمْ اَنَّ الْجَزَعَ لَا یَرُدُّ شَیْئًا وَّلَا یَدْفَعُ حُزْنًا وَمَا ھُوَ نَازِلٌ فَکَانَ قَدْ وَالسَّلَامُ ۔ (طبرانی - حاکم)

۲ ۔ ترجمہ ۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے بیٹے کی تعزیت کرتے ہوئے خط لکھا ۔ میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے یہ خط محمد رسول اللہ کی جانب سے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے نام ہے تجھ پر سلام ہو میں تجھ کو اس اللہ کی تعریف پہنچاتا ہوں جس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں ہے خدا کی حمد کے بعد یہ دعا کرتا ہوں کہ خدا تیرے ثواب کو بہت بڑھائے اور تجھے صبر کی توفیق دے اور تجھ کو اور ہم کو شکر کی توفیق عطا فرمائے بیشک ہماری جانیں اور ہمارے مال اور ہمارے اہل و عیال خدائے تعالیٰ کے عمدہ اور خوشگوار عطایا ہیں اور اس کی سپرد کی ہوئی امانتیں ہیں ہم ان سے ایک مدت معین تک بہرہ مند ہوتے ہیں اور وہ انکو ایک وقت مقررہ پر واپس لے لیتا ہے تو وہ جب ہم کو یہ عطایا عنایت کرتا ہے تو ہم پر شکر کو واجب کرتا ہے اور جب واپس لے کر ہم کو آزمائش میں ڈالتا ہے تو صبر کو واجب کرتا ہے پس تیرا بیٹا بھی اللہ تعالیٰ کا ایک خوشگوار عطیہ اور ایک سپرد کردہ امانت تھی اس نے تجھکو اس لڑکے سے مسرت کیساتھ بہرہ مند کیا ۔ حالانکہ تجھ پر لوگوں کو رشک ہوتا تھا اور اس نے اس امانت کو بڑے ثواب کے بدلے میں واپس لے لیا وہ ثواب رحمت عامہ اور رحمت خاصہ اور ہدایت ہے اگر تو اس اجر و ثواب کو چاہتا ہے تو صبر کر اور کہیں ایسا نہ ہو کہ بے صبری اور گھبراہٹ تیرے

ثواب کو برباد کر دے اور تجھ کو ندامت اٹھانی پڑے اور تو یقین مان کہ بے صبری سے کوئی شے واپس نہیں لوٹا کرتی اور نہ بے صبری غم کو دفع کرتی ہے اور یقین مان کہ جو چیز آنیوالی ہوتی ہے وہ آکر ہی رہتی ہے۔ باقی والسلام۔

(اس کو حاکم اور ابن مردویہ نے نقل کیا ہے)

اگرچہ بعض محدثین نے اس روایت کی صحت میں کلام کیا ہے لیکن فضائل اعمال کے اعتبار سے ہم نے اس کو نقل کر دیا ہے۔ غالباً صاحب حصن حصین نے بھی اسی روایت کو ملحوظ رکھا ہوگا بہر حال یہ خط اور اس کے الفاظ بھی تعزیت کے سلسلے میں ایک مکمل دستاویز ہیں۔ ہم نے ترجمہ بہت صاف کر دیا ہے اس لئے مزید تشریح کی ضرورت نہیں۔

۳۔ ودخل رجل اشہب اللحیۃ جسیم صبیح فتخطی رقابہم فبکی ثم التفت الی الصحابۃ رضی اللہ عنہم فقال اِنَّ فِی اللّٰہِ عَزَاءً مِّنْ کُلِّ مُصِیْبَۃٍ وَّعِوَضًا مِّنْ کُلِّ فَائِتٍ وَّ خَلَفًا مِّنْ کُلِّ هَالِكٍ فَاِلَی اللّٰہِ فَاَنِیْبُوْا وَاِلَیْہِ فَارْغَبُوْا وَ نَظَرُہٗ اِلَیْکُمْ فِی الْبَلَاءِ فَانْظُرُوْا فَاِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ لَّمْ یُجْبَرْ وَانْصَرَفَ۔ فقال ابوبکر وعلی رضی اللہ عنہما ہذا الخضر علیہ السلام (حاکم)

۳۔ ترجمہ۔ ایک شخص سفید داڑھی والا خوبصورت گول بدن داخل ہوا اور لوگوں کی گردنوں پر سے پھاندکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی میت کے قریب پہنچ گیا پھر رو دیا اور اصحاب رسول اللہ کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا اللہ تعالیٰ کے یہاں ہر مصیبت پر تسلی ہے اور ہر فوت ہونیوالی چیز کا بدلا ہے

اور ہر ملاک ہو ہونے والے کا مالک ہے سو تم لوگ اللہ ہی کی طرف رجوع کرو اور اسی سے ثواب حاصل کرنے کی رغبت کرو اور یاد رکھو تم کو آزمائش میں مبتلا کرنے کی حالت میں اس کی نگاہ تمہاری طرف ہے سو تم اپنے طریقہ کار سے ہشیار رہو کیونکہ حقیقی مصیبت زدہ تو وہی ہے جسکو اس کی مصیبت پر ثواب نہ دیا جائے اور اجر سے محروم رہے۔ یہ کہہ کر وہ شخص چلا گیا اس پر حضرت ابوبکرؓ اور علیؓ نے فرمایا یہ شخص حضرت خضر علیہ السلام تھے (حاکم)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعزیت کے موقعوں پر عام طور سے دو جملے مروی ہیں۔ صبر کر اور ثواب کی امید رکھ۔ بہرحال مقصد یہ ہے کہ مصیبت زدہ سے ایسے الفاظ کہے جائیں جن سے اسکو تسلی اور تشفی ہو اور اس کی گھبراہٹ اور بے صبری دور ہو۔

۴۳۔ زیارت قبور

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداءً قبروں کی زیارت سے بعض مصالح کی بنا پر منع کر دیا تھا لیکن جب لوگ صبر وثبات کی فضیلت کو سمجھ گئے تو آپ نے زیارت قبور کی اجازت دے دی۔ بعض علما کے نزدیک یہ زیارت کی اجازت مرد اور عورتوں کیلئے برابر ہے لیکن بعض علما عورتوں کو قبروں کی زیارت سے منع کرتے ہیں اور عورتوں کیلئے قبرستان جانے کو مکروہ بتاتے ہیں کیونکہ عورتیں کمزور ہوتی ہیں اس لئے قبر پر جا کر صبر نہیں کر سکتیں بہرحال احتیاط تو اسی میں ہے کہ عورتیں قبرستان میں نہ جائیں لیکن اگر

اطمینان ہو اور یہ توقع ہو کہ ضبط و صبر کی پابندی کیجائیگی اور پردے کا خیال رکھا جائیگا تو زیارت قبور میں مضائقہ نہیں۔ قبروں کی زیارت کیلئے کوئی خاص وقت مقرر نہیں جب چاہیں قبرستان جا سکتے ہیں۔ زیارت قبور سے فائدہ یہ ہے کہ وہاں جاکر اپنی موت کو یاد کریں تاکہ دنیا سے بے رغبتی ہو اور مسلمان مردوں اور عورتوں کیلئے دعاء مغفرت کریں حصن حصین کے شارح نے حضرت عبدالحق محدث دہلوی سے نقل کیا ہے کہ سات بار قل ہو اللہ احد کی سورت پڑھیں بعض علما نے کہا کہ گیارہ بار قل ہو اللہ احد کی سورت پڑھیں اور قبرستان میں جو شخص ایک دفعہ سورۃ یٰسین پڑھتا ہے تو اس دن مردوں پر عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے اور قبرستان میں جسقدر مردے ہوتے ہیں اتنی نیکیاں اس شخص کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیارت قبور کے موقعہ پر حسب ذیل کلمات پڑھنے ثابت ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی پڑھا کرتے تھے اور لوگوں کو سکھاتے بھی تھے۔ کہ جب تم زیارت قبور کے لئے جاؤ تو یہ کلمات کہا کرو۔ کبھی مدینہ منورہ کے قبرستان میں جسکا نام بقیع ہے شب کو تشریف لے جاتے یا دن کو تشریف فرما ہوتے تو یوں فرمایا کرتے:

۱۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاَتَاکُمْ مَّا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَھْلِ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ۔ (مسلم)

۱۔ ترجمہ۔ لوگو! تم پر سلامتی نازل ہو جو وعدہ تم سے کیا گیا ہے۔ وہ تم کو

کل قیامت میں ملنے والا ہے تم مہلت دیئے گئے ہو اور ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں یا اللہ بقیع غرقد کے لوگوں کی مغفرت کر دے +

(اس روایت کو مسلم نے نقل کیا ہے)

۲- واذا رای القبور فلیقل اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ +

۲ ترجمہ - اور جب کوئی شخص قبروں کو دیکھے تو یوں کہے سلام ہو مکان والوں کو یعنی قبر والوں کو جو مومن اور مسلمان ہیں اور ہم ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔ ہم تمہارے لئے اور اپنے لئے خدا سے عافیت طلب کرتے ہیں تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم تمہارے تابع یعنی پیچھے آنیوالے ہیں +

(اس کو مسلم۔ نسائی۔ ابن ماجہ نے نقل کیا ہے)

بعض کتابوں میں "السلام علی اہل الدیار" کی بجائے "السلام علیکم اھل الدیار" آیا ہے +

۳- اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَیَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ + (مسلم۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

۳ ترجمہ - گھر والوں پر سلامتی نازل ہو مومنین پر اور مسلمین پر۔ اور اللہ رحم کرے آگے جانیوالوں پر اور پیچھے رہنے والوں پر اور ہم ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں + (اسکو مسلم۔ نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کیا ہے)

۴۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ ٭ (ابوداؤد)

۴۔ ترجمہ ۔ تم پر سلامتی نازل ہو اے قوم مومن گھر والو! اور ہم انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں ٭ (اس کو ابوداؤد نے نقل کیا ہے)

۵۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَآ اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ ٭ (ترمذی)

۵۔ ترجمہ ۔ اے قبر والو! تم پر سلامتی نازل ہو۔ اللہ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم تمہارے پیچھے پہنچنے والے ہیں ٭ (اس کو ترمذی نے نقل کیا ہے ٭)

۶۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَاِنَّا بِکُمْ لَاحِقُوْنَ ۔ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَھُمْ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَھُمْ ٭ (ابن السنی)

۶۔ ترجمہ ۔ تم پر سلامتی ہو اے مومن قوم کے بسنے والو! تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم تم سے یا انشاء ملنے والے ہیں۔ یا اللہ ان کے اجر سے ہم کو محروم نہ کر اور نہ ان کے بعد ہم کو گمراہ کر ٭ (اسکو ابن السنی نے نقل کیا ہے)

۷۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَیَّتُھَا الْاَرْوَاحُ الْفَانِیَۃُ وَالْاَبْدَانُ الْبَالِیَۃُ وَالْعِظَامُ النَّخِرَۃُ الَّتِیْ خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْیَا وَھِیَ مُؤْمِنَۃٌ اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْ عَلَیْھِمْ رَوْحًا مِّنْکَ وَسَلَامًا مِّنَّا ٭ (ابن السنی)

۷۔ ترجمہ ۔ اے فنا ہو جانیوالی روحو! اور اے گل جانیوالے بدنو! اور اے

خاک ہو جانیوالی ہڈیو! الم میں سے ہر اُس شخص پر سلامتی نازل ہو جو دنیا سے اس حال میں نکلا کہ وہ مومن تھا۔ یا اللہ ان کی قبروں میں اپنی جانب سے راحت اور ہماری جانب سے سلام داخل کر دے۔ (اسکو ابن السنی نے نقل کیا)

۸۔ اَللّٰھُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتَھُمْ وَاٰمِنْ رَوْعَتَھُمْ وَلَقِّنْ حُجَّتَھُمْ وَبَیِّضْ غُرَّتَھُمْ وَنَوِّرْ تُرْبَتَھُمْ وَارْحَمْ غُرْبَتَھُمْ وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِھِمْ وَکَفِّرْ سَیِّئَاتِھِمْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۵ (شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ)

۸۔ ترجمہ۔ یا اللہ ان کی وحشت کو اُنس سے بدل دے اور ان کو خوف سے مامون کر دے اور ان کو حجت اور دلیل سکھا دے اور ان کے چہروں کو روشن کر دے اور ان کی قبروں کو نور سے بھر دے اور ان کی مسافرانہ حالت پر رحم فرما۔ اور ان کی نیکیاں قبول کر لے اور ان کے گناہوں سے درگذر فرما۔ تو ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ اور اے اللہ اپنی مخلوق میں سب سے برگزیدہ اور بہترین یعنی محمدؐ پر اور ان کی آل اور ان کے اصحاب پر سب پر اپنی رحمتیں نازل فرما۔ (اس دعا کو حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اپنی بعض تصنیفات میں نقل کیا ہے۔

ان کلمات کا ترجمہ ہم نے بہت صاف کر دیا ہے یہ کلمات کسی مزید تشریح کے محتاج نہیں ہیں۔ قبر بھی چونکہ اک گھر ہے اس لئے دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ فرمایا ہے۔ تمام کلمات میں مومنین اور مسلمین کے الفاظ ہیں

جن کا مطلب یہ ہے کہ سلامتی کی دعا کا تعلق مسلمانوں سے ہے۔
سلامتی کی دعا کا مطلب یہ ہے کہ ہر قسم کے عذاب اور خوف سے
خدائے تعالیٰ تمکو سلامت رکھے اور تمکو اور ہم کو عافیت عطا فرمائے
عافیت اور مغفرت میں ان کے ساتھ اپنے کو بھی شریک کیا ہے کیونکہ
عافیت اور مغفرت کے زندہ اور مُردے سب ہی محتاج ہیں۔ زندوں کا مُردوں
سے ملنا یقینی ہے اس لئے ہر دعا میں اس کا ذکر کیا ہے کہ ہم تم سے ملنے
والے ہیں منبہ میں جو ارواح کو فانیہ فرمایا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا
کے اعتبار سے روح فنا ہو جاتی ہے یہ مطلب نہیں کہ روح باقی نہیں رہتی
جو دعائیں ہم نے نقل کی ہیں ان کے علاوہ بھی جو دعا چاہیں پڑھ سکتے ہیں
بہر حال مرنے کے بعد زندوں کی طرف سے یہی ایک شکل ہے کہ مُردوں کے
لئے مغفرت کی دعا کریں اور ان کو مالی یا بدنی ثواب پہنچائیں۔ ابن تیمیہ رحمۃ
اللہ نے کتاب الروح میں فرمایا ہے کہ جمعہ کی صبح سے ہفتہ کے دن عصر کے
وقت تک مُردوں کا احساس اور شعور زیادہ ہوتا ہے[1]۔ قبرستان میں جاکر
سورۂ قل ہو اللہ کے پڑھنے کا ذکر ہم نے کیا ہے قل ہو اللہ کے ساتھ سورۂ
الہٰکم التکاثر بھی پڑھنی چاہئے اگر اور کوئی سورت یاد ہو تو وہ بھی پڑھ
سکتے ہیں۔ یہ شبہ نہ کیا جائے کہ جب مُردوں کو خطاب کیا گیا ہے تو مُردے
سُنتے بھی ہوں گے۔ مردوں کا سننا ضروری نہیں کیونکہ ہر خطاب کو
سماع لازم نہیں پھر یہ کہ حنفیہ کا مختار مذہب عدم سماع کا ہے۔ الیسال

[1] اسلئے جمعہ کی صبح سے ہفتہ کے دن عصر کے وقت تک زیارت قبور کرنا بہتر ہے

ثواب کے سلسلے میں بھی یہ امر قابل لحاظ ہے کہ مالی ثواب تو اہل علم کے نزدیک بالاتفاق پہنچتا ہے لیکن بدنی ثواب میں اختلاف ہے حضرت امام احمد بن حنبلؒ اور حضرت امام اعظم رحمہما اللہ بدنی ثواب پہنچنے کے قائل ہیں خواہ قرآن شریف پڑھ کر ثواب پہنچائیں یا نفلی نماز پڑھ کر یا نفلی روزہ رکھ کر ثواب پہنچائیں یا میتؒ کی طرف سے حج کر کے میت کو ثواب پہنچائیں۔ ہاں ایصال ثواب میں جو قیودات آجکل بڑھا دی گئی ہیں یہ سب شریعت مطہرہ میں۔۔۔ زیادتی ہے۔ مثلاً ایصال ثواب کیلئے خاص دنوں کی تخصیص یہ سب بدعات ہیں شریعت میں جو شے مطلق ہے اس کو مطلق ہی رکھنا چاہئے۔ اسی طرح زیارت قبور کے سلسلے میں جاہلوں نے جن بدعات کو رائج کر دیا ہے۔ ان سے زیارت قبور کا وہ مقصد ہی فوت ہو گیا ہے جو شارع علیہ السلام نے بیان کیا تھا۔ مسلمانوں کو ان تمام باتوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اور اس بات کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے۔ کہ یہ بدعت خواہ کتنی ہی پُر رونق اور دلچسپ ہو لیکن پھر بدعت ہے اور سنت خواہ کتنی ہی سادی ہو پھر سنت ہے۔ اس لئے ایصال ثواب اور زیارت قبور میں وہی طریقہ اختیار کرنا چاہئے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی اور ثابت ہو۔

تمام شد

تحریر تاریخ ۱۵ شعبان المعظم ۱۳۷۰ھ